

میں وکان شیخ عبدالرحمن تاجر کتب جماعی انشاء صدر بازار سے باکف  
مستاتی میں مایہ ناز

ہو الولی

الْأَنْبِيَاءُ أُولَئِكَ كَانُوا لَدُنَّ اللَّهِ

از تصنیف حضرت دستگاه حقایق امتباه مجید کمالات ظاهری باطنی منبع مکارم حسان صوری  
نیده مفسرین قدوة محدثین پیشوا می ساکنین خانی فی الله جناب جد امجدی حضرت مولانا مولوی ولی  
صاحب محبت دہلوی رحمة اللہ علیہ

انتباه في سلاسل السلام

تبیح تام و صحت مالاکلام برای فائده بهر خاص عام کترین ایام سید طهیر الدین ف سید احمد  
نواسه حضرت قدوة العارفین بده لکین فخر الکلمین جناب لاتامولوی رفیع الدین صنا  
محدث دعلوی حمد الله علیه

در مطبع ای مشاعره و کتب در حداد و کتابخانه

جلد حقوق مخلوقات میں بغیر اجازت کسے کوئی نہیں چھاپ سکتا فقط







## عبارت فارسی

## عبارت اردو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي بعث نبية محمدا  
 صلي الله عليه وآله وسلم بشيرا و  
 نذيرا - وداعيا الى الله باذنه و  
 سراجا منيرا - ففضل اصحابه بروية  
 محياه واستماع كلامه وصحبه ثم  
 اتبعهم في الفضل ناسا من امتهم  
 لهم الشهد في ظاهرا للعلم وباطنه  
 اليه صلي الله عليه وآله وسلم  
 وتظاهرا تصالها للباطن والظاهر  
 به صلي الله عليه وآله وسلم فهم  
 حجة الله على عباده وصفوته  
 من خلقه وائمة الهدى وقادة الحق  
 ولولا العلم لما اثار من صمد الله عليه

سب حمد و ثنا خدای جلشانه کو اور جنبے اپنی محمد  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشیر و نذیر کر کے بھیجا  
 یعنی اوسکے حکم سے مسلمانوں کو بشارت و نذیر دے  
 اور کافر و کڈرانے والے اور اُن کو سراج منیر کیا یعنی چراغ  
 روشن پھر یہ آئیکے صحابہ کو فضیلت بخشی کہ وہ آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کے بعد مبرا رکے و مشرف ہوئے اور انکی حد شریف سنی اور  
 معیت سے فیضیاب ہوئے صحابہ کے بعد تابعین کو فضیلت عطا  
 کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم ظاہر باطن کی آنکھیں سنبھال جاتی  
 ہو اور انکے ظاہر باطن کا اتصال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ظاہر  
 مستحکم ہوا سو وہ اللہ تعالیٰ کی حجت ہیں اُن کو بندوں کی  
 اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ہیں اوسکی مخلوق ہیں اور  
 ہدایت کی امام اور تقویٰ کے پیشوا ہیں اور علم آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اگر دایرہ وسیع اور منقول نہ ہوتا



فَاذْكُرُوا لِلّٰهِ اِلٰهًا مَّيْمَنًا لَّا يَدْرِي  
 يَوْمَئِذٍ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ شَآءٍ فَاذْكُرُوا  
 الْعِلْمَ لَمَّا يُعْجِلُ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ لِحَدِّ  
 وَلَا تَقْرَبْ بَشِيٍّ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ اَفْضَلِ  
 خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِينَ  
 اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
 الْعَسْكَرِيِّ الدَّهْلَوِيِّ الْمَعْرُوفِ بِبُولِيٍّ اَللّٰهُ  
 تَعَالٰى اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَشَاطِحُهُ وَوَالِدِيْهِ  
 بِرَحْمَةِ الْعَظِيْمِيْنَ اِيْن رِّسَالَةِ اِيْتٍ مِّنْ  
**بِاَنْبِيَاہِ فِی سِلَاسِلِ وَلِیَاہِ اللّٰہِ**  
 وَاَسَانِیْدِ وَاَرْنٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ  
 اٰلِہٖ وَسَلَّمُ مَوَاقِفَ بَرَّایِ تَعْرِیْفِ سِلَاسِلِ  
 مشہورہ کہ ایں فقیر و زماں ہر علم و باطن  
 علم بآن متمسک شدہ و خود را بر طرف ازان  
 بستہ جعل اللّٰہ تالیفہا خالصا لوجه الکرام  
 وَاَعَادَ عَلَیْہِ وَعَلٰی النَّاسِ مِنْهَا الْخَطَّ الْحَبِیْمَ  
 مَقْدَمِہٖ بَاہِدَ اَنْتَ کہ کے از نعم خدا  
 تعالیٰ بر امت مصطفویہ علیٰ صا جہما  
 الصَّلٰوَاتِ وَالْحُسْنِیَّاتِ اَنْتَ کہ تا ارتباط  
 در سلسلہ ہای ایشان تا پیغمبر صلی اللّٰہ علیہ  
 اٰلہٖ وَسَلَّمُ صحیح و ثابت است اگرچہ او اہل امت  
 را با و اخراست در بعض امور اختلاف  
 بودہ باشند پس صوفیہ صافیہ ارتباط  
 ایشان در نزد من اول بصحت و تعلیم و تادب  
 بآداب تہذیب نفس بودہ است نہ بخوف

مقدمہ بر بیان سلسلہ اولیاء اللہ

اسناد سے اور اس فہم سے جو اللہ تعالیٰ  
 جسے چاہتا ہے بخشتا ہے تو کوئی اللہ تعالیٰ  
 کی عبادت نہ کرتا اور کوئی ہدایت نہ پاتا اور  
 نہ کوئی بشر مقرب ہوتا اللہ جل شانہ کا وصی  
 اللہ جل شانہ افضل خلق محمد و آلہ و اصحابہ جمعین  
 اس کے بعد کہتا ہے احمد بن عبد الرحیم عمری  
 دہلوی عرف ولی اللہ خدا و سکوا اور اس کے  
 مشائخ اور والدین کو اپنی رحمت عظمیٰ میں ایک  
 لیوے یہ رسالہ ہے کہ اس کا نام انتباہ  
**فی سلاسل اولیاء اللہ و اسانید**  
 وار فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم ہے  
 تالیف کیا گیا واسطے تعریف اہل سلسلہ مشہورہ  
 کے جنہ یہ فقیر علم ظاہر و باطن میں سند رکھتا  
 ہے خدا اس تالیف کو خالص لوجہ اللہ کہے  
 اور مجھے اور اور لوگوں کو اس سے نصیب کامل  
 عطا فرمائے مقدمہ جاننا چاہیے کہ اللہ  
 تعالیٰ کی جو نعمتیں اس امت محمدی پر ہیں  
 صلی اللہ علیہ آلہ وسلم۔ انہیں سے ایک یہ  
 کہ سلسلون کا ربط آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ  
 وسلم تک صحیح و ثابت ہے اگرچہ بعض امور میں  
 اوائل امت اور اخراست کا اختلاف ہوا  
 ہو تو حضرات صوفیہ صافیہ جو اول زمانہ  
 میں ہوئے ہیں تو ان کا ارتباط بصحت و تعلیم  
 اور نفس کی تہذیب کے آداب سے مؤدب  
 ہونے سے تھا۔ اس وقت حشر



و بیعت و در زمین سید الطائف جنبید  
بغدادی رسم خرقہ ظاہر شد و بعد ازان  
رسم بیعت پیدا گشت و ارتباط سلسلہ بہیہ  
این امور متحقق است و اختلاف صورت ارتباط  
صنرمی کندی و خرقہ و بیعت را اصلیت  
از سنت سنہ اما خرقہ پس اصلش الباس  
آنحضرت است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عامہ  
را بہ عبد الرحمن بن عوف در وقتیکہ امیر لشکر  
گردانید و اما بیعت پس وجود آن و  
اعتبار بآن از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم مستفیض یقینی است کما لا یغنی و علمائی  
کرام ارتباط ایشان در زمین قول با سماع  
احادیث و حفظ آن درو عاقل قلب بود بعد  
از ان تصنیف کتب و قراۃ و مناوہ و  
اجازت و وجاہہ آن پیدا شد و ارتباط  
سلسلہ بہیہ این امور صحیح است و اختلاف  
صورت را اثری نیست و ہر یک ازین امور  
اصلی دارد از سنت سنہ اما قراۃ پس  
قراۃ عبد اللہ بن مسعود است و سوال عربی  
و مناوہ اصلش کتابت آنحضرت است با طرا  
بلدان و مناوہ صحیفہ عبد اللہ بن جحش و  
انجمن اجازت و وجاہہ را اصول است  
کہ در کتب حدیث مبین می شود با جملہ رسم  
قدیم صوفیہ است کہ بایران خود در خرقہ  
می پوشانند از قلمشود و عامہ و تمیز قبا

اور بیعت نہ تھی اور سید الطائف حضرت  
جنبید بغدادی قدس سرہ کے زمانہ میں خرقہ  
کی رسم ظاہر ہوئی۔ اور بعد اس کے بیعت کا  
وسور جاری ہوا۔ اور ارتباط ان امور کے  
سلسلہ روشن کا متحقق یعنی صحیح و ثابت ہے  
اور ارتباط یعنی رابطہ کی صورتیں مختلف ہیں  
ان سے کچھ ضرر نہیں اور خرقہ اور بیعت کی  
اصل ہی سنت سنہ تو خرقہ کی اصل تو الباس عامہ  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبد الرحمن  
بن عوف کو عطا فرمایا تھا جب ان کو امیر لشکر کیا تھا  
اور بیعت کی اصل خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
مستوفی یقینی ہے کچھ بھی نہیں پس زمانہ اول میں علمائے  
کرام کا ارتباط حدیث سننے اور اونکو اپنودل  
میں محفوظ کرنا تھا بعد اسکے کتابت تصنیف ہوئی اور  
قراۃ اور مناوہ اور اجازت اور وجاہت  
جاری ہوئی اور سلسلہ ان کا ارتباط ان امور  
میں صحیح ہے اور صورتوں کے اختلاف کا بھی کچھ  
مضائق نہیں اور ان سب باتوں کی سنت سنہ میں  
اصل ہے چنانچہ قراۃ کی اصل تو حضرت عبد اللہ بن  
مسعود اور عربی کا سوال اور مناوہ کی اصل  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان لکھنوی اطراف  
بلدان میں و مناوہ صحیفہ عبد اللہ بن جحش و را طری  
اجازت اور وجاہت کے اصلیں ہیں جبکہ کتب حدیث  
میں بیان ہے غرض صوفیہ کی رسم قدیم ہی کہ اپنے  
پاروں کو خرقہ پہنائیں خواہ کلاہ خواہ عامہ خواہ خاص خواہ



اقلام خود

تہذیب و تمدن

تہذیب و تمدن

و رد و ازار ہر چہ میسر شود بہر چہ میسر  
 حشر قہ اجازت چون خواہند کہ مجھے  
 را از مجہان خود اجازت طریقہ دہند  
 و اورا نائب خود سازند در تلقین صحبت  
 با طالبان و اخذ بیعت و اعطا خرقہ  
 اورا حشر قہ دہند و شرط آن قبولیت  
 این معنیست و دیگر حشر قہ ارادت  
 چون عزیز و در زمرہ صوفیان داخل شد  
 و اعمال ایشان بجدت تمام پیش گرفت  
 اورا حشر قہ عطا می کنند تا علامت قبول  
 او باشد در طریقہ صوفیہ شرط اورویت  
 جد و جد است و تفرس استقامت او  
 درین باب سوچم خرقہ تبرک چون برکے  
 ہرمان شوند کہ برکات عزیزان شامل  
 حال او باشد اورا حشر قہ دہند بغیر  
 ملاحظہ شرط بادشاہ باشد یا امیر یا جہ  
 و همچنین چند بیعت بچند طریق با شد بیعت  
 توبہ از معاصی و آن عام ست ہرلمان را  
 و بیعت تبرک بدخول در سلسلہ صالحین و آن  
 نیز عام ست و بیعت تکلم کہ شیخ را در سلوک  
 طریقہ مجاہدہ بر خود حکم سازد و بجد تمام این  
 راہ را سلوک نماید و آن مخصوص باصحاب  
 ارادت ست و در سہ بیعت بیعت اخلاقی  
 است مجہور صوفیہ دیا رب عرب بیعت  
 خود را بر کف دست راست

خواہ چادر خواہ ازار جو کچھ میسر ہوا و رد  
 او کی تین طریقین ہن ایک خرقہ اجازت کہ جب  
 چاہتے ہن کہ اپنے کسی دوست کو طریقت کی اجازت  
 دین اورا و سکوا اپنا نائب کرین تلقین ہن  
 اور صحبت ہن کہ طالبوں کو بیعت لے اور خرقہ  
 عطا کرے تو او کو خرقہ دیتے ہن سوا و سکی  
 شرط اس امور کا قبول کرنا ہی و دوسری طرح  
 خرقہ ارادت ہی کہ جب کوئی عزیز صوفیوں کے  
 زمرہ میں داخل ہوتا ہے اور ان کے سے عمل جد و جد  
 کرنے لگتا ہے او کو خرقہ عطا کرنے ہن کہ او کی  
 صوفیوں میں داخل ہونے کی علامت ہو اور او کی  
 شرط ان امور میں دیکھ لینا ہے کہ وہ جد و جد  
 کرتا ہے ان امور میں اور استقامت رکھتا ہے  
 تیسرا خرقہ تبرک ہی کہ جب کسی پر ہرمان ہوتا ہے  
 صوفیوں کی برکات او کے شامل حال ہوں او کو  
 خرقہ دیتے ہن و سہم کہ بہ شرط نہیں بادشاہ ہو یا  
 امیر یا سوداگر کوئی ہو اور اسی طرح بیعت  
 بھی کئی قسم کی ہے ایک بیعت توبہ کہ گناہوں  
 توبہ کرے سو وہ عام ہے ہرلمان کے واسطے  
 یعنی جس سے چاہے بیعت کرے اور جو چاہے بیعت  
 لے لے اور ایک بیعت تبرک ہے کہ صالحین کے  
 سلسلہ میں داخل ہو سو وہ بھی عام ہے اور ایک  
 بیعت حکیم ہے کہ شیخ کو سلوک طریقہ مجاہدہ میں  
 اپنے پر حاکم کرے اور خوب کوشش سے اس  
 رستے چلے سو یہ خاص ہے ارباب ارادت کے

و رد و ازار ہر چہ میسر شود بہر چہ میسر  
 حشر قہ اجازت چون خواہند کہ مجھے  
 را از مجہان خود اجازت طریقہ دہند  
 و اورا نائب خود سازند در تلقین صحبت  
 با طالبان و اخذ بیعت و اعطا خرقہ  
 اورا حشر قہ دہند و شرط آن قبولیت  
 این معنیست و دیگر حشر قہ ارادت  
 چون عزیز و در زمرہ صوفیان داخل شد  
 و اعمال ایشان بجدت تمام پیش گرفت  
 اورا حشر قہ عطا می کنند تا علامت قبول  
 او باشد در طریقہ صوفیہ شرط اورویت  
 جد و جد است و تفرس استقامت او  
 درین باب سوچم خرقہ تبرک چون برکے  
 ہرمان شوند کہ برکات عزیزان شامل  
 حال او باشد اورا حشر قہ دہند بغیر  
 ملاحظہ شرط بادشاہ باشد یا امیر یا جہ  
 و همچنین چند بیعت بچند طریق با شد بیعت  
 توبہ از معاصی و آن عام ست ہرلمان را  
 و بیعت تبرک بدخول در سلسلہ صالحین و آن  
 نیز عام ست و بیعت تکلم کہ شیخ را در سلوک  
 طریقہ مجاہدہ بر خود حکم سازد و بجد تمام این  
 راہ را سلوک نماید و آن مخصوص باصحاب  
 ارادت ست و در سہ بیعت بیعت اخلاقی  
 است مجہور صوفیہ دیا رب عرب بیعت  
 خود را بر کف دست راست

بیعت ایشان نیست کہ شیخ کف دست راست



طالب هند و هر کس با بیام و اصابع گفت  
و غیره را قبض کند و بعد قرائت سوره فاتحه  
و آیات از قرآن عظیم طالب گوید اللهم  
انني اشهدك واشهد ملائكتك و  
انبياءك و اولياءك اني قبلته شيعيا  
والله و مرشدا و داعيا و شيخا گوید اللهم  
انني اشهدك واشهد ملائكتك و  
انبياءك و اولياءك اني قبلته ولدا  
والله بعد اذن دعا کند و بآنچه ضروری  
باشد و عیت کند بجهنم هیت اشاره و قهر  
شده است در آیت ید الله فوق ایدهم  
و آنچه والدین فقیر را از روایات آنحضرت  
صلی الله علیه و آله و سلم و این فقیر نیز  
از روایات آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم  
معلوم کرده است هیت آن مصافحه است  
و دوست طالب در میان دو دست شیخ  
باشد و کلمات مبارکه مانوره که در حدیث  
صحیح آمده است بخواند و در آخر بگوید  
اخذت الطریقه القلانیة و این بحث  
در رساله القول الجمیل فروع السبیل مذکور  
گردیده و لهذا اوان الشروع بالمقصود

رکھتا ہے اور انگوٹھی اور انگلیوں کی ایک دوسرے کا  
ہاتھ پکڑتا ہے اور بعد سورہ فاتحہ پڑھنی اور  
قرآن شریف کی آیتیں پڑھنے کی مرید کہتا ہے  
اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْهَدُکَ وَاَشْهَدُ  
مَلَائِکَتَکَ وَاَنْبِیَاءَکَ وَاَوْلِیَاءَکَ  
اَنْ لَیْ قَبْلَہُ شَیْءٌ فِیْ اللّٰہِ وَ  
مُرْسَلًا وَاَدْعِیْا۔ اور شیخ کہتا ہے  
اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْهَدُکَ وَاَشْهَدُ مَلَائِکَتَکَ  
وَاَنْبِیَاءَکَ اَنْ قَبْلَہُ وَلَدًا فِیْ اللّٰہِ +  
..... اس کے بعد عکری اور ضروری باتوں کی وصیہ  
کری اور اسی آیت کا اشارہ ہے آیہ کریمہ بِذِکْرِ اللّٰہِ قُوَّةٌ  
اٰیٰتِہُمْ مِّنْ اَوْیَاطِیْرِ نَفِیْعٍ اس فقیر کے والد کو خواہ  
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کا معلوم  
ہوا ہے اور اس فقیر کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
خواہ میں معلوم ہوا ہے اس کی صورت مصافحہ کی ہے  
کہ دونوں ہاتھ مرید کے شیخ کے دونوں ہاتھوں میں پکڑے ہیں اور  
کلمات مبارک جو صحیح حدیث شریف میں وارد ہیں کہتے  
ہیں اور بعد اس کے کہتے ہیں اخذت المطلقۃ  
الفلانۃ اور اس کا سنہ ذکر میں کتاب قول الجبل فی  
سواک اہل بین مذکور کر دیا ہے اور اب مقصد کے شروع  
کا وقت ہے۔

فصل

در عالم باطن ثبات این فقیر از حیث بیعت و محبت حق  
و فیض توحید و تلقین بحجاب عالی حضرت پیغمبر صلی الله  
علیه آله وسلم است تفصیل این احوال آنکه این شیخ

قصہ

اس فقیر کو ارتباط بیعت صحبت و خرقہ  
و فیض توحید و یقین عالم باطن میں آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو اس حوالہ کی تفصیل یہ ہے کہ

۲۰  
الحسن بن احمد  
سنة ۱۰۰۰

اور میرے ملازمین کو

انجیل کے اس  
کہ میں نے اس  
الگ کو اپنے

نہج فیول  
کی راہ میں اور

الملك  
الناصر  
الملك  
الناصر

السلامة  
بالحسن  
الذي

بن محمد بن احمد

اور  
لاکھ اور ہزار  
ہزار اور ہزار

اور اس کے لئے

الشيخ  
محمّد بن  
إبراهيم

فلا تظنوا اني قد  
احسنتم

4/11/11



نیل بیت از حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فقیر در واقعہ دید کہ بخدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسیدہ است و مقابل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نشستہ بخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صورت مثالیہ افاضہ نمودند کہ جسمی کہ جانب اعلیٰ و اسفل او ہر دو پیرہن دارد و اعلیٰ آن عہد یعنی تراست از اسفل و میان اعلیٰ تا اسفل تدریجیت چنانکہ در جسم مخروطی می باشد و آن مثال نسبت خاصہ آنحضرت است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیگر جسمی مدور مثل طبق مستقر در زمین و در وسط آن عمودی مرکوز است و آن مثال نسبت سالکان است کہ از جذب چندان بہرہ نیفتہ اند سویم جسمی شبیہ ثانی الا آنکہ عمود بر زمین قائم است و آن طبق برکے معتمد و آن مثال نسبت مجذوبان است کہ از مراتب سلوک چندان بہرہ ندارند و در ضمن نمودن این صورتہای سنگانہ القافہ نمودند کہ نسبت خاصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است کہ طبقات مجرورہ روحانیہ و مراتب سفلا نیہ جسمانیہ ہمہ بحالات مناسبہ خود متصف باشند و مراتب روحانیہ قوی تر بود و درج چیز از مراتب روحانیہ نباشد الا کہ او را در عالم نسبیہ خلیفہ و نمودن جی ہست

اس فقیر نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا ہے اور روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھا ہے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مثالیہ دیکھی۔ اول تو ایک ایسا جسم کہ او سکا اعلیٰ اور اسفل پیرہن رکھتا ہے اور اعلیٰ اسفل سے زیادہ چوڑا ہے۔ اور درمیان اعلیٰ اور اسفل کے تدریج ہے جیسے جسم مخروطی میں .... ہوتی ہے اور وہ مثال رسول ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص نسبت کی پھر ایسا معلوم ہوا ایک جسم مدور جیسے ایک طباق زمین پر رکھا ہوا اور او زمین ایک لکڑی گڑھی ہوئی ہو وہ مثال سالکوں کی نسبت کی ہے جنہوں نے جذب کا چندان حصہ نہ پایا ہو تیسرے ایسی شکل جیسی دوسرے مثالیں وہ اس طرح کہ جیسے لکڑی زمین میں گڑھی ہوئی اور طباق او سکے اوپر ہو۔ وہ مثال مجذوبوں کی نسبت کی ہے جنہوں نے سلوک کا چندان حصہ نہیں پایا اور ان تینوں مثالوں کے دکھانے کے درمیان یہ بات دل میں ڈالی کہ خاص نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ ہے کہ طبقات مجرورہ روحانیہ اور مراتب سفلا نیہ جسمانیہ سب اپنے اپنے کمالات مناسبہ کے ساتھ متصف ہوں اور مراتب روحانیہ زیادہ قوی ہوں اور مراتب روحانیہ سے کوئی ایسی چیز نہیں جس کا عالم نسبیہ میں خلیفہ اور نمونہ نہیں ہے۔



مانند آن که محبت ذاتیہ را نمونہ باشد و آن  
محبت افعال است و انقیاد روح را خلیفہ  
باشد و آن سجدہ ظاہر و آنانکہ این محبت  
را نیافتہ اند و قسم اند قسمی مجذوبانند کہ  
تخیل مراتب روحانیہ کردہ اند و در  
المراتب النسمیہ وسعت درجات ایشان  
فوق است فقط قسمی سالکانند کہ تخیل  
مراتب ساقلہ کردہ اند و در المراتب النسمیہ  
و وسعت کمال ایشان درجات تحت  
است و پس چون این معرفت جلیلہ  
بخاطر م جا گرفت آنحضرت صلی اللہ علیہ  
آلہ وسلم تبسم کنان سر از جیب مراقبہ  
بیرون آوردند و دست خویش  
برداشتند و اشارت فرمودند بہ بیعت  
و مصافحہ این فقیر بر خاست و زانو بزانو  
متصل ساختہ و دست خود در میان دو  
دست آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نہاد و بیعت کرد و بعد فراغ از بیعت  
چشم فرو بستہ و این فقیر نیز در حضور  
مبارک چشم بستہ متوجہ شد انگاہ  
ہمان نسبت خاصہ کہ سابقاً علم آن دادہ  
بودند عطا فرمودند فاحطت بکمال علما  
و حاشا درین واقعہ سبح کلمہ و کلام در میان  
بود و افا ضلہ روحانیہ بود و اشارت  
و فعل و چون این فقیر بزیارت مدینہ منورہ

مثلاً محبت ذاتیہ کا نمونہ کیا ہی محبت افعال اور  
روح کی اطاعت کا خلیفہ کیا ہے سجدہ ظاہر  
اور جن لوگوں کو یہ جامعیت نہیں ملی ہے وہ دو  
قسم ہیں ایک قسم تو مجذوب ہیں کہ انہوں نے مراتب  
روحانیہ کی تخیل کی ہے سوای مراتب نسمیہ  
ان کی وسعت درجات فقط فوق ہے اور  
دوسری قسم سالک ہیں کہ مراتب سالک  
تخیل کی ہے سوای مراتب و حانیہ ان کی  
وسعت کمالات فقط درجات تحت ہی اور جن  
یہ معرفت جلیلہ میری خاطر ہیں جسے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکراتے ہوئے مبارک  
گریبان مراقبہ سے اٹھایا اور اپنے دونوں مبارک  
ہاتھ اٹھائی اور اشارہ فرمایا بیعت و مصافحہ کا  
یہ فقیر اٹھا اور زانو بزانو متصل بیٹھ کر اپنے دونوں  
ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں  
مبارک کتھون میں رکھے اور بیعت کی بعد فراغ  
بیعت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی  
مبارک آنکھیں بند کیں اور اس فقیر نے بھی اپنی آنکھیں  
ان کے حضور مبارک میں بند کیں اوس وقت اپنے  
وہی نسبت خاصہ جبکہ پہلے علم القافر یا تھا عطا  
فرمائی تو میں محظوظ ہو گیا از روئی علم کے و حاشا اللہ  
کہ اس واقعہ میں کچھ کلمہ و کلام در میان نہ تھا فقط  
روحانیہ فیض تھا یا اشارہ اور فعل تھا۔ اور  
جب یہ فقیر مدینہ منورہ پہنچا۔

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

محبوب و محبوبان

طریقہ بیعت از آنحضرت

بیعت



رسید و مدتے بر قیوم مبارک متوجہ شد و قریب  
جذب سلوک ہمہ ازابت را تا انتہا در نظر  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طے کرد و انگاہ  
این فقیر را بنر کی و حکیم لقب ساختند و طریقہ  
عنایت فرمودند و انچه در علم مشکلات دشوار  
پرسیدم جواب با صواب اکثر آن چیزها  
در رسالہ فیوض الحرمین نوشتہ ام و بیان  
طریقہ در رسالہ بہجات میسر شد و یکے ازان  
جوابها کہ در فیوض الحرمین مرقوم نیست اینجا  
نوشتہ شد این فقیر در جناب آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کرد بوجہ اند  
کلام روحانی کہ آنحضرت چہ میفرمایند در  
مشرقہ شیعہ کہ محبت اہل بیت دعوی میکنند  
با صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عداوت  
دارند افاضہ فرمودند کہ مذہب این جماعت  
باطل است و بطلان مذہب ایشان از تامل  
و تعریف امام کہ ایشان مقرر کردہ اند ظاہر  
خواہد شد انتہی بعد افاق ازان حالت  
معنی امام تامل کردہ شد معلوم گشت  
کہ ایشان میگویند کہ امام مصوم مغضوب  
الطاعت می باشد و وحی باطنی کہ عبارت  
از اتقای حکم الہی بر باطن است بطریق  
اجتہاد یا الہام یا امن از خطا و ان سکتہ  
اوراثیات می کنند و میگویند اورا خدائی  
الہی انصاف کردہ است برائے مردمان

ایں دو شاہ صاحب  
علیم است مصطفویست کلمہ  
جاستہ بن ۱۲

بطلان مذہب شیعہ

ایں دو شاہ صاحب  
علیم است مصطفویست کلمہ  
جاستہ بن ۱۲

مفسر ضابطہ فیوض  
الحرمین

پہنچا اور ایک مدت تک وضو انور میں متوجہ  
سب مراتب جذب سلوک کے ابتدا سے انتہا  
تک طے کیے اور وقت اس فقیر کو القاب زرکی  
و حکیم سے ملقب فرمایا اور ایک طریقہ عنایت  
فرمایا اور جو جو علم میں مشکلات تھی مینی پوچھی  
اور اونکا جواب با صواب پایا ان میں سے اکثر  
میں رسالہ فیوض الحرمین کہے ہیں اور طریقہ کا  
بیان رسالہ بہجات میں میسر ہوا اور ایک دن  
جو ابو نعیم سے جو رسالہ فیوض الحرمین میں نہیں  
اس میں لکھا ہے وہ یہ ہے کہ اس فقیر نے ایک دفعہ  
روحانی کلام سے حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
سلم میں عرض کیا کہ مشرقہ شیعہ کے واسطے کیا ارشاد  
ہے کہ یہ اہلیت کی محبت کا دعوی کرتے ہیں اور  
اصحاب رضی اللہ عنہم سے عداوت کرتے ہیں تو  
افاضہ فرمایا کہ اس جماعت کا مذہب باطل ہے  
اور ان کے مذہب کا بطلان ظاہر ہو جائیگا  
جب غور کرو گے لفظ امام کی تعریف میں نہ ہونے  
مقرر کی ہے انتہی۔ بعد اوس حالت کے افادہ سے  
مینی جو غور کی تو معلوم ہوا کہ یہ کہتے ہیں امام مصوم  
مغضوب الطاعت ہوتا ہے اور وحی باطنی کہ  
عبارت ہے حکم الہی کے القا ہونے سے باطن  
میں یا الہام یا امن خطا سے اوس سکتہ میں  
ثابت کرتے ہیں بطریق اجتہاد کے اور کہتے  
ہیں کہ اوس کو خدا مقرر کرتا ہے لوگوں  
کے واسطے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲







کہ ہر ایک از رجال سلسلہ با شیخ خود  
صحبت داشتہ و آداب طریق فرا گرفته  
بے شبہ ہر چند تعین آن آداب و اشغال  
یقینی نیست پس فقیر با حضرت والد بزرگوار  
مدتی صحبت داشت و بیعت کرد و از  
آداب طریقہ طریقی عظیم آموخت اشغال  
طریق مشہورہ اخذ کرد و خرقة صوفیہ دست  
ایشان پوشید و در خلوت برین ضعیف توجہ کردند  
و اصل نسبت حضور از توجہ ایشان حاصل کرد  
و کرامات بسیار بحشم خود دید و واقعات  
عجیبہ و اتفاقات غریبہ کہ بر ایشان شیوخ  
ایشان واقع شدہ بود یاد گرفت چنانکہ  
قسم اول از کتاب انفس العارفين بیان میکند  
و در آخر عمر اجازت تلقین و بیعت و صحبت و  
توجہ دادند و کلمہ سیکہ کسیدی  
کر گفتند والحمد لله على ذلك حمدا  
کثیرا مبارکاً فیہ وهو صوب  
شیوخا کثیرة منهم السيد عبد الله  
صاحب الشیخ آدم البندر صاحب  
الشیخ احمد السہندی صاحب  
خواجہ محمد باقی صاحب  
خواجہ امکنی صاحب مولانا  
درویش محمد صاحب مولانا  
زاہد صاحب خواجہ عبید اللہ  
الامیر صاحب شیوخا کثیرة منهم

بہشتی حضرت احمد

کہ ہر ایک رجال سلسلہ نے اپنے شیخ کے ساتھ  
صحبت رکھی ہے اور آداب طریقہ حاصل کی ہیں  
بے شبہ ہر چند تعین ہونا ان آداب و اشغال کا  
یقینی نہیں ہے پس فقیر ایک مدت حضرت والد  
بزرگوار کی صحبت میں رہا ہے اور بیعت کی ہے  
اور آداب طریقہ سے بہت کچھ سیکھا ہے اور طریقہ  
اشغال اخذ کیے ہیں اور خرقة صوفیہ لگا کر پہنا  
ہے اور خلوت میں اس ضعیف پر بہت توجہ فرمائی  
ہے اور اصل نسبت حضور کی انکی توجہ سے حاصل  
کی ہے اور بہت کراماتیں اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں  
اور واقعات عجیبہ و اتفاقات غریبہ جو ان پر اور  
انکے مشایخ پر واقع ہوئی ہیں یاد کئے ہیں چنانچہ  
قسم اول کتاب انفس العارفين میں بیان کی ہیں  
اور اخیر عمر میں اجازت تلقین اور بیعت و صحبت  
و توجہ کی عنایت فرمائی ہے اور کلمہ سیکہ کسیدی  
کر فرمایا ہے یعنی اسکا ہاتھ جیسے میرا ہاتھ ہے  
سوالحمد لله على ذلك حمدا کثیرا طیباً مبارکاً  
فیہ اور انہوں نے صحبت رکھی ہے بہت سے شیوخ  
سے اور میں سے سید عبد اللہ بن کہ انہوں نے  
صحبت رکھی ہے شیخ آدم بنوری سے اور انہوں نے  
شیخ احمد سرہندی سے انہوں نے خواجہ  
محمد باقی سے انہوں نے خواجہ امکنی سے انہوں  
نے مولانا درویش محمد سے اور انہوں نے مولانا  
زاہد سے اور انہوں نے خواجہ عبید اللہ احرار سے  
اور بہت سے شیوخ کی صحبت میں رہی ہے



مولانا یعقوب الخیر خواجه علاء الدین  
العجید والی صحبا خواجه نقشبند  
بلد واسطہ وصال اول ایضا خواجه  
علاء الدین العطار وانشاء خواجه  
محمد یار ساوہما من کبار اصحاب خواجه  
نقشبند صلوات اللہ علیہما کثیرہ اجلہم  
خواجه محمد بابا التماسی و خلیفۃ الاولیاء  
سید کلال والنخاجہ محمد صاحب خواجه  
علیا البرامیتی صاحب خواجه محمود الخاں  
فغنوی صاحب خواجه عارف یوکر  
صاحب خواجه عبد الخالق العجید والی  
صاحب خواجه یوسف الہمدانی صاحب  
علی الفارمدی صاحب شیوخ کثیرہ اجلہم  
اثنا احد ہما الامام ابو القاسم القشیری  
صاحب ابا علی الدقاق صاحب ابی القاسم  
الضریابی صاحب ابا علی الرودباری  
وابا بکر الشبلی و ابابکر الواسطی صاحب سید  
الطائفة الجنید البغدادی وانشاء  
خواجه ابا القاسم الکرکائی صاحب عثمان  
المغربی صاحب ابا علی الکاتب صاحب ابا علی  
الرودباری صاحب جنید البغدادی و  
الجنید البغدادی صاحب خالہ السری  
السلطانی صاحب معروف الکرخی صاحب شیوخ  
کثیرہ اجلہم اثنا احد ہما الامام  
علی بن موسی الرضا صاحب ابیہ الامام

والجنید نقشبند

کہ ان میں سے مولانا یعقوب خیر خانی ہیں اور خواجہ  
علاء الدین عجد والی ہیں یہ دونوں صحبت میں ہی ہیں خواجہ  
نقشبند کے بلا واسطہ اور مولانا یعقوب خیر خانی خواجہ علاء الدین  
عطاری کی صحبت میں بھی رہے ہیں اور خواجہ علاء الدین و  
خواجہ محمد یار سا کی صحبت میں رہے ہیں اور یہ دونوں صاحب  
بڑی بڑی اصحاب خواجه نقشبند کی صحبت میں ہی ہیں کہ ان  
میں بہت بزرگ خواجه محمد بابا التماسی ہیں اور خلیفہ اکبر  
کلال ہیں اور خواجہ محمد صحبت میں رہے ہیں خواجہ علی  
برامیتی کی صحبت میں ہی ہیں خواجہ محمود خیر فغنوی اور خواجہ  
محمود صحبت میں ہی ہیں خواجہ عارف یوکر کی خواجہ  
عارف و ہیں صحبت میں خواجہ عبد الخالق عجد والی کے خواجہ  
عبد الخالق صحبت میں خواجہ یوسف ہمدانی کے خواجہ یوسف  
میں رہے ہیں ابو علی فارمدی کے اور ابو علی بہت شیوخ کی صحبت  
میں ہی ہیں کہ ان میں بہت بزرگ ہیں ایک ام ابو القاسم  
قشیری کہ وہ صحبت میں ہی ہیں ابو علی دقاق کے ابو علی دقاق  
ابو القاسم نصیری کے ابو القاسم ابو علی رودباری کے ابو بکر  
شبلی اور ابو بکر الشبلی کے جنہوں نے صحبت پائی ہی سید الطائفة جنید  
کی اور وہ سب خواجہ ابو القاسم کرکائی میں جو صحبت میں ہی ہیں  
ابو عثمان مغربی کے اور ابو عثمان ابو علی کا سب کا اور ابو علی کا  
ابو علی رودباری کے اور ابو علی رودباری جنید بغدادی  
کے در جنید بغدادی صحبت میں ہی ہیں اپنے ماموں سہری  
سقطی کے اور سہری سقطی مورو کرخی کے اور معروف کرخی  
صحبت میں رہے ہیں بہت شیوخ کے کہ ان میں بہت  
بزرگ ہیں ایک تو امام علی بن موسی رضا و اپنے



موسیٰ صاحب ابیہ الامام جعفر الصادق  
 صاحب ابیہ الامام محمد باقر صاحب ابیہ الامام زکریا العابدین  
 صاحب ابیہ الامام حسین صاحب ابیہ امیر المؤمنین  
 علی بن ابی طالب صاحب سید المرسلین صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم و ثانیہ ہاد داؤد الطائی  
 صاحب حبیب العجمی صاحب الحسن البصری صاحب  
 البقی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منہم انش  
 خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و  
 سلم و صاحباً فقط سنتہ باید و انت کہ طریقہ  
 کہ امروز محفوظ متشاء آن جنید بغدادی است  
 و خرقہ محفوظ امروز بہان است کہ بواسطہ جنید است  
 و ازین سلسلہ سید عبد اللہ حال بودند و بالاتر  
 از ایشان تا خواجہ محمد باقی در ہند مقتدا  
 صوفیہ بودند و بارش و ایشان عالمی  
 منزل مقصود رسید و از خواجہ امکنہ تا خواجہ  
 عبد الخالق در ملک و راء النہر بودند ہر یکے در زمان  
 خود مرجع صوفیہ و مقتدای طالبان و بفضل و  
 ارشاد مشہور انچہ در کتب بات حضرت خواجہ  
 محمد باقی مسطور است و تا بیان ایشان بر آن فتہ اند  
 ہمیں ملکہ است کہ نوشتہ شد و در شجرہ بعض البیت خواجہ  
 محمد امکنہ یافتہ شد کہ خواجہ محمد امکنہ ارتباط انابت  
 صحبت در خفیہ خواجہ محمد درویش در شتاند و مو  
 زائد رانیز ملاقات کردہ اند و ایشان ہر دو صحبت  
 حضرت خواجہ عبید اللہ احرار در یافتہ اند و اللہ اعلم  
 و بالاتر از خواجہ نقشبند طریقہ خواجگان می گفتند و ایشان

موسیٰ کی اور وہ اپنے والد امام جعفر صادق کے ہوں  
 اپنے والد امام محمد باقر اور وہ اپنے والد امام زکریا  
 کے اور وہ اپنے والد امام حسین کے اور وہ اپنے والد امیر  
 علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم اور وہ صحبت میں سید المرسلین  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسرے ان میں کے داؤد طائی  
 کہ وہ صحبت میں ہو حبیب عجمی کی اور وہ حسن بصری کے  
 اور وہ اسی ابو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے و من  
 انس خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں راجع  
 رسول اللہ کے حافظ ہیں جانتا چاہیے کہ جو طریقہ  
 آج کے دن محفوظ ہے اور سکا متشاء جنید بغدادی ہیں  
 اور خرقہ بھی محفوظ وہ ہی ہے جو جنید بغدادی کے واسطے  
 سے ہے اور اس سلسلہ سے سید عبد اللہ حامل تھے۔  
 اور ان سے اوپر خواجہ محمد باقی تک ہند میں مقتدا  
 صوفیہ کے تھے اور ان کے ارشاد سے ایک عالم منزل  
 مقصود کو پہنچا اور خواجہ امکنہ سے خواجہ عبد الخالق تک  
 ماوراء النہر کے ملک میں تھے ہر ایک اپنے زمانہ میں صوفیوں کے  
 مرجع اور طالبوں کے مقتدا و فضل و ارشاد میں مشہور  
 تھے وہ جو حضرت خواجہ محمد باقی کے مکتوبات میں لکھا  
 ہے اور ان کے پیروا و پیرو میں وہ ہی سلسلہ کیونکہ لکھا  
 گیا اور بعض کے شجرہ میں البیت خواجہ محمد امکنہ  
 لکھا ہے کہ خواجہ محمد امکنہ مریدی اور صحبت خفیہ میں  
 خواجہ محمد درویش سے کہتے تھے اور مولانا زائد  
 بھی ملی ہیں اور یہ دونوں صحبت میں خواجہ عبید اللہ  
 احرار کے رہے ہیں واللہ اعلم اور خواجہ نقشبند کے  
 طریقہ خواجگان کا کہلاتا تھا اور یہ مل کر



ہر کیفیت سے گردند و اینطرف از خواجہ نقشبند  
 نقشبند یہ میگفتند و ایشان اکتفا کردند بحقیقہ از  
 خواجہ یوسف ہمدانی تا جہنم از راہ ابوالقاسم  
 قشیری جامع بودند و علم ظاہر و باطن و  
 محدث بودند و تذکیر میکردند و از راہ  
 ابوالقاسم گرگانی مخصوص کشف و قانع  
 مریدان و طریق تسلیم ایشان اخلاص  
 ہر یکے باشیخ خود و دین سلسلہ از راہ صحت  
 و حشر و تلقین یقینی است کہ شبہ دران  
 حاصل نبود باید دانست کہ انجہ درین سلسلہ  
 بغیر انقطاع یافتہ شد تہذیب قلب و  
 عقل و نفس است اما تہذیب لطائف خفیہ  
 و احوالے کہ بر تہذیب آن متفرع شود از  
 قبیل ثمرات و مواہب است نہ از قبیل  
 مواہب و باید دانست کہ بتدریج موحده  
 و تشدید یون بلکہ ایست از توابع سہرند و  
 سہرند یکسرین مہلہ سکون با و فتح را می مہلہ  
 بلکہ ایست عظیمہ بین لاہور و دہلی دراصل  
 نام آن سہرند یعنی بیشہ شیرت و در زبان  
 فارسی گویان سہرند مستعمل می شود و کہنہ  
 نام موعنی است نزدیک شہر شیراز و آنرا  
 انجہ نیز گویند و چہرہ بخیم فارسی  
 مہلہ و آخر آن خاتر عجمہ نام متر یہ است از  
 توابع غزنین نقشبند نسبت است بحرفہ کجاب باقی  
 ایشان پد ایشان بان مشغول بودند کہ ان فی حقیقہ

ذکر چہرہ کیا کرتے تھے اور اس طرف خواجہ نقشبند  
 طریقہ نقشبندیہ کھلاتا ہے اور انہوں نے خفیہ  
 پر اکتفا کیا اور خواجہ یوسف ہمدانی سے جہنم  
 ابوالقاسم قشیری کے طریق سے سب جامع تھے  
 علم ظاہر و علم باطن کے اور محدث تھے اور وعظ  
 کہتے تھے اور ابوالقاسم گرگانی کے طریق سے  
 سب کو مریدوں کے حال کے کشف سے اور ان کے  
 سلوک راہ سے اور ہر ایک کو خصوصیت اپنی شیخ  
 سے اس سلسلہ میں اندازہ صحت و غرقہ تلقین کے  
 یقینی ہے کہ اس میں کچھ شک و شبہ کو دخل نہیں  
 جانتا چاہیے کہ اس سلسلہ میں جو لا انقطاع  
 پایا جاتا ہے وہ تہذیب قلب و عقل و نفس ہے لیکن  
 تہذیب لطائف خفیہ کے اور جو حال او کی تہذیب  
 متفرع ہوتے ہیں وہ ثمرات و مواہب کی قسم  
 سے ہیں اور جانتا چاہیے کہ بتدریج موحده و  
 تشدید یون ایک شہر ہے توابع سہرند سے اور  
 سہرند یکسرین و سکون با و فتح را می مہلہ  
 عظیمہ ہے در میان لاہور و دہلی کے اصل میں  
 او مکان نام سہرند ہے یعنی جنگل شیر کا اونفار  
 گویون کی زبان پر سہرند مستعمل ہوا ہے اور کہنہ  
 ایک موعنی کا نام ہے شہر شیراز کے قریب را و سکون  
 انجہ بھی کہتے ہیں اور چہرہ بخیم فارسی مہلہ و آخر  
 خاتر عجمہ یک گمانوں کا نام ہے توابع غزنین کے  
 نقشبند نسبت ہے کجاب باقی کے حرفہ کی طرف  
 کہ یہ اور ان کے والد یہ کام کرتے تھے کہ ان فی حقیقہ

مواہب و ثمرات  
 نقشبندیہ



و عجز و آن لغین معجم سکون و سکون بحیم نام ہو  
 است از توابع بخارا ہذا ہو المشہو و کفوی  
 در طبقات حنفیہ گفتہ است بضم الغین المعجم و  
 سکون بحیم و ضم الدال المہملہ قرینہ علی ستہ  
 و تراخ من بخارا و فی اللب بفتح الدال المہملہ  
 واللہ اعلم الخیر ففتحی بفتح فاء و سکون  
 غین معجمہ نون دیہی است از توابع بخارا  
 و زیو کر کسر را و مہملہ دیہی است از توابع بخارا  
 را امین بفتح را و مہملہ و کسریم و سکون یا ی تختہ  
 و کسر ثناتہ آخرہ نون قصبہ الیت از توابع  
 بخارا سماسی بفتح سین مہملہ و کسر ثانیہ  
 دیہی است از توابع شہر طوس کہ امروز آنرا  
 شہد سگویند و نسبت بآن دیہہ سماسی  
 بفتح سین ثانیہ و یا قشری نسبت است  
 بہ بنی قشر بضم قاف و متہ شین معجم قیلہ از  
 عرب دقاق بتشدید قاف اول و مہملہ  
 شہر سیت میان بصرہ و کوفہ و رودبارک  
 نسبت بنا کیہ منشائی اصول ایشان بود  
 گر گمانی بضم کاف اعرابی و تشدید  
 کاف عجیبہ دیہی است از دیہای مشہد  
 سری بفتح سین و کسر را مہملہ و تشدید یای  
 تختہ و لغت بمعنی جوان مرد و قطعی نسبت بسقط  
 فروشی و سقط ستاع حقیر را گویند در بعض شجرہ  
 سری سقطی بن المغلس میں شد المغلس بضم سیم  
 فتح غین معجم و تشدید لام و سین مہملہ و لغت

عجز و آن لغین معجم سکون و سکون بحیم نام ہو  
 نام ہے توابع بخارا سے یہ ہیں مشہور اور کفوی  
 نے طبقات حنفیہ میں کہا ہے کہ بضم غین معجم سکون  
 بحیم و ضم وال مہملہ ایک نون ہے بخارا سے چہ فرسنگ  
 اور لب میں لکھا ہے بفتح وال مہملہ واللہ اعلم الخیر  
 ففتحی بفتح فاء و سکون غین معجمہ نون ایک نون  
 ہے بخارا کے توابع سے اور زیو کر کسر و مہملہ بھی  
 ایک گانوں ہے توابع بخارا سے را امین بفتح  
 رای مہملہ و کسریم و سکون یا ی تختہ و کسر ثناتہ  
 آخر نون ایک قصبہ ہے توابع بخارا سے سماسی  
 بفتح سین مہملہ و کسرین مہملہ ثانیہ ایک نون  
 ہے توابع شہر طوس ہے کہ آج کل اسکو مشہد کہتے ہیں  
 اس گانوں سے نسبت کر کے سماسی کہتے ہیں  
 سین مہملہ ثانیہ کی متہ اور دیہی سے قشری  
 نسبت ہے بنی قشر سے بضم قاف و متہ شین  
 عرب کا قبیلہ ہے اور دقاق بتشدید قاف اول و مہملہ  
 ایک شہر ہے در میان بصری اور کوفہ کے اور رودبارک  
 نسبت ہوا ایک لطراف کی کہ انکی اصول کا نشانہ ہے  
 انکی آباؤ اجداد کی پیدائش وہاں کے گان بضم کاف  
 عربی و تشدید مہملہ و کاف عجیبہ ایک نون ہے مشہد  
 گانوں میں سے سری بفتح سین مہملہ و کسر و تشدید یای  
 تختہ لغت میں بمعنی جوان مرد و قطعی نسبت بسقط  
 فروشی ہے اور سقط ستاع حقیر کو کہتے ہیں اور بعض  
 شجرہ میں سری سقطی مغلطس میں شد المغلس بضم سیم  
 غین معجم و تشدید لام و سین مہملہ ساکن لغت میں



بمعنی نماز صبح را در سیاہی شب گزارند  
 سلسلہ صوفیہ علماء سلسلہ بشارت باید نوشت  
 اما طریقہ قادریہ را شعب بسیار است آسم  
 و اولیٰ آن نزد یک اہل حدیث شعب  
 اکبریہ است از جانب شیخ محی الدین بزر  
 العربی اشہر آن در عوام شعبہ جیلانیہ  
 از جہت سادات جیلانیہ و اشہر آن  
 در مین شعبہ سرعیہ است بالجملہ ابن فقیر  
 بالکثر این شعب ارتباط محکم واقعست  
 پس ارتباط این فقیر از جہت بیعت و  
 صحبت و خرقہ و تلقین و اجازت با والد  
 بزرگوار خود است و ایشان را ارتباط  
 از جہت خرقہ و تلقین و صحبت و اجازت  
 با سید عبد اللہ است عن الشیخ آدم  
 المبتوری عن الشیخ احمد السہروردی  
 عن ابیہ الشیخ عبد الاحد عن شہ  
 کمال عن السید فضیل عن سید کلا  
 رحمن عن السید شمس الدین عارف  
 عن السید گدا رحمن بن سید ابی  
 الحسن عن شمس الدین الصحرانی  
 عن السید عقیل عن سید بھاء الدین  
 عن سید عبد الوہاب عن السید  
 شرف الدین القتال عن السید  
 عبد الرزاق عن ابیہ امام الطریقہ  
 المحجل الشیخ عبد القادر جیلانی

اوسے کہتے ہیں جو صبح کی نمازات کی تاریکی میں  
 سلسلہ صوفیہ علماء کا سلسلہ بشارت لکھنا چاہیے  
 اور طریقہ قادریہ کے شعبہ بہت ہیں اور بہت  
 مضبوط اہل حدیث کے نزدیک شعبہ اکبریہ ہے  
 شیخ محی الدین ابن عربی کی جہت سے اور  
 بہت مشہور شعبہ جیلانیہ ہے عوام میں  
 سادات جیلانیہ کی جہت سے اور مین میں  
 بہت مشہور شعبہ سرعیہ ہے الغرض اس فقیر کو  
 اکثر ان شعبوں سے ارتباط صحیح واقع ہے۔  
 پس اس فقیر کو ارتباط بیعت اور صحبت اور  
 خرقہ اور تلقین اور اجازت کی رو سے اپنے والد  
 بزرگوار سے ہے اور ان کو خرقہ اور تلقین اور  
 صحبت و اجازت کی رو سے سید عبد اللہ سے  
 ہے انکو شیخ آدم بتوری سے اون کو شیخ آدم  
 سہروردی سے اون کو اپنے والد الشیخ عبد الاحد  
 اونکو شاہ کمال سے اونکو سید فضیل سے اون کو  
 سید گدا رحمن سے۔ اون کو سید شمس الدین  
 عارف سے اونکو سید گدا رحمن بن سید  
 ابو الحسن سے۔ اون کو شمس الدین صحرانی  
 سے اون کو سید عقیل سے۔ اونکو  
 سید بھاء الدین سے۔ اون کو سید  
 عبد الوہاب سے۔ اون کو سید  
 شرف الدین قتال سے اون کو  
 سید عبد الرزاق سے۔ اون کو اپنے  
 والد امام الطریقہ ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی سے



وایضا ایشان را ارتباط از جهت خرقہ  
باشیخ عظیم الشان اکبر آبادی است عن  
ابیہ عن جدہ عن النبی عبد العزیز  
عن السید ابراہیم الہی عن النبی  
نہا و الدین القادری عن الحسین النسیب  
سید السادات ابی العباس محمد بن حسن  
بن موسی بن علی بن محمد بن حسن بن  
ابن نصر بن ابی صالح بن عبد الزرق بن  
القطب ابی محمد علی الدین عبد القادر  
جیلانی عن ابیہ عن جدہ و ہلم جزا  
و این فقیر را ارتباط از جهت خرقہ باشیخ  
ابوطاہر محمد بن ابراہیم الکروی واقع است  
وقد لبسہا من ابیہ وقد لبسہا ابوہ من  
ید شیخنا اہام احمد المقتدائی و ذوالخرقہ  
القادر دینہ طرق منہا انہ لبسہا من ید شیخ  
الشیخ احمد الشناوی بلباسہا من ید  
ابیہ علی بن عبد القدوس بلباسہ  
لہا من ید ابیہ عبد القدوس بلباسہ  
لہا عن ید الشیخ عبد الوہاب الشعرانی  
بلباسہ لہا من ید الحافظ جلال الدین  
السیوطی و فی موضع مصر بلباسہ لہا من  
ید الشیخ کمال الدین محمد بن المعروف بابن  
امام الکاملیہ نجاء الکعبیۃ المشرفۃ بلباسہ  
لہا من الشمس الدین محمد بن محمد بن الجزری  
لباسہ لہا من عمر بن الحسن بن المیلہ المرائی

اور اون کو خرقہ کی جہت سے شیخ  
عظیم الشان اکبر آبادی سے بھی ہے اونکو  
ابن والد اور اونکو ابو شیخ عبد العزیز سے اون کو سید  
ابراہیم الہی جی سے اونکو شیخ بہا والدین  
قادری سے اون کو حسب النسیب سید  
السادات ابو العباس احمد بن حسن بن موسی  
بن علی بن محمد بن حسن بن ابی نصر بن ابی صالح  
بن عبد الزرق بن قطب ابو محمد علی الدین بن  
عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ اونکو اپنے  
والد سے اونکو ان کے دادا سے اسی طور  
اوپر تک و اس فقیر کو ارتباط خرقہ کی جہت  
سے شیخ ابوطاہر محمد بن ابراہیم کردی  
سے ہے اور انہوں نے خرقہ پہنا اپنے والد  
سے اور اون کے والد نے پہنا ہاتھ سے اپنے  
شیخ احمد قشاشی کے اور اونکو خرقہ قادریہ بنی طریقہ بن  
اکمال دین سے یہ کہ انہوں نے پہنا ہاتھ سے شیخ احمد شناوی  
کے ساتھ اوس لباس کے جو انہوں نے اپنے  
والد علی بن القدوس سے پہنا تھا اور علی بن القدوس  
نے پہنا شیخ عبد الوہاب شعرانی سے اونہوں نے  
جلال الدین سیوطی سے اونہوں نے روضہ مصر بن شیخ  
اکمال الدین محمد عرفام الکاملیہ سے و برو  
کعبہ شریف کے اونہوں نے شمس الدین  
محمد بن محمد جزری سے انہوں  
نے عمر بن حسن بن امیلہ  
المرائی سے۔



بلباسہ لہا من العز احمد بن ابراہیم الفاروقی  
 بلباسہ لہا من الامام محی الدین محمد بن  
 علی بن العربی قدس سرہ و اسرارہم  
 اجمعین و یرحمنا بہم بلباسہ لہا من ید  
 جمال الدین یونس بن یحیی بن ابی البرکات  
 الهاشمی العباسی بمکة المعظمة تجاہ الرکن  
 الیمانی بالمسجد الحرام بلباسہ لہا من ید  
 شیخ الوقت عبد القادر الجیلانی و منها انہ  
 اعفی الشیخ احمد القشاشی لبسہا من ید  
 والدہ و شیخہ الشیخ محمد المدنی عن الشیخ  
 الامین بن الصدوق عن الشیخ سراج الدین  
 عمر جبرئیل عن الشیخ عبد القادر الجندی  
 المشرع عن ابیہ الجندی بن احمد عن ابیہ  
 احمد بن موسی المشرع الیمنی عن الشیخ  
 اسماعیل بن الصدوق الجبرقی عن الشیخ محمد  
 المزجاجی عن الشیخ اسماعیل بن ابراہیم  
 الجبرقی الیمنی عن الشیخ سراج الدین ابی  
 بکر بن محمد السلامی عن الشیخ محی الدین احمد  
 بن محمد بن احمد بن عبد اللہ بن یوسف الاسدی  
 عن الشیخ فخر الدین ابی بکر محمد بن علی بن نعیم  
 عن الشیخ ابی احمد محمد بن احمد بن عبد اللہ  
 بن یوسف الاسدی عن والدہ ابی محمد احمد  
 بن عبد اللہ الاسدی عن والدہ الشیخ  
 عبید اللہ بن یوسف الاسدی عن شیخہ  
 عبد اللہ بن قاسم بن زریہ عن الشیخ

او انھوں نے عز احمد بن ابراہیم فاروقی سے  
 او انھوں نے امام محی الدین محمد بن علی بن عربی  
 سے قدس سرہ اسرارہم اجمعین و یرحمنا بہم اور  
 محی الدین عربی نے پہنا جمال الدین یونس بن یحیی  
 بن ابوالبرکات ہاشمی عباسی سے مکہ معظمہ میں  
 سامنے کن بمانی کی مسجد الحرام میں اور او انھوں نے  
 پہنا شیخ الوقت عبد القادر جیلانی سے اور ایک  
 اُن طریقوں میں سے یہ ہے کہ شیخ احمد قشاشی  
 نے پہنا یا تھ سے اپنے والد اور اپنے شیخ محمد مدنی  
 کے۔ او انھوں نے شیخ امین بن صدوق سے۔  
 او انھوں نے شیخ سراج الدین عمر جبرئیل سے۔  
 او انھوں نے شیخ عبد القادر جندی مشرع سے۔  
 او انھوں نے اپنے والد جندی بن احمد سے۔  
 او انھوں نے اپنے والد احمد بن موسی مشرع  
 الیمنی سے او انھوں نے شیخ اسماعیل بن صدوق جبرقی  
 سے او انھوں نے شیخ محمد مزجاجی سے او انھوں  
 نے شیخ اسماعیل بن ابراہیم جبرقی الیمنی سے او انھوں  
 نے شیخ سراج الدین ابوبکر بن محمد اسدی سے  
 او انھوں نے شیخ فخر الدین ابوبکر محمد بن علی بن  
 نعیم سے او انھوں نے شیخ ابواحمد محمد بن  
 احمد بن عبد اللہ بن یوسف اسدی سے  
 انھوں نے اپنے والد شیخ عبید اللہ  
 بن یوسف اسدی سے او انھوں نے  
 اپنے باپ شیخ عبید اللہ بن قاسم بن زریہ  
 سے اور او انھوں نے شیخ



ابو محمد عبد اللہ علی الاسد الیمینی عن القطب  
 الغوث الفرد الجامع محمد بن ابی محمد عبدالقادر  
 بن ابی صالح الجبلی فی قدس سرہ اللہ روحہ ثم شیخ  
 ابو محمد عبدالقادر الجبلی لبسہا من ید الشیخ  
 ابوسعید المبارک بن علی بن الحسین بن  
 بتلہ البغدادی النحوی بکسر الهمزة المشددة  
 منسوب الی الحرم محلة ببغداد شرفها نزلها  
 بعض لدینید بن الحرم فثبت الیہ ذکر  
 المتذری کما فی الطبقات الحافظ بن  
 رجب الحنبلی بلبا لها من ید الفرج محمد بن عبد  
 الطوس بلبا لها من ید الفضل عبدالواحد بن  
 عبدالغزیز بن الحارث التیمی بلبا لها من ید  
 عبدالغزیز بن الحارث التیمی بلبا لها من ید  
 استاذہ ابو محمد بن دلف بن طیف بن  
 محمد بن حجاز الشبلی بلباسہ لها من ید  
 الطائف الاستاذ الفاضل الجبلی محمد البغدادی  
 فی ہذا سلسلہ رحمنا بہم الی آخر السند  
 المذکور فی سلسلۃ الصحابة لا ان الصوفیہ  
 اتفقوا علی ان الحسن البصری اخذ  
 عن سیدنا علی رضی اللہ عنہ وجمعی از  
 شجرہ نو بیان درین موضع سلسلہ نسب  
 انہما گفتہ و فی نظر زہرا کہ تدریہ قائم  
 نشدہ است بر آنکہ تدریہ باطنی ہا  
 سلسلہ بودہ باشد و اللہ اعلم و ان  
 سلسلہ است سید الشیخ ابو محمد محمد

ابو محمد عبد اللہ علی اسدی یمینی سوانہ  
 قطب غوث الفرد الجامع محمد بن ابی محمد عبدالقادر  
 بن ابی صالح جبلی فی قدس سرہ اللہ روحہ ثم شیخ  
 ابو محمد عبدالقادر جبلی نے خرقہ پہنا ہاتھ سے  
 شیخ ابوسعید مبارک بن علی بن حسین بن بتلہ  
 بغدادی مخزومی کی مخزم کبیر راہی ہملہ مشدودہ  
 اور یا نسبت کی ہے ایک محلہ کا نام ہے بغداد  
 کے کہ او سکوبزرگی ہوئی وہاں اوتری تھی  
 بعض اولاد یزید بن مخزم کی اون سے مشہور  
 وہ محلہ اس نام سے اس کو ذکر کیا ہے منذری نے ایسا لکھا  
 ہے طبقات حافظ بن رجب حنبلی بن ابی شیم ابو سعید  
 ہاتھ سے ابو الفرج محمد بن عبد اللہ طوسی کو پہنایا  
 ابو الفضل عبدالواحد بن عبدالغزیز بن حارث بن ابی  
 والد عبدالغزیز بن حارث بن ابی اور اس کے استاد ابو بکر بن  
 محمد دلف بن مہذب بن محمد بن محمد شیبلی نے  
 اون کو پہنایا سید الطائفہ استاد .....  
 ابو القاسم حلبی بن محمد بغدادی نے قدس سرہ  
 اسرار ہم و رحمنا بہم پر آگے وہی سند مذکور ہے  
 سلسلہ صحبت کے مگر صوفیوں کا اتفاق ہے اس امر  
 پر کہ حن بصری نے اخذ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ  
 سے اور ایک گروہ شجرہ کلخی والون کے اس مقام پر  
 سلسلہ نسب کا ثابت کرتے ہیں اور اسمین چاک  
 گفتگو ہے اس واسطے کہ کوئی ایسا قرینہ نہیں پایا  
 ہوتا کہ باطن کی تربیت اس سلسلہ میں ہوتی ہو  
 واللہ اعلم اور وہ سلسلہ یہ ہے کہ سیدی شیخ ابو محمد



عبد القادر الجیلانی عن الطریقۃ عن  
 ابیہ ابی صالح موسیٰ چنگی و ست عن  
 ابیہ السید عبد اللہ عن ابیہ السید  
 یحییٰ زاہد عن ابیہ السید محمد رومی  
 عن ابیہ السید داؤد امیر محمد اکبر  
 عن ابیہ موسیٰ ثانی عن ابیہ السید  
 عبد اللہ عن ابیہ السید موسیٰ الجون  
 عن ابیہ السید عبد اللہ المحض عن  
 ابیہ السید حسن المثنیٰ عن ابیہ الامام  
 حسن المجتبیٰ عن ابیہ وامہ سید ناعلی  
 المرتضیٰ و سیدتنا فاطمہ الزہراء کلہما  
 عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 و کتاب غنیۃ الطالبین و فتوح العنبر  
 و مجالس ستین کہ محفوظ حضرت غوث  
 است و اصل طریقہ ایشان و راہنا  
 مفصل است این فقیر اخذ کرد و اجازت  
 از شیخ ابوطاہر محمد بن ابراہیم الکردی  
 عن ابیہ عن القشاشی عن الشناوی عن عبد الجبار  
 بن عبد القادر بن عبد الغزیز بن فہد  
 الہاشمی العلوی المکی عن عمہ جابر اللہ بن  
 عبد الغزیز بن فہد المکی عن ابی الفضل  
 جلال الدین سیوطی قال انبأ الشیخ  
 جلال الدین بن الملقن عن ابی اسمعائیل  
 التنوخی عن ابی العباس الحجازی عن احمد بن  
 یعقوب المارستانی عن قطب الطریقۃ

محمد عبد القادر جیلانی نے اخذ  
 کیا اپنے والد ابی صالح موسیٰ  
 چنگی دوست سے اوہوں نے  
 اپنے والد السید عبد اللہ سے اوہوں  
 نے اپنے والد السید یحییٰ زاہد سے اوہوں نے اپنے  
 والد السید محمد رومی سے اوہوں نے اپنے والد  
 سید داؤد سے اوہوں نے امیر محمد اکبر سے  
 اوہوں نے اپنے والد موسیٰ ثانی سے اوہوں نے  
 اپنے والد السید عبد اللہ سے اوہوں نے اپنے  
 والد السید موسیٰ جون سے اوہوں نے اپنے والد سید علیہ  
 سے اوہوں نے اپنے والد سید حسن مثنیٰ سے  
 اوہوں نے اپنے والد امام حسن مجتبیٰ سے اوہوں نے والد  
 اور والدہ سیدنا علی مرتضیٰ و سیدتنا فاطمہ الزہرا  
 سے اور ان دونوں نے نبی صلعم سے اور کتاب  
 غنیۃ الطالبین و فتوح العنبر و مجالس ستین کے جو  
 محفوظ ہیں حضرت غوث کے اور اصل طریقہ انکا  
 آئین مفصل ہے اس فقیر نے اجازت حاصل کی شیخ  
 ابوطاہر محمد بن ابراہیم کردی سے اوہوں نے اپنے  
 والد سے اوہوں نے قشاشی سے اوہوں نے شنائی  
 سے اوہوں نے عبد الرحمن بن عبد القادر بن عبد الغزیز  
 بن فہد ہاشمی علوی مکی سے اوہوں نے اپنے چچا جابر  
 بن عبد الغزیز بن فہد مکی سے اوہوں نے ابی الفضل  
 جلال الدین سیوطی سے اوہوں نے کہا مجھ خبر دی  
 شیخ جلال الدین بن ملقن نے اوہوں نے کہا مجھے خبر  
 دی ابی اسماعیل تنوخی نے اوہوں نے ابی العباس حجازی

ابو العباس حجازی نے اوہوں نے



الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلانی  
 قال انبانا شیخنا ابو طاهر قال خبرنا الشیخ  
 محمد سعید بن الحسن القرشی الکوکنی ثم  
 المدنی فی رسال ایقظ الهمم بالاوراد  
 والاذکار لتعرض نفحات العزیز الغفار عن  
 العارف بالله الشیخ ابراهیم الکردی قال  
 وانبانا شیخنا ابو طاهر عن ابیه الشیخ ابراهیم  
 الکردی قال خبرنا شیخنا الشیخ احمد بن  
 محمد القشاشی المدنی ان کیفیة ذکر الطریقة  
 العلیة القادرية ان تجلس مربعا وتضع  
 کفیک علی فخذیک مبسوطین وتغمض  
 علیک وتبدأ بالذکر من جانبک الایسر  
 وتقصد ان تأخذ ماسوی الله من قلبک  
 وهو تحت یدیک الایسر بقولک لا و  
 تمها الی ان تطرح آله وهو المنفی  
 فوق کتفک الایمن وتثبت بقولک لا  
 من فوق کتفک الایمن الله فی قلبک  
 الذی القیت ماسوی الله تعالی  
 عنه یضرب شدید یتأثر قلبک و  
 یتحرک فیہ نور الذکر انتهی وبه  
 الشیخ ابراهیم الکردی انه قال فی ایقظ  
 القوایل ینبغی لطالب الحق سبحانه ان  
 یسأل بعد اداء ما افترض علیه طریق  
 التقرب یا التزام ما یطیقه من مندوبات  
 الاقوال والافعال بخالص العبودية

طریقہ ذکر و قاریہ

شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی نے اور خبر  
 دی ہم کو ہمارے شیخ ابو طاهر نے انکو شیخ محمد  
 سعید بن حسن قرشی کو کئی غم المدنی نے اپنے  
 رسالہ میں جسکا نام ہے ایقظ الهمم بالاوراد والاذکار  
 لتعرض نفحات عن العزیز الغفار عارف بالمدنی  
 ابراهیم کردی سے اور خبر دی ہم کو ہمارے  
 شیخ ابو طاهر نے اپنے والد شیخ ابراهیم کردی  
 سے کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ احمد بن  
 محمد قشاشی مدنی نے یہ کہ ذکر طریقہ علیہ قادریہ کا اس  
 طور پر ہے کہ مربع بیٹھے اور دونوں ہاتھوں کو  
 دونوں انگوٹوں پر رکھے کھلا ہوا اور انگوٹوں کو بند  
 کرے اور شروع کرے ذکر کو بائیں طرف سے اور  
 ارادہ کرے کہ اپنے دل سے نکالنا ہو اللہ کے پاس  
 کو اور دل کا مقام بائیں پٹان کے نیچے ہوا سے شروع  
 کرے اور کھینچے اسکو یہاں تک کہ ڈالے آگہ کو حالت  
 نفی میں اپروا ہے موندھے کے اور اثبات کرے  
 ساتھ لفظ الا کے واہنے موندھے کے آپس اللہ  
 کو بچ دل کے جس سے ماسوی اللہ کو نکال دالا  
 تھا بہت شدت اور ضرب کے ساتھ کہ دل میں  
 اثر ہو جائے اور انہیں ذکر کا نور قرار پڑے۔  
 انتہی اور اسی سند سے ہے شیخ ابراهیم کردی سے  
 کہ انہوں نے کہا ہر بیچ ایقظ القوایل کے حق  
 سبحانہ تعالیٰ کے طالب کو چاہیے بعد ادائیگی  
 سوال کرے طریقہ اللہ کے تقرب کا اپنے پر لازم کر لینے سے  
 اس طریقہ کے جسکی طاقت رکھتا ہو فعال اقوال مستحب

تقرب کے لئے



فَاتَّخَذَتْهُ الْحَيَّةُ الْإِلَهِيَّةُ الْمُنْجِيَةً لِمَا قَالَ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيهَا يَرْوِيهِ عَنْ  
 رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَمَا تَقَرَّبَ إِلَى عَبْدِ  
 لِثْنِي أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَأَمَّا زَالِ  
 عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أَجِبَهُ  
 فَكُنْتُ سَمِعُهُ الَّذِي لِيَسْمَعَ بِهِ وَبَصَرُهُ  
 الَّذِي يَبْصُرُهُ وَبَدَاهُ الَّذِي يَبْطِشُ بِهَا  
 وَرَجُلُهُ الَّذِي يَمِشِي بِهَا زَادَ فِي غَيْرِهِ وَآيَةُ  
 الْبَخَارِيِّ وَفَوَادَةُ الَّذِي يَعْقِلُ بِهِ وَلِسَانُهُ  
 الَّذِي يَتَكَلَّمُ بِهِ فَمَنْ ارَادَ الْعَمَلَ عَلَى ذَلِكَ  
 فَعَلِيهِ بِالذِّكْرِ بِالْعَدْوِ وَالْإِصَالِ وَإِنْ لَيْكَ  
 مِنَ الْغَافِلِينَ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ عِنْدَ تَقْلِبَاتِهِ  
 فِي الْإِسْتِغْفَالِ وَافْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 فَإِنْ كَانَ مُتَجَرِّدًا عَنْ الْأَسْبَابِ  
 فَلْيَنْقُطْ بِالذِّكْرِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ  
 الْأَسْبَابِ فَلْيَجْعَلْ مِنْهُ وَرْدًا لِحَسْبِ الْفَرَاغِ  
 وَمِنْ الْوَسْطِ أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 الْفَاعِلُ كُلِّ مِنَ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ  
 وَالتَّحْجِيدِ وَعِنْدَ الْعِنْدِ يَأْخُذُ بِالْمِيسَرِ  
 وَالْإِسْتِغْفَارِ مِائَةً بَعْدَ كُلِّ مِنْ الْأَوْقَاتِ  
 الثَّلَاثَةِ وَيَعْمَلُ بِمَضْمُونِ حَدِيثِ  
 اسْتَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كُلِّ يَوْمٍ  
 سَبْعًا وَعَشْرِينَ كَانَ مِنَ الَّذِينَ يَسْتَجَابُ  
 لَهُمْ وَيَرْزُقُ بِهِمْ أَهْلُ الْأَرْضِ  
 وَيَكُونُ ذَلِكَ بَعْدَ الصُّبْحِ وَيَعْمَلُ

کہ اسکا نتیجہ محبت الہی ہے نتیجہ دینے والے اس  
 شے کا جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا  
 قدسی میں یعنی نہیں نزدیک کی طرف میری بندہ میرے  
 نے ساتھ کسی چیز کے جو محبوب تر ہو طرف میرے فرائض میرے  
 اور ہمیشہ میرا بندہ میرا قرب چاہتا ہے ساتھ نوافل  
 کے یہاں تک کہ میرا محبوب ہو جاتا ہے تو میں ہوتا  
 ہوں اُسکے کان جنسے وہ سنتا ہے اور اُسکی آنکھیں  
 جنسے وہ دیکھتا ہے اور اُسکے ہاتھ جنسے وہ پکڑتا ہے اور  
 اُسکے پاؤں جنسے وہ چلتا ہے اور بخاری کی اس  
 روایت کے سوا اوروں نے یہ بھی زیادہ روایت  
 کیا ہے کہ اور اُسکا دل جس سے وہ سمجھتا ہے اور اُسکی  
 زبان جس سے وہ کلام کرتا ہے اتنی۔ تو جو شخص اُس پر  
 عمل کرنا چاہے وہ صبح و شام ذکر کیا کرے اور غافل  
 میں سے نہ بنے اپنے کاروبار کے شغل میں اور افضل  
 الذکر لا الہ الا اللہ ہی پس اگر مجرور ہی کسی طرح کا کچھ  
 نہیں رکھتا تو پس وہ ذکر ہی کیا کرے اور جو دنیا کے  
 کاروبار میں گھرا ہوا ہے تو اپنی فراغت کے موافق  
 ورد وظیفہ مقرر کرے اور اوسط کا درجہ ہو کہ لا الہ  
 الا اللہ ایک ہزار بار بعد ہر صبح اور عشا اور تہجد کی  
 نماز کے بعد ورد کرے اور عذر کے وقت جس قدر  
 آسان ہو اور ایک سو مرتبہ استغفار اور نہیں مینوں  
 نمازوں کے بعد اور پس حدیث شریف پر عمل کرے  
 کہ فرمایا آنحضرت نے جو شخص استغفار چاہے اُسے  
 مومنوں اور مومنات کے ہر روز تائیس دفعہ وہ ہو  
 انہیں سے جگہ دعا قبول ہوتی ہے اور جگہ سے ہل

ذکر وظائف خاندان قادریہ

نہیں روزی پاس ہے اور یہ بعد صبح کی نماز کے ہوتا



بمضمون حديث من استغفر الله  
 في كل صلاة ثلاث مرات فقال استغفر  
 الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه  
 غفرت له ذنوبه وان كان قد فر من الدنيا  
 فيقول بعد الصبح كل يوم لا اله الا الله  
 وحده لا شريك له له الملك وله الحمد  
 يحيي ويميت بيده الخبز وهو على كل شيء  
 قدير عشر مرات وان تيسر بعد كل صلاة  
 فريضة فهو ولي يقول بعد كل صلاة  
 والعصر اللهم صل على سيدنا محمد و  
 على آله واصحابه عدا خلقت بك واماك  
 عشر ويقول بعد العاشرة وعلى جميع  
 الانبياء والمرسلين وعلى الامم وصحبتهم  
 والتابعين وعلى اهل طاعتك اجمعين  
 من اهل السموات واهل الارضين علينا  
 معهم برحمتك يا ارحم الراحمين عدا  
 خلقت ورضا نفسك وزنة عرشك و  
 ملاء كلماتك كل اذكر والذكر  
 وعقل عن ذكرك الغافلون وان جعل  
 بعد كل فريضة عشر فهو اذكى ويقدر  
 الا خلاص بعد كل فريضة عشر  
 بعد ركعتي الضحى يسورتيها والشمس  
 وضعتها والضحى يقول سبحان الله  
 والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر  
 ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم



عد و خلق اللہ ربہ و ام اللہ عشر وین  
و تبارک کل صباح و مساء و نزل فی  
المساء بعد المغرب سورۃ الم السجدۃ و  
ان ضاق الوقت عن تسبیح اللیل فالتم  
السجدۃ و تبارک و یصلی ست رکعات  
من الاوابین بعد المغرب و یقول بعد  
رکعتی المغرب مرحبا بملائکۃ اللیل مرحبا  
بالمملکین الکریمین الکاتبین الکتبا فی  
اشھال ان لا اله الا الله وحده لا شریک  
له و اشھال ان محمدا عبدا و رسوله و اشھد  
ان الجنة حق و النار حق و الموت حق و  
القبر حق و السؤال حق و الحشر حق و الحساب حق و  
الشفاعة حق و الصراط حق و المیزان حق و  
الشھدان الساعۃ ائیمۃ لا ریب فیہا و ان لشر  
یبعث من فی القبور اللهم انی اودعک ہذا  
الشہادۃ لیوم حاجتی الیہا اللهم احطط بہا  
وزری و اغفر بہا ذنبی و ثقل بہا میزانی  
و اوجب لی بہا امانی و تحب وزبہا عنی  
برحمتک یا ارحم الراحمین اور بعد دو  
رکعت مغرب کے نیت کرے دو رکعتوں  
حفظ الایمان کی اوابین کے ساتھ اور بعد سلام  
کے یہ کہے — اللهم سد فی بالایمان  
و احفظہ علی فی حیاتی و عند وفاتی  
و بعد ماتی۔ اس کی وصیت کی ہے شیخ  
محمی الدین قدس اللہ سرہ نے فتوحات  
مکیہ باب الوصایا میں یوں مندرمایا ہے

عد و خلق اللہ ربہ و ام اللہ عشر وین  
و تبارک کل صباح و مساء و نزل فی  
المساء بعد المغرب سورۃ الم السجدۃ و  
ان ضاق الوقت عن تسبیح اللیل فالتم  
السجدۃ و تبارک و یصلی ست رکعات  
من الاوابین بعد المغرب و یقول بعد  
رکعتی المغرب مرحبا بملائکۃ اللیل مرحبا  
بالمملکین الکریمین الکاتبین الکتبا فی  
اشھال ان لا اله الا الله وحده لا شریک  
له و اشھال ان محمدا عبدا و رسوله و اشھد  
ان الجنة حق و النار حق و الموت حق و  
القبر حق و السؤال حق و الحشر حق و الحساب حق و  
الشفاعة حق و الصراط حق و المیزان حق و  
الشھدان الساعۃ ائیمۃ لا ریب فیہا و ان لشر  
یبعث من فی القبور اللهم انی اودعک ہذا  
الشہادۃ لیوم حاجتی الیہا اللهم احطط بہا  
وزری و اغفر بہا ذنبی و ثقل بہا میزانی  
و اوجب لی بہا امانی و تحب وزبہا عنی  
برحمتک یا ارحم الراحمین اور بعد دو  
رکعت مغرب کے نیت کرے دو رکعتوں  
حفظ الایمان کی اوابین کے ساتھ اور بعد سلام  
کے یہ کہے — اللهم سد فی بالایمان  
و احفظہ علی فی حیاتی و عند وفاتی  
و بعد ماتی۔ اس کی وصیت کی ہے شیخ  
محمی الدین قدس اللہ سرہ نے فتوحات  
مکیہ باب الوصایا میں یوں مندرمایا ہے



بقراءتی کل رکعة فیہا الاخلاص ستا  
والمعوذتین ہرۃ ہرۃ رکعتین بعدہما بنية  
الاولیین مع الاستخارة ای المطلقۃ الی  
یعملہا اہل اللہ کل یوم لأعمال اللیل و  
والنہار قال الشیخ محی الدین قدس سرہ جربنا  
ذلک فوجدنا فیہ کل خیر و دعاء  
الاستخارة ہو ما سبق و یقول بعد  
کل فریضة استغفر اللہ العظیم الذی  
لا الہ الا هو الحی القیوم و اتوب الیہ  
اللہم انت السلام و منک السلام و الیک  
یرجع السلام حینا ربنا بالسلام و  
ادخلنا دار السلام تبارکت ربنا و  
تعالیت یا ذا الجلال والاکرام ثم یقرأ  
الفاتحة الی آخرہا ثم والہکمالہ واحد  
لا الہ الا هو الرحمن الرحیم ثم یقول  
اللہم انی اقدم الیک بین یدی ذلک  
کلہ لا الہ الا هو الحی القیوم الی قولہ  
العلی العظیم ثم امن الرسول الی آخر السورۃ  
ثم شہد اللہ انہ لا الہ الا هو الی قولہ  
ان الدین عند اللہ الاسلام فیقول  
بعدہ و انا شہد بما شہد اللہ  
بہ واستودع اللہ ہذہ الشہادۃ وھی  
لی عند اللہ و دیعۃ ثم یقول قل اللهم  
مالک الملك الی قولہ بغير حساب ثم  
یقول اللهم یا رحمن الدنیا والاخرۃ

کہ پڑھے اس کی ہر رکعت میں سورہ اخلاص  
پچھ پچھ مرتبہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل  
اعوذ برب الناس ایک ایک دفعہ اس کے  
بعد دو رکعتیں اوامین کی نیت سے ساتھ  
استخارہ کے یعنی مطلق جو اولیاء اللہ پڑھا  
کرتے ہیں ہر روز اعمال شب و روز کے واسطے  
شیخ محی الدین قدس سرہ فرماتے ہیں ہم نے  
تجربہ کیا ہے تو اس میں کسرا سر بہتری پائی ہے اور  
دعا استخارہ کی وہی ہے جو پہلے گزری اور  
فرضوں کے بعد کہ استغفر اللہ العظیم الذی  
لا الہ الا هو الحی القیوم و اتوب الیہ اللہم انت  
السلام و منک السلام و الیک یرجع السلام  
حینا ربنا بالسلام و ادخلنا دار السلام تبارکت ربنا  
و تعالیت یا ذا الجلال والاکرام پھر الحمد کی  
سورت پھر الحمد الہ واحد لا الہ الا هو الرحمن  
الرحیم پھر کہ اللہم انی اقدم الیک بین یدی  
ذلک کلہ لا الہ الا هو الحی القیوم  
و هو العلی العظیم تک پھر امن  
للسول آخر سورہ تک پھر شہد اللہ انہ  
لا الہ الا هو عند اللہ الاسلام تک پھر کہ و انا  
اشہد بما شہد اللہ بہ استودع اللہ ہذہ الشہادۃ  
وھی لی عند اللہ و دیعۃ پھر کہ قل  
اللہم مالک الملك سے بغیر حساب تک  
پھر کہ اللهم یا رحمن الدنیا  
والاخرۃ



در حیمہا رحمانی انت ترحمفی فارحمفی برحمۃ  
 من عندک تعیننی بها عن برحمۃ من سواک  
 ثم الاخلاص والمعوذتین ثم لیقول سبحان  
 الله ثلاثاً وثلاثین مرة والحمد لله ثلاثاً  
 وثلاثین مرة والله اکبر اربعاً وثلاثین  
 مرة ثم لا اله الا الله وحده لا شریک  
 له له المملکات ولنا الحمد یحیی ویمیت بید  
 الخیر وهو علی کل شیء قدیر اللهم  
 لا مانع لما اعطیت ولا معطى لما منعت  
 ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجود  
 منک الجود ولا حول ولا قوة الا  
 بالله العلی العظیم ان الله وکل من یتکلم  
 الا ینہ ثم یصلی علی النبی صلی الله علیہ  
 ووالہ وسلم ثم بدعو بما احب ثم  
 ینحتم سبحان ربک رب العزۃ علما  
 یصفون الا ینہ ثم لا اله الا الله  
 عشر مرآت هذا بعد کل فریقۃ  
 ویقول کل یوم بعد الصبح یا الله  
 یا واحد یا احد یا جواد التقنی منک  
 بنصحة خیر انت علی کل ما تشاء  
 قدیر احد عشر مرة ویکون ابتداء  
 من یوم الحنیس بعد قرات الفاتحة لغوث  
 الثقلین قدس سرہ ومشایخ السلسلہ  
 السابقین واللاحقین کما شرطہ المشایخ ویقول  
 یا خیر کل یوم بعد الصبح احد عشر مرة ویکون ابتداء  
 من یوم الحنیس بعد قرات الفاتحة لغوث

در حیمہا رحمانی انت ترحمفی فارحمفی  
 برحمۃ من عندک تعیننی بها عن برحمۃ  
 من سواک ہر سورہ اخلاص اور قل  
 اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس  
 پھر کہے سبحان اللہ تینتیس دفعہ اور الحمد  
 للہ تینتیس دفعہ اور آمین اکبر چونتیس دفعہ  
 لا اله الا الله وحده لا شریک له  
 له المملکات وله الحمد یحیی ویمیت بید  
 الخیر وهو علی کل شیء قدیر۔ اللهم لا  
 مانع لما اعطیت ولا معطى لما منعت  
 ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجود منک  
 الجود ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم  
 ان الله وکل من یتکلم علی اللہ فی الخیر  
 آخر آیتہ تک پیر درود پڑھتے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 ووالہ وسلم پڑھنا مانگے جو چاہے پھر کہے سبحان ربک  
 رب العزۃ علما یصفون : آخر آیتہ تک پیر  
 لا اله الا الله وکل مرتبہ یہ بعد ہر فرض نماز کے  
 اور ہر روز بعد صبح کی نماز کے کہے یا الله یا احد  
 یا واحد یا جواد التقنی منک خیر انت علی کل  
 ما تشاء قدیر : گیارہ دفعہ اور  
 اسکو شروع کر دینا چاہیے اسطور کہ پہلے حضرت  
 غوث الثقلین قدس سرہ اور سب مشایخ سلسلہ  
 پہلے پہلے کی قاعدہ ہے جسے اس کا شرط کیا ہے  
 شایخ نے اور کہے یا عزیز ہر روز بعد صبح  
 کے اکتالیس مرتبہ اور یا الله الا الله الراقی



خمسة عشر مرة ويا قيوم فلا يفوت  
 شيء من علمه ولا يؤده وعشرين مرة و  
 ان وسع الوقت قال سبحان سبحان  
 سبحان الله العظيم مائة مرة ويا قيوم ثلثة ايام  
 من كل شهر ومن ذاك ذيادة الله فان شجده  
 من نفسه قوة فليصم من شوال ستا ومن  
 ذي الحجة التسع الاول وشيخنا  
 الامام كان يامر اصحابه باحياء  
 هذه الليالي لعشر بقية القران كل  
 ليلة عشرة اجزاء بالمدارسة حتى  
 كل ثلاث ليال ختمه وليلة العيد  
 ختمه كاملة بالتقسيم هذا ومن  
 الايام الفاضلة يوم عاشوراء ويوم  
 النصف من شعبان وورد في الفضائل  
 رجب احاديث باسناد ضعيفة لا يابس  
 بالعمل بها فان وجد من نفسه قوة فليعمل  
 بها رجاء فضل الله تعالى فمنها  
 صوم اول رجب كفارة ثلاث سنين  
 والثاني كفارة سنين والثالث كفارة  
 سنة ثم كل يوم شهر ومنها في  
 رجب يوم وليلة من صام ذلك  
 اليوم وقام تلك الليلة كان كصيام  
 الدهر مائة سنة

• • • • •  
 • • • • •

پندرہ دفعہ اور یا قیوم فلا یفوت شیء  
 من علمه ولا یؤده ستائیس مرتبہ وقت  
 میں گنجائش ہو تو کہے سبحان اللہ و بحمدہ  
 سبحان اللہ العظیم سو مرتبہ اور ہر مہینے  
 میں تین روزہ رکھے اور جو زیادہ رکھے اللہ  
 زیادہ کرے اور جو اپنے نفس میں قوت  
 پائے تو رکھے چھ روزہ عید کے اور بقیہ عید کے  
 نو روزے اول تاریخ سے نوین تک اور ہمارے  
 شیخ امام ابو اصحاب کو امر کرتے تھے کہ ان میں  
 راتوں کو بیدار رہے اور قرآن شریف پڑھے  
 ہر رات کو دس سواریے تو تین رات میں ختم  
 کرے اور دسویں رات کو ایک ختم پورا کرے اس  
 تقسیم سے اور ایام فاضلہ سے عاشوراء ہے اور  
 پندرہویں رات شعبان کی اور رجب کے فضائل  
 وارد ہیں حدیث ضعیف اسناد سے کہ اوپر  
 عمل کرنا مضائقہ نہیں اگر آدمی اپنے میں قوت  
 دیکھو اون پر عمل کرے اللہ کے فضل کی امید  
 اون میں سے ایک روزہ پہلے رجب کا ہے جس کا  
 ثواب تین برس کا کفارہ ہے اور دوسرے کا  
 روزہ دو برس کا کفارہ ہے اور تیسرا روزہ  
 ایک برس کا کفارہ ہے بعد اسکے پھر ہر روزہ  
 ایک ایک مہینے کا کفارہ ہے اور ایک اون میں سے  
 ہے کہ ماہ رجب میں ایک روز اور ایک شب ایسی  
 ہے کہ جو اس دن روزہ رکھے اور اس شب  
 کو عبادت کرے تو ایسا ہے جیسے برابر سو



فہرثلاث بقین من رجب  
ومنها صیام سبعة ایام غلقت  
عنه سبعة ابواب جہنم ومن  
صیام ثمانية ایام فتحت له ثمانية  
ابواب الجنة ومن وجد قوة  
مرفیة فقد ورد افضل الصیام  
صوم اخی داود کان یصوم  
یوما ویفطر یوما ولا یضر اذ  
لا فی ذلک الترمذی غیرہ عن  
ابن عمر الشیخ سعید الکونانی قال  
الشیخ حسن العجمی المکی وعندہ  
الاستطاعة یزید علی ما ذکر  
فتراة سورة الاخلاص الف  
مراة والصلاة علی النبی صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم الف مرة  
ویقول فی کل یوم الف مرآة  
لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ  
لہ المملک ولہ الحمد وهو علی کل شیء  
قدیر وان یقول فی صبح کل یوم الف مرآة  
سبحان اللہ وبحمده انتہی۔ اناظر نقیہ  
نقشبندیہ را شعبہ باریست در دیار ہندو  
از دو جہت شائع شدہ است کے جہت  
خواجہ محمد باقی و دیگر جہت امیر ابو العلی و دیگر  
ماوراء النہر میں مخدوم اعظم مولانا خواجگی کے  
شائع است و اشہر شعبان بحسب سائل تصوف

برس روزے رکھے پس وہ واسطے تیسرے  
کے ہے اور چھٹے انین سے یہ ہے کہ جو سات  
روزے رکھے اوپر سات دروازہ دوزخ  
کے بند ہوتے ہیں اور جو آٹھ روزہ رکھے  
آٹھوں دروازہ جنت کے اوکے واسطے  
کھل جائیں گے اور جو اپنے نفس میں قوت  
پائے تو حدیث شریف میں آیا ہے افضل  
روزہ میرے بھائی داؤد پیغمبر کا ہے کہ  
وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک  
روز افطار کرتے تھے اسکو روایت کیا ہے  
ترمذی وغیرہ نے واسطے شیخ سعید کو کنی  
کے اور کہا شیخ حسن عجمی مکی نے اور مقدور ہو  
تو زیادہ کرے اسپرورہ اخلاص ایک ہزار  
مرتبہ پڑھے اور ہزار بار درود پڑھے اور  
ہر روز ہزار بار پڑھے لا الہ الا اللہ  
وحدہ لا شریک لہ لہ المملک ولہ الحمد  
وہو علی کل شیء قلید اور ہر روز صبح کو  
پڑھے ایک ہزار بار سبحان اللہ بحمدہ انتہی  
لیکن طہر نقشبندیہ کے بہت شعبہ ہیں  
ملک ہندوستان میں دو جہت سے شائع  
ہیں ایک تو خواجہ محمد باقی کی جہت سے  
اور دوسرا میر ابو العلی کی جہت سے اور ملک  
ماوراء النہر میں مخدوم اعظم مولانا خواجگی کے  
جہت سے مشہور ہے اور ان سب میں بہت  
مشہور بموجب تصوف کے رسالوں کے

وہو علی کل شیء قلید اور ہر روز صبح کو پڑھے ایک ہزار بار سبحان اللہ بحمدہ انتہی



و بیان اشغال قوم شعبہ جامیہ ست و باز  
 حجت خواجہ محمد باقی را شعبہ بسیار است  
 اشہر آنها دو شعبہ ست شعبہ شیخ محمد مصوم  
 و شعبہ شیخ آدم بنوری و ہر یکے ازین اشغال  
 وار و غیر اشغال این طریقہ و این فقیر را ہر  
 یکے ازین شعبہا ارتباط صحیح واقع شدہ است  
 پس ارتباط این فقیر از حجت بیعت و صحبت  
 و تلقین اشغال و اجازت و خرقہ با والد  
 خود ہست شیخ عبد الرحیم قدس سرہ  
 و حضرت ایشان را با چار کس از مشائخ  
 این طریق ارتباط واقع ہست نخست بایہ عبد  
 دوم بامیر ابوالقاسم اکبر آبادی سیوم با خواجہ خور  
 ولد خواجہ محمد باقی چہارم بامیر نور علی خلف میر ابو العلی  
 فالسید و عبد اللہ عن الشیخ احمد بنوری  
 عن الشیخ احمد السہندی عن خواجہ محمد  
 باقی و خواجہ خور و عن الشیخ احمد السہندی  
 و عن خواجہ حسام الدین و شیخ الحداد  
 کلہم عن خواجہ محمد باقی بالسند المذکور  
 فی سلسلۃ الصیحة و میر ابوالقاسم اکبر  
 آبادی الملقب بخلیفہ عن ملا ولہ محمد  
 اکبر آبادی عن الامیر ابو العلی عن عمہ الامیر  
 عبد اللہ عن خالہ خواجہ عبد الحی عن خواجہ  
 محی عن امیہ خواجہ عبد اللہ الاحرار و از میر نور علی  
 خرقہ ایشان رسیدن اللہ الامیر ابو العلی اکبر آبادی این  
 اشغال طریقہ احمدیہ را از ملا محمد ولیل لکھانی بہ

اور اشغال قوم کے بیان کے شعبہ جامیہ اوپر  
 خواجہ محمد باقی کی حجت بہت شعبے میں اور تین  
 دو شعبہ بہت مشہور ہیں ایک شعبہ شیخ محمد مصوم  
 کا اور ایک شعبہ شیخ آدم بنوری کا اور ان دونوں  
 سے شغل ہیں سو اشغال طریقہ کے اور اس فقیر کو  
 ان سب شعبوں سے ارتباط صحیح واقع ہے پس ارتباط  
 اس فقیر کو حجت صحبت و بیعت و تلقین اشغال و  
 اجازت و خرقہ سے اپنے والد شیخ عبد الرحیم  
 قدس سرہ سے ہے اور انکو چار مشائخ سے اس  
 طریقہ سے ارتباط واقع ہے پہلے سید عبد اللہ سے  
 دوم امیر ابوالقاسم اکبر آبادی سے سیوم با خواجہ خور  
 خواجہ محمد باقی سے چوتھے امیر نور علی خلف امیر  
 ابو العلی سے تو سید عبد اللہ کو شیخ آدم بنوری  
 سے انکو شیخ احمد سہندی سے انکو خواجہ  
 محمد باقی سے اور خواجہ خور کو شیخ احمد سہندی  
 سے اور خواجہ حسام الدین سے اور شیخ  
 الحداد اور ان سب کو خواجہ محمد باقی سے  
 اسی سند سے جو مذکور ہو چکی ہے سلسلہ صحبت  
 میں اور میر ابوالقاسم اکبر آبادی الملقب بخلیفہ  
 ملا ولی محمد اکبر آبادی سے انکو امیر ابو العلی سے  
 انکو اپنے چچا امیر عبد اللہ سے انکو اپنے  
 مامون خواجہ عبد الحی سے انکو خواجہ محی سے  
 اور انکو اپنے والد خواجہ عبد اللہ الاحرار سے اور  
 امیر نور علی سے انکو خرقہ پہنچا انکو والد امیر  
 اکبر آبادی سے اور اس فقیر نے اشغال طریقہ احمدیہ کو ملا محمد ولیل لکھانی سے



افذکرده عن شیخ میر موسیٰ بٹھی کوئی عن  
 الشیخ محمد معصوم عن ابیہ الشیخ احمد  
 السہرندی و ابن فقیہ خرقہ نقشبندیہ  
 از شیخ ابوطاہر مدنی رسیدہ و ایشان بر ازا  
 سے کس والد بزرگوار ایشان شیخ  
 ابراہیم کردی و شیخ احمد تھلی و شیخ  
 عبد اللہ بصری کی و شیخ ابراہیم را ارتباط  
 با شیخ احمد قشاشی است از جهت تلقین و خرقہ  
 عن ابی المواہب احمد الشناوی عن الشیخ  
 محمد بن محمد بن عبد الرحمن التہنسی عن  
 مولانا محمد امین ابن اخت ملا جامی عن  
 مولانا غیاث الدین احمد عن مولانا علاؤ الدین  
 محمد عن مولانا عبد الرحمن الجامی عن مولانا  
 سعد الدین الکاشغری عن مولانا نظام الدین  
 خاموش عن خواجہ علاؤ الدین العطار  
 عن خواجہ بھاد الدین نقشبند بدو شیخ احمد  
 تھلی اشغال ابن طریقہ اذکر وہ از سید سیر کمال البلیخی  
 عن ملا محمد عرب البلیخی عن ملا اکہ الشیرازی  
 عن ملا حوزد عمریزان عن محمد اوس  
 الاعظم ملا خواجگی عن مولانا محمد  
 قاضی عن خواجہ عبید اللہ الاحرار  
 و الشیخ عبد اللہ البصری لیس  
 الخرقہ عن بد الشیخ عبد اللہ  
 باقشیر المکی عن الشیخ تاجر الدین  
 السنہلی نزل مکہ عن خواجہ محمد

حاصل کیا انہوں نے اپنے شیخ میر موسیٰ بٹھی کوئی  
 سے انہوں نے شیخ محمد معصوم سے انہوں نے اپنے  
 والد شیخ احمد سہرندی سے اور اس فقیہ کو خرقہ نقشبندیہ  
 شیخ ابوطاہر مدنی سے اور انکو تین مشائخوں سے  
 اپنے والد بزرگوار شیخ ابراہیم کردی اور  
 شیخ احمد تھلی سے اور شیخ عبد اللہ بصری کی  
 سے اور شیخ ابراہیم کو ارتباط سے شیخ احمد  
 قشاشی سے جهت سے تلقین و خرقہ کے ابو  
 المواہب شیخ احمد شناوی سے انکو شیخ محمد  
 بن محمد بن عبد الرحمن تہنسی سے انکو مولانا  
 محمد امین ملا جامی کے بہائے سے انکو مولانا شیخ  
 غیاث الدین احمد سے انکو مولانا علاؤ الدین  
 محمد سے انکو مولانا عبد الرحمن جامی سے  
 اون کو مولانا سعد الدین کاشغری سے انکو  
 مولانا نظام الدین خاموش سے انکو خواجہ  
 علاؤ الدین عطار سے انکو خواجہ بھاد الدین  
 نقشبند سے اور شیخ احمد تھلی نے اشغال اس  
 طریق کے حاصل کئے سید سیر کمال بلخی سے  
 انہوں نے ملا اکہ شیرازی سے انہوں نے ملا  
 حوزد عزیزان سے انہوں نے محمد وحمی الاعظم  
 ملا خواجگی سے انہوں نے مولانا محمد قاضی  
 سے انہوں نے خواجہ عبید اللہ احرار سے  
 اور شیخ عبد اللہ بصری نے خرقہ پہنا ہاتھ  
 سے شیخ عبد اللہ باقشیر مکی کے انکو پہنایا  
 تاج الدین سنہلی نزل مکہ نے اون کو خواجہ



خواجہ محمد باقی بسند مذکور سے پھر خواجہ  
نقشبند اخذ عن روح خواجہ عبداللہ الخانی  
العجل والرف عن خواجہ محمد بابا السماسی  
عن خلیفۃ الامیر سید کلل و خواجہ  
محمد بابا السماسی عن خواجہ عزیزان بمثل  
ما ذکرنا فی السلسلۃ الصحبۃ الا ان  
ہم ہما نکتہ آخری ندیہ علیہما فالشیخ  
ابو علی الفارسی اخذ ایضا عن خواجہ  
ابن الحسن الخرقانی عن الشیخ ابی بن یلی  
البسطامی من طریق الباطن لا طریق  
الظاہر فان وفات الشیخ ابی بن یلی  
قبل ولادۃ خواجہ ابی الحسن بحدت  
مدیدۃ والشیخ ابی بن یلی عن سیدنا  
الامام جعفر الصادق مد ظہرین  
الباطن لا الظاہر لان ولادۃ الشیخ  
ابی بن یلی بعد وفات الامام جعفر  
الصادق بحدت مدیدۃ والامام جعفر  
الصادق اخذ من جہتین الاولی حجتہ  
ابا عبد اللہ رضی اللہ عنہم وقد ذکرناہ والثانی  
انہ اخذ الطریقۃ عن ابی القاسم  
بن محمد بن ابی بکر الصدیق والقاسم  
اخذہا عن سلمان الفارسی عن سیدنا  
ابی بکر الصدیق عن النبی صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم قلت واخذ القاسم  
عن سلمان لا یکن ان یکون الا

محمد باقی نے اسی سند مذکور سے پھر خواجہ  
نقشبند نے حاصل کی خواجہ عبداللہ الخانی  
کی روح سے اور خواجہ محمد بابا سماسی اور خلیفہ  
امیر سید کلل سے اور خواجہ محمد بابا سماسی  
نے خواجہ عزیزان سے جیسا ہم نے سلسلہ  
میں ذکر کیا ہے۔ مگر یہاں ایک ورغبت ہے  
اوس سے آگاہ ہو پس شیخ ابو علی فارسی  
نے بھی حاصل کیا ہے خواجہ ابو الحسن خرقانی  
سے اور انہوں نے شیخ ابویزید بظامی سے  
باطن کے طور پر ظاہر کے طور پر نہیں کیونکہ لاوت  
شیخ ابویزید کی خواجہ ابو الحسن کی ولادت  
سے بہت مدت پہلے ہوئی ہے اور شیخ  
ابویزید نے سیدنا امام جعفر صادق سے  
باطن کے طریق سے ظاہر کی طریق کو نہیں  
اس واسطے کہ ولادت شیخ ابویزید کے بہت  
مدت کے بعد ہوئی ہے وفات امام جعفر  
صادق سے اور امام جعفر صادق نے  
حاصل کیا دو طریق سے ایک تو اپنے آبا  
رعنی اللہ عنہم کے طریق سے اور وہ ہم ذکر  
کر چکے ہیں اور دوسرے اپنے نانا قاسم  
بن محمد بن ابوبکر صدیق سے اور قاسم نے  
حاصل کیا سلمان فارسی سے اور انہوں نے  
سیدنا ابوبکر صدیق سے اور انہوں نے نبی صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میں کہتا ہوں قاسم  
کا سلمان سے حاصل کرنا ممکن نہیں مگر باطن کے



من جملة الباطن يظهر لك من تتبع اسماء  
الرجال والله اعلم والحسن البصري بنسب  
السيدنا علي رضي الله تعالى عنهم عند  
اهل السلوك قاطبة وان كان اهل  
الحديث لا يثبتون ذلك وقد  
انتصر الشيخ احمد القشاشي لاهل  
السلوك الكلام واثباته في  
الكتاب العقل الفريد في سلاسل اهل  
التوحيد والله اعلم - بايد دانست كه  
كه گلياني بفتح كاف فارسيه و تشديد  
نسبت به قبيله ازافا غنه كه ميان و ايشاور  
سكونت دارند و با قوم يوسف زلي بنو عام  
مي شوند يعني كوث بتائين هنديتين قرنيه  
من مصافات جلال آباد و جلال آباد  
بين كابل و پشاور يعني بفتح موحده النون  
و مملكت به بنينا بالقصر ملده بصعيد مصر  
الاولى — ملاكه بفتح الالف و  
تشديد الكاف العربيه و هاء فارسيه  
ابن بين تخلص كند - و او را ديوانه  
است مشهور — چيرغان بجهيم فارسيه  
مضمومه و با موحده مضمومه و را مملكت  
و غنيم مجملده است بر دو مرحله از بلخ -  
شيرغان لغز است و معني چيرغان  
بلفظ تركي چيريكه كه بعد ديگر در طول اند  
قطار بوده باشد عزيزان لفظ تعظيم مشتمل

بجست ييات ظاهري هوني ہے اسماء الرجال  
كه تتبع سے واللہ اعلم۔ اور حسن بصری بنسبت  
کی گئی ہے سيدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
سے اہل سلوک کے نزدیک یقیناً اگرچہ  
اہل حدیث اسے ثابت نہیں کرتے اور  
تحقیق بہت تائید کی ہے شیخ احمد قشاشی  
نے اہل سلوک کے کلام وافی و شافی سے  
اپنی کتاب عقد الفريد في سلاسل اهل التوحيد  
میں واللہ اعلم جاننا چاہیے کہ گلیانی بفتح  
کاف فارسیہ قول و تشديد دوم یا نسبت  
کی ہے قبیلہ افغانوں میں سے ہے جو پشاور  
کے دوابہ میں رہتے ہیں اور قوم یوسف زلی  
کے چچا زادوں میں ہیں یعنی کوث دونوں تائید  
ہند یہ ایک گانوں ہے توابع جلال آباد  
اور جلال آباد ایک شہر ہے درمیان کابل  
اور پشاور کے بھٹی بفتح موحده والنون اور  
سین مملہ بالقصر اور یا نسبت کی ایک شہر ہے بصعيد  
ادنیٰ بین ملاکہ بفتح الف و تشديد کاف عربی  
و ہاء فارسی ابن بین تخلص کرتے ہیں و راو کا  
دیوان مشہور ہے چیرغان بجهيم فارسی مضمومہ  
اور با موحده اور را مملہ ساکن و غنیم مجملہ  
ایک شہر ہے بلخ سے دو منزل شیرغان کی  
تعریف ہے اور چیرغان لفظ ترکی میں او سے  
کہتے ہیں جو چیز ایک بعد ایک کے ہو طول  
میں مانند قطار کی عزیزان لفظ تعظیم ہے جیسے



و میراں و سیدی و غیر اُن و باقی شر با بلفظ مین  
حرف نسبت است کہ اول کلمہ می آید مانند  
یا نسبت کہ در آخر کلمہ می آید سپہل ببائے  
ہندیہ کہ اشام ہا و ارد و بلدہ است و راہ  
نہر جہنا و گنگا نزدیک جبال شرقی دار الخلافہ  
کاتب حروف گوید کہ حضرت والد قدس سرہ  
می فرمودند کہ چون حضرت خلیفہ الباقی قائم  
مرا اجازت دادند فرمودند کہ در طریقہ امثال  
نمی باشد و وصایا نمی نویسند عمدہ در طریق  
کتاب فقرات ست آنرا از مشایخ خود عنعن  
اخذ کردہ ایم و مشایخ ما بحفظ و عمل بآن ویت  
سیکروند شما آنرا از نسخہ من بنویسید پس  
حضرت ایشان آنرا کتب نسخہ کردند و اجازت  
حضرت ایشان این فقیر را شامل شد کتاب  
فقرات را و بعضی موانع اشکال در ان  
کتاب از حضرت ایشان استفسار نمودم  
و اشغال آنرا از حضرت ایشان بوجہ نیک  
تلقی نمودم و الحمد للہ کاتب حروف گوید کہ شیخ  
تاج الدین سپہلی خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی  
در باب اشغال نقشبندیہ سالہ دارند مختصر الدبر گوید  
آنرا بغایت می پسندند و آنرا بخط خود از نزدیک  
بعضی اصحاب شیخ تاج الدین آنسخہ کردہ بودند  
و طالبان را بہمان اسلوب ارشاد می فرمودند این  
فقیر آنرا پیش حضرت ایشان بجا آورد و رائیہ  
خواندہ است

میراں و سیدی و غیرہ کے باقی شر با بلفظ  
مین میں حرف نسبت کا ہے کہ کلمہ کے اول آتا ہے  
جیسے یا نسبت کی آخر میں آتی ہے سپہل با  
ہندیہ کہ امثال ایک شہر ہے گنگا جہنا کے  
اوسط طرف قریب جبال شرقی دار الخلافہ کے  
کاتب حروف کہتا ہے کہ جب حضرت خلیفہ  
ابوالقاسم نے مجھے اجازت دی فرمایا کہ  
ہمارے طریقہ میں فرمان نہیں ہوتا اور  
وصیتیں نہیں لکھتے ہمارے طریقہ میں  
عمدہ کتاب فقرات ہے وہ مجھے ہی مشائخ  
سے بطریق عنعن کے حاصل کی ہے اور ہمارے  
مشائخ اوسکے حفظ اور عمل کرنے پر وصیت  
کرتے آئے ہیں تم وہ میری کتاب سے نقل کر لو  
پس حضرت والد نے وہ نقل کر لی اور اون کی  
اجازت اس فقیر کو ہوئی اور اوسمیں بعض مقام  
مشکل اس فقیر نے اونسے دریافت کئے اور  
اوسکے اشغال بہت اچھی طرح سیکھ لئے و الحمد للہ  
کاتب حروف کہتا ہے کہ شیخ تاج الدین سپہلی  
خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی کا ایک سالہ ہے  
مختصر اشغال نقشبندیہ میں والد بزرگوار  
اوسکو بہت پسند فرماتے تھے اور اوسے شیخ  
تاج الدین کے بعض اصحاب سے لیکر لینے  
ہاتھ سے نقل کیا تھا اور اوسے بطور طالبوں کو  
ارشاد فرماتے تھے اس فقیر نے وہ رسالہ  
اون سے بجا و درایت پڑھا ہے۔



خو اسٹم کہ آزا بعینہ نقل کنم وباسم التوفیق  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام  
 علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ  
 اجمعین اعلم وفقک الله تعالى ان  
 معتقد السادة النقشبندية قدس  
 الله تعالى اسرارهم هو معتقد  
 اهل السنة والجماعة وطريقتهم دوام  
 العبودية التي لا يتصور بغير اداء  
 العبادة وهي عبارة عن دوام مع الحق  
 سبحانه بلا مزاجية شعور بالغير مع  
 الذهول عن صفة الحضور بوجود الحق  
 سبحانه ولا يحصل هذه السعادة العظيمة  
 بغير تصرف الجذبة الالهية ولا سبب  
 في طريق الجذبة اقوى من صحبة الشيخ  
 الذي سلوكه بطريق الجذبة قال الشيخ  
 ابو علي الدقاق قدس الله سره الشجرة التي  
 تنبت بنفسها لا ثمر لها وان كان لها  
 ثمر يكون بغير لذة وتسنة الله تعالى جارية  
 على انه لا بد من السبب فكما ان التوالد  
 والتناسل الصور تجال لا يحصل بغير الوالد  
 والوالدة كذلك التوالد المعنوي حصوله  
 بغير المرشد متعذر قال في رسالة المكية  
 من لاشيخ له فالشیطان شیخه  
 هذا الطريقة العلية النقشبندية اتخذها

ہنے چاہا کہ اسکو بعینہ نقل کروں اور توفیق  
 اللہ کی طرف سے ہے  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 والسلام علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین  
 جان تو سمجھکو توفیق علیا کرے اسے تعالیٰ کہ عقیدہ  
 حضرات نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم کا وہ  
 ہی ہے جو عقیدہ اہل سنت وجماعت کا ہے  
 اور طریقہ ہے دوام عبودیت کا جو بغیر ادائے  
 عبادت کے متصور نہیں اور وہ عبارت ہے  
 اس کے کہ ہمیشہ مع الحق ہو سبحانہ تعالیٰ کہ شعور  
 بالغیر اس کے مزاج نہ ہو ساتھ فراموشی کے  
 صفت حضور بوجہ و الحق کے سبحانہ تعالیٰ اور  
 یہ سعادت عنظی بغیر جذبہ الہی کے نہیں حاصل  
 ہو سکتی اور طریق جذبہ میں کوئی بہت قوی سبب  
 نہیں سوائے صحبت ایسے شخص کے جسکا سلوک  
 بطریق جذبہ کے ہو شیخ ابو علی دقاق قدس سرہ  
 نے کہا ہے کہ جو درخت خود بخود اوگتا ہے اوگتا  
 ثمر نہیں ہوتا اور ہوا میں پھل لگا بھی تو اس  
 میں لذت نہیں ہوتی اور سنت الہی جاری ہے  
 اس پر کہ کوئی سبب ہو تو جیسے ظاہری توالد و تناسل  
 ہے مادریاب کے نہیں حاصل ہوتا اسی  
 طرح توالد معنوی کا حاصل ہونا بغیر مرشد کے  
 مشکل ہے رسالہ کیمہ میں لکھا ہے من لاشیخ نہ فالشیطان  
 شیخ یعنی جسکا کوئی مرشد نہیں اس کا شیطان  
 پیر ہے اور اس طریقہ علیہ نقشبندیہ کو حاصل

فصل رسالہ شیخ تاج الدین بہمنی درباب اشغال نقشبندیہ



العقبة الفقير والنقصان والعاجز  
 في معرفته الرحمن تاج الدين السبكي  
 عن مہد کے الزمان الخواجه محمد الماتري  
 وهو اخذها عن المولى خواجہ جگہ امکنہ  
 وهو اخذها عن المولى درويش محمد  
 وهو عن المولى محمد زاهد وهو عن الغوث  
 الاعظم الخواجه عبد الله  
 احرار وهو عن الشيخ الشيوخ يعقوب  
 الجرجاني وهو من حضرة الخواجه الكبار الخواجه  
 بقاء الحق والدين المعروف بنقشبند وهو عن  
 السيد كلال وهو عن الخواجه محمد بن الحسن  
 وهو عن حضرة الغريرات الخواجه علي الزياتي  
 وهو عن الخواجه محمد بن الخيزر الفغوري وهو عن  
 الخواجه حارث اليوكرى وهو عن الخواجه عبد  
 الجبار واو وهو عن الشيخ يوسف بن يعقوب  
 بن ابي بلال الماتري وهو عن ابي علي الفايه  
 وهو من ابي الحسن قاني والشيخ ابن علي السبكي  
 الجذبة والصحة والاستفاضة بالشيخ  
 ابو القاسم الكركاني ايضا وحيث عند  
 المحققين ان الشيخ ثلاثة شيخ الخزواني  
 شيخ الذكر شيخ الصحة وشيخ الصحة  
 اتم وامل في الارتباط وهو الشيخ الحقيقى  
 الاجرام اور دناشيه الشيخ ابو القاسم الذي  
 انتمى بها لسلك الشيخ ابي علي وبين الشيخ  
 ابو القاسم الامام علي بن موسى الرضا

الخواجه

کیا ہے اس لیے فقیر نے جو نقصان میں ل  
 ہے اور معرفت رحمن میں عاجز ہے تاج الدین  
 سبکی کہ... حاصل کیا ہے مہدی زمانہ  
 خواجہ محمد باقی سے اور اوان نے ملا خواجہ  
 اکتلی سے اوہوں نے ملا درویش محمد سے  
 اور اوہوں نے ملا محمد زاہد سے اوہوں نے غوث  
 خواجہ عبد اللہ احرار سے اوہوں نے شیخ الشیوخ  
 یعقوب جرجانی سے اوہوں نے حضرت خواجہ  
 کبیر خواجہ بہاؤ الحق والدین معروف بنقشبند  
 اوہوں نے سید کلال سے اوہوں نے خواجہ  
 محمد بابا سامی سے اوہوں نے حضرت زین  
 سے اوہوں نے خواجہ علی راہتی سے اوہوں نے  
 خواجہ محمود خیر فتنوی سے اوہوں نے خواجہ  
 ریوگری سے اوہوں نے خواجہ عبد الخالی بن عبد  
 سے اوہوں نے شیخ یوسف بن یعقوب بن ابوبکر  
 سے اوہوں نے ابو علی فاریدی سے اوہوں نے  
 ابو الحسن خسر قانی سے اور شیخ ابو علی کو نسبت  
 جذبہ صحبت اور استفاضة کے ہے شیخ ابو القاسم  
 گرگانی سے بھی اور اس سبب محققین کے نزدیک  
 شیخ تین ہوتے ہیں ایک شیخ فرقہ اور ایک  
 شیخ نوکر اور ایک شیخ صحبت اور شیخ صحبت ارتباط  
 میں کھل اور اتم ہے اور وہ ہی شیخ حقیقی ہے مگر  
 نوکر کیا اسی وجہ ضروری سے شیخ ابو القاسم کو  
 کہ وہ ان جا کر سلوک تمام ہوا شیخ ابو علی کا اور  
 شیخ ابو القاسم سے امام علی بن موسی رضا تک



وسائط شیخ ابو عثمان المغربي ابو علی  
 الكاتب ابو علی الرووباری سید الطائفة  
 الجندی بغدادی والسری السقطی ومعه  
 الکفری رضی اللہ تعالیٰ عنہم والمعرفی قدس  
 سرہ نسبتہ اخیری متصل بہا ابو داؤد الطائفة  
 حبیب العجمی عن الحسن البصری قدس اللہ بہ  
 اسرارہم و نسبتہ معرفہ الباب مدنیۃ العلم  
 معرفہ ومشہور ہونا الان ارجع الی  
 الکلام فاعلم ان الشیخ ابی الحسن خرقانی اخذ  
 عن روحانیۃ ابی بنیال البسطا کسبۃ وین  
 قدس اللہ سرہ من منبع الانوار علیہ فصل  
 الصلوة واکمال التیمات وھذا نسبتہ  
 سلطان العارفین ابو روحانیۃ جعفر  
 الصادق والمعروف بمرجۃ وصحبتہ غیر  
 صحیح والامام جعفر الصادق مع وجود  
 انوار وراثۃ ابائہ الکرام متصل بحیدر  
 لامۃ القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق  
 رضوان اللہ تعالیٰ عنہم وھو من فقہ السبعة  
 والتابعین کان من اکملہم فاعلم الظاہر و  
 الباطن وھو منسوب الی سلیمان الفارسی  
 رضوان اللہ تعالیٰ عنہ وسلمان مع تشریف صحبۃ  
 النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الخ لا یصل  
 عن الصدیق رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ وھو عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 والطریق الاخری للامام جعفر ابی جعفر

در میان مین واسطے مین شیخ ابو عثمان مغربی  
 ..... اور ابو علی کاتب الرووباری ابو  
 الطائفة جندی بغدادی اور سری سقطی ومعه کفری  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور معرفہ قدس اللہ سرہ کو  
 ایک و نسبت ہے جو ابو داؤد طائی کو جالمتی  
 ہے حبیب عجمی سے انکو حسن بصری سے قدس اللہ  
 اسرارہم اور معرفہ کفری کی نسبت حضرت بابائہ  
 علم یعنی علی تک معروف و مشہور ہے اور ان  
 رجوع ہوتا ہوں آغاز کلام سے +  
 پس جاننا چاہیے کہ شیخ ابو الحسن خرقانی نے  
 حاصل کیا ابو یزید کبطامی کی روح سے جیسے حضرت  
 اویس قدس اللہ سرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 آلہ وسلم سے اور اسی طرح سلطان العارفین کی نسبت  
 ہے روحانیت امام جعفر صادق اور وہ جو مشہور  
 خدمت و صحبت ہے وہ صحیح نہیں ہو اور امام جعفر  
 صادق نے باوجود اپنے آبا کی وراثت کے انوار  
 کے اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ  
 عنہم سے حاصل کیا اور ساتویں فقہا سے مین و  
 تابعین مین علم ظاہر اور علم باطن دونوں کا مل اور  
 انکو نسبت ہے سلمان فارسی سے رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ او سلمان رضی اللہ عنہ کو باوجود شرف صحبت  
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسبت طریقہ ہے حضرت  
 صدیق رضی اللہ عنہ سے اور انکو نبی صلی اللہ علیہ  
 آلہ وسلم سے اور دوسرا طریقہ امام جعفر کو بابائہ  
 سے وہ مشہور ہے دروازہ شہر علم یعنی حضرت



الی باب مدینه العلم معروفه

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک

## فصل

## فصل

طریق الوصول الی اللہ تعالیٰ علی طریق  
الساده النقشبندیہ اما الطريق الاول  
الذکر بحض الصبیۃ او بالذکر او  
بالمراقبۃ وطریق ذکر ہذہ السلسلۃ  
ان تذکر الکلمۃ الطیبۃ اعنی لا الہ الا اللہ  
محمد رسول اللہ بحسب النفس وتراعی الحد  
الوتر واذ اجاؤ فی الحد واحد عشرین  
مرۃ ولم یظہر للذکر اثر فہذا دلیل  
علی عدم قبولہ فتشرع فی ابتداء الذکر  
من اصلہ و اثر الذکر ہو انک فی زمان  
النفی منتفی عنک وجود البشریۃ و فی  
الاثبات یظہر فیک اثر من اثار تصرفات  
المجذبات الالہیۃ والاثر متفاوت  
بحسب الاستعداد فبعضہم اول ما تحصل  
لہ الغیبۃ عما سوی الحق وبعضہم اول ما  
تحصل لہ التکر والغیبۃ وبعد ذلک  
یتحقق لہ وجود العدم وبعد ذلک  
یتشرف بالفناء کما قال الشیخ عبداللہ  
الانصاری فی تفسیر ہذہ الایۃ واذ ذکر ربک  
اذ انسیت اذ انسیت غیرہ فترنسیت  
ذکرک فترنسیت فی ذکر الحق ایاک اکمل ذکرک

طریق وصول الی اللہ بطور حضرت نقشبندیہ کے  
یا فقط صحبت سے ہے یا ذکر سے یا مراقبہ سے  
اور طریق ذکر اس سلسلہ کا یوں ہے کہ ذکر کرے  
کلمہ طیبہ کا یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بحسب  
نفس سے۔ اور گنتی میں طاق عدد کی رعایت  
رکھے اور جب ذکر اکیس مرتبہ سے گذر جائے اور  
اوس کا کچھ اثر ظاہر نہ ہو تو یہ دلیل ہواوس کے  
قبول نہ ہونے کے پھر نئے سرے سے ذکر شروع  
کرے اور ذکر کا اثر یہ ہے کہ جب کہے لا الہ الا اللہ  
تو وجود بشریہ کی نفی ہو جائے اور جب کہے الا اللہ  
تو ظاہریوں اثار تصرفات جذبہ الہیہ کے اور اثر  
اپنی اپنی استعداد کے موافق ظاہر ہوتا ہے بعض  
ایسے ہوتے ہیں کہ اونکو پہلے غیبت ماسوائے  
حق سے حاصل ہوتی ہے اور بعض ایسے جتنے  
ہیں کہ اونکو پہلے تکر اور غیبت اور اوس کے  
بعد عدم کا وجود ثابت ہوتا ہے اور اوس کے  
بعد فنا جیسے شیخ عبد اللہ انصاری نے اس  
آیت کی تفسیر میں کہا ہے کہ واذکر ربک اذا  
نسیت کہ جب بھول جائے تو ماسوائے حق کے  
بھول چلے تو اپنے ذکر کو پھر بھول جائے تو حق  
سے ذکر میں اپنے نہیں تو تیرا ذکر کامل ہو گیا

(اول طریق حضرت نقشبندیہ)



واعلى الامم جوار امتهما الفناء اعنى لا يبق  
 للسالك خبر عما سئل الله وكيفيه الذکر ان  
 تجعل اللسان ملتصقا بسقف الفم وتلصق  
 الشفة بالشفة والاسنان بالاسنان و  
 تحبس النفس وتشرح كلمة لا مبتدئ بها  
 من السرة وتضع يدها الى جانب الطاع  
 فاذا وصلت الى الدماغ ملت باله الى  
 جانب الكتف اليمين الا الله الى جانب  
 اليسار فرميت بها على القلب الصنوبر  
 بقوة بحيث يظهر اثرها وحرارتها في سائر  
 الجسد وتميل بمحمد رسول الله من  
 اليسار الى جانب اليمين امي تاتي بها  
 بينهما وتقول بعد ذلك بالقلب ايضا  
 الهى انت مقصودى ورضاك مطلوبى  
 يعنى من هذا الذکر مع توجه القلب على  
 وجه يظهر اثره في القلب ويتاثر من  
 يكون ذلك كله بحيث لا يظهر على ظاهره  
 حركة ولا يشعر به من كان يقربه و  
 تحبس نفسه بين كرمرة او ثلاثا مرعا  
 للوتر وقال حضرة الخواجه قدس سره  
 فى معنى الكلمة الطيبة ان لا اله معناه  
 نفى الالهة الطبيعية والا اله  
 اثبات المعبود محمد رسول الله  
 معناه انك ادخلت نفسك  
 فى مقام فاتبوني بالحسنى

اور اعلیٰ اور اتم درجہ ذکر کا فائدہ یعنی تیری  
 زبان کو خبر دے ماسوا اللہ کے اور کیفیت  
 ذکر کی یہ ہے کہ زبان کو تالو سے لگائے اور  
 لب کو لب سے اور دانتوں کو دانتوں سے  
 اور جس دم کرے اور شروع کرے کلمہ لفظ  
 لا کو ناف سے دماغ کی طرف لے جائے اور  
 جب دماغ کو پہنچے نوکے الہ کو داپنے مونڈ  
 کی طرف الہ کو بائیں مونڈھے کی طرف پھر او  
 قلب صنوبری پر مارے ایسے زور سے کہ او  
 اثر اور حرارت سارے جسم میں معلوم ہو  
 اور لفظ محمد رسول اللہ کو بائیں طرف سے دہنی  
 طرف کو یعنی اون کے درمیان اور اس کے  
 بعد دل سے یوں کہے الہی انت مقصودى و  
 رضاك مطلوبى یعنی اس ذکر سے تو ہی میرا مقصود  
 ہے اور تیری ہی رضا میرے مطلوب ہے قلب  
 کے توجہ سے ایسی طرح کہ دل میں اثر معلوم ہو  
 اور دل اس سے متاثر ہو اور یہ سب اس طرح  
 ہو کہ ظاہر میں حرکت نہ معلوم ہو جو کوئی نہ کہس  
 بیٹھا ہو وہ بھی بخائے اور جس نفس کرے  
 ایک بار ذکر کرے یا تین بار طاق عدد کی رہا  
 کرے اور حضرت خواجہ قدس سرہ نے  
 کلمہ طیبہ کے معنی یوں فرمائے ہیں لا اله  
 نفی ہے الہوں کی طبیعت سے اور الا اللہ اثبات  
 ہے مہبود کی محمد رسول اللہ اسکے معنی میں کہ  
 تو نے اپنے تئیں داخل کیا مقام فاتبونی بالحق میں



(اختلاف در معنی کلمہ طیبہ و خیرات صوفیہ و کثرت اللہ علیہ)

وبعضا کا یہ ہذا السلسلہ قال فی  
معنی الکلمۃ الطیبۃ المبتدئ تصوی  
فلا الہ الا معبود والمتوسط بلا حظ  
لا مقصود والمنتهی لا موجود الا اللہ  
تکون ملاحظۃ وقال الا کا برہ المبتدئ  
السیر الی اللہ وبوضع القدم فی السیر فی اللہ  
تکون ملاحظۃ لا موجود الا اللہ کفر  
قبل معنا ہا لا متصرف فی الملک والمملوک  
الا اللہ ونیغی الاجتہاد فی ملک مست الذکر  
لا تترك فی حال ولا وقت لا فوقیاک  
ولا اقعدک ولا فی حد یتک ولا  
فی ملک وان حصل لک فی الذکر  
فی محالۃ الشیخ کیفیۃ فافرضہا کا لخط  
المستقیم فان یخیل ہذا المعنی وشغل  
الخیال بأمر واحد سما بالجمعة وقال  
بعض الا کا بر اذا تغيرت متغیرۃ  
من بذاتک بواسطۃ الخیال وتأثیرہ  
ینیغی لک ان تتبع ثلاث الشعرۃ حتی  
یحصل لک التعطیل کما قال بعض الا کا بر  
الشغل ہو عدم الشغل وعدم الشغل  
ہو الشغل وقال المولانا سعد الدین الا کا  
رحمۃ اللہ علیہ الشیخ عبد الکبیر عینی  
سألتی وقال ما الذکر فقلت لا  
الا کا اللہ فقال ما ہذا ذکر ہذا  
... عبارت ...

اور اس سلسلہ کے بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ  
معنی کلمہ طیبہ کے یہ ہیں کہ مبتدئ تصور کرے  
لا الہ یعنی لا معبود اور جو متوسط ہوں خیال  
کرے لا مقصود اور منتہی سمجھے کہ لا موجود الا اللہ  
کا ملاحظہ ہو کہ اور بزرگوں نے کہا ہے کہ جب  
منتہی ہو جائے سیر الی اللہ اور قدم رکھے سیر  
فی اللہ کے اور ملاحظہ کرے لا موجود الا اللہ کا تو  
یہ کفر ہے اور بعضوں نے اس کے معنی کہ میں لا متصرف  
فی الملک والمملوک الا اللہ اور ضرور مناسب ہے  
کوشش کرنی ذکر کی مداومت کی کسی حال اور  
کسی وقت نہ ترک کرے۔ کھڑے نہ بیٹھے نہ  
بائیں کرتے نہ سوتے اور جو ذکر میں یا شیخ  
کی مجلس میں کچھ کیفیت حاصل ہو تو اسکو فرضی  
کر لے کہ جیسے ایک خط مستقیم ...  
اور جب یہ معنی خیال بندہ جاوین اور خیال  
اسی ایک امر میں مشغول ہو جائی تو جمہور کے  
وہلو بہت مدد کرتا ہے اور بعض بزرگوں نے  
کہا ہے کہ جب ایک بال بھی بدن سے تنہا  
ہو جائی خیال کے واسطے سے اور اثر معلوم ہو تو  
چاہیے کہ اسکو چھوڑے شیخ بیانک کہ حاصل  
ہو جائے تعطیل جیسے بعض بزرگوں نے کہا ہے  
کہ الشغل ہو عدم الشغل وعدم الشغل ہو الشغل  
اور ملا سعد الدین کاشغری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے  
کہ شیخ عبد الکبیر عینی نے مجھ سے پوچھا کہ ذکر کیا ہے  
میں نے کہا لا الہ الا اللہ کہا یہ تو عبارت ... ذکر



فقلت له أفقد أنت فقال الذكرك  
تعلما نك لا تقدر على وجدان  
قال المستبلا لطائفة الجندل القنوف  
هو ان تحبس ساعة متعطلة من ملاحظة  
كل شيء وقال شيخ الاسلام في ملاحظة  
ذلك يحصل الوجدان بغير تفتيش  
وروية بغير نظر ومقصود الطائفة  
العليه الصوفية حصول مشاهدة  
الحق كأنك تراه وتلك الحضور  
مشاهدة تكون بالقلب واما الروية  
فيكون بعين الراسد الفرق بين  
الروية والمشاهدة انك في الروية  
لا تقدر ان متعدها عن نفسك  
وفي المشاهدة أنت بالخيار

الطريقة الثانية للسادة النقشبندية  
فسيب الوصول وحصول المعرفة هي  
١ سهل الطرق واقربها التوجه والمراقبة  
وهو ان ذلك المعنى المقدس الذي لا يغير  
كيف ولا مثال المفهوم من الاسم المكنى  
اعني الله بغير واسطة عبارة عربية  
او عبرية او فارسية او غيرها تلاحظه  
وتحفظه فخيالك وتوجه بجميع قواك  
وملائكك الى القلب لصنوبري وتلاد  
على هذا الامر وتكلف في تلازمة

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

نہیں ہے۔ پھر میں نے کہا آپ فرمائیے تو کہا ذکر  
یہ ہے کہ تم جانو یہ کہ تم اس کے وجدان پر قادر  
ہو اور سید الطائفة جنید نے فرمایا ہے کہ تصوف  
یہ ہے کہ ایک ساعت میں سب کچھ کے حلقہ  
سے اور شیخ الاسلام نے کہا ہے اس کے حلقہ  
میں حاصل ہوتا ہے وصال بغير جستجو کے اور  
دیدار بے نظیر کے اور مقصود صوفیہ کی طریقہ علیہ کا  
حصول ہے مشاہدہ حق کا کانک تراه اور  
اس حضور کا نام اوہون نے مشاہدہ بالقلب  
رکھا ہے اور دیکھنا جو ہوتا ہے وہ سرکی  
آنکھوں سے ہوتا ہے اور فرق رویت اور  
مشاہدہ میں یہ ہے کہ رویت میں قادر  
نہیں ہوتا کہ اسے اپنے سے دور کرے  
اور مشاہدہ میں اختیار ہے +

دوسرا طریق حضرات نقشبندیہ کا  
وصول کے سبب اور معرفت کے حصول میں  
اور وہ بہت آسان اور بہت قریب ہے  
سو وہ کیا ہے توجہ اور مراقبہ ہے اور وہ  
یہ ہے کہ وہ معنی مقدس جو بغیر کیف اور کنک  
مثال نہیں مفہوم ہے اللہ کے نام مبارک کا  
بیواسطہ عبارت عربیہ یا عبریہ یا فارسیہ  
وغیرہ اس کا لحاظ اور اس کی حفاظت کرے  
اپنے خیال میں اور متوجہ تمام قوتوں اور  
سے قلب صنوبری کے طرف اور اس کی مدد  
کری اور تکلف کرے اس کے لازم کر لینے کو

دوسرا طریق حضرات نقشبندیہ کا توجہ اور مراقبہ



حتى تذهب الكلفة من البين و يصير  
 هذا الامر كله ملكة لك وقال بعض  
 الاكابر من النقشبندية ان المعنى  
 المقصود ان غشى عليك فتجعله بصورة  
 نور بسيط محيط بجميع الموجودات العلية  
 والغيبية واجعله في مقابلة البصيرة  
 ومع حفظ ذلك تتوجه الى القلب  
 الصنوبرى بجميع القوى و تدارك الى  
 ان تقوى البصيرة و تذهب الصورة  
 و يترتب على ذلك ظهور المعنى المقصود  
 قال حضرة الخواجه عبيد الله الاحرار  
 ان المراقبة من المفاعلة فلا بد من  
 المراقب من الجانبين مع هذا لا بد  
 المراقب ان يكون مراقبا لاطلاعه على  
 اطلاع الحق سبحانه على احواله و  
 مداومه على ذلك او يكون مراقبا  
 لاطلاعه على موجدك بلا فتور  
 و تشتت خاطر

والطريق الاخر ان يكون مراقبا بقلب  
 الصنوبرى ولا يترك الخواطر متخل  
 فيه حتى تيسر له الربط بقلبه للحقى  
 من غير ملاحظة معنى المفاعلة و  
 طريق المراقبة اعلى من طريق الفنى  
 + + + + +  
 + + + + +

یہاں تک کہ کلفت در میان سے جاتی رہے اور  
 اس امر کا ملکہ ہو جائے اور بعض بزرگوں  
 نے نقشبندیہ کے کہا ہے کہ معنی مقصود کے  
 یہ ہیں کہ بخود ہی ہو جائے پھر خیال کرے اوکو  
 ایک نور بسيط کے صورت میں جو احاطہ کلمی  
 ہوئی ہے سب موجودات علیہ وغیبیہ کو اور  
 اوکو بصیرت کے مقابلہ کرے اور باوجود  
 اسکی حفاظت کے قلب صنوبری کی طرف متوجہ  
 ہو اپنے تمام قوا سے اور تدارک کرے اس  
 امر کا کہ بصیرت قوی ہو جائے اور صورت  
 جاتی رہے اور مترتب ہو اس امر پر ظہور معنی  
 مقصود کا حضرت خواجہ عبيد الله الاحرار نے  
 فرمایا ہے کہ مراقبہ باب مفاعلہ ہے تو  
 ضروری مراقب دونوں طرف سے تو پس مشہد  
 کرنے والے کو ضرور چاہیے یہ کہ ہو مراقب  
 اپنی اطلاع کا حق بجانب کے مطلع ہونے سے  
 اس کے حال پر اور اس کی مداومت کرے اور  
 یا مراقب ہو اپنی اطلاع کا اپنے موجد پر  
 بلا فتور اور پریشان خاطر کی اور ایک  
 اور یہ طریق ہے کہ اپنے قلب صنوبری کا  
 مراقب ہو اور اس میں کوئی خطرہ نہ آنے دے  
 یہاں تک کہ اوکو اپنے قلب حقیقی سے ربط  
 آسان ہو جائے بدون ملاحظہ معنی مفاعلہ  
 کے اور مراقبہ کا طریق بہت اعلیٰ ہے  
 نفی اثبات کے طریق سے اور بہت



اقرب الى الجذب الا لهية من غيرها  
ومن طريق المراقبة يمكن الوصول الى الوزارة  
والتصرف في الملك و الملكوت و يمكن بها  
الاشراف على الخواطر و النظر الى الغير  
بنظر الموهبة و تنوير باطن و من  
ملكة المراقبة يحصل دوام الجمعية و  
دوام قبول القلوب و هذا المعنى يسمى  
جمعا و قبولاً الطريق الثالثة طريق  
الرابطة بالشيخ الذي الطريق الثالثة  
طريق الرابطة بالشيخ الذي يحصل الى مقام  
المشاهدة و تحقق بالجليات الذاتية  
فان رويته بمقتضى هم الذين اذا اراد  
ذكر الله تفيد فائدة الذكر و صحة  
بموجب هم جلساء الله تنبؤ صحة  
المذكور و اذا تبصر صحة مثل هذا  
العزیز و رایت اثره في نفسك فتنبؤ  
لك ان تحفظ ذلك الاثر الذي شاهد  
فيك بقدر الامكان و ان حصل لك  
في ذلك المعنى فتوهم اجر مصاحبة  
حتى يرجع لك ببركة ذلك الاثر و  
هكذا تفعل مرة بعد اخرى حتى نصير  
تلك الكيفية ملكة لك و ان لم  
تظهر من صحبة ذلك العزیز  
ولكن حصلت به محبة و  
انجذاب

قرب ہے جذب الہیہ سے اور مراقبہ کے طریق  
سے ممکن ہے وصول وزارت کا اور ملک  
ملکوت میں تصرف کا اور ممکن ہے معلوم  
کر لینا لوگوں کی دلکی باتوں کا اور دوسرے  
کی طرح بخشش کی نظر کرنیکا اور اس کے باطن کو  
نور کرنیکا اور مراقبہ کے ملکہ سے جمعیت دائمی  
حاصل ہوتی ہے اور لوگوں کے دلکا ہمیشہ مقبول ہوتا ہے  
اور اسی بات کو کہتے ہیں جمع و قبول۔ اور تیسرا طریق  
رابطہ ہے اس شیخ سے جو شاہدہ کے مقام کو  
پہنچا ہوا ہے اور تجلیات ذاتیہ سے متحقق  
ہوا ہے اس واسطے کہ اس کی رویت بموجب  
اس کے کہ اذا اراد ذکر الله ذکر کا فائدہ  
دیتی ہے اور اس کی صحبت بموجب اس کے  
کہ ہم جلساء الله اور اس صحبت مذکور کا  
فائدہ دیتی ہے اور جب ایسے عزیز کی صحبت  
میسر ہو جائے اور اپنے نفس میں اس کا  
اثر معلوم ہو تو چاہئے کہ اس کی حفاظت کرے  
جو اثر شاہدہ کیا ہے جہاں تک تجھے ممکن ہو  
اور جو اس میں فتور آجائے تو اس شیخ کی  
مصاحبت کی طرف رجوع ہو کہ پھر تجھ کو حاصل  
ہو اس کی برکت سے وہ اثر اور اسے طور  
کیا کرتا کہ وہ کیفیت ملکہ ہو جائے اور جو اس  
عزیز کی صحبت سے یہ اثر ظاہر نہ ہو لیکن اس  
سے محبت اور انجذاب حاصل  
ہو



فینبغیان تحفظ صورتہ فی الخیال و تتوجہ للقلب  
الصنوبری حتی تحصل الغیبة والفناء عن النفس  
لأنه وقف علی الترقی فینبغیان یجعل صورته الشیخ  
علی کتفک الایمن وتعتبر من کتفک الایمن  
قلبك مرمتا وتا لب الشیخ علی ذالک  
المتمم وتجعله فی قلبك فانه یجوز ان یحک  
حضور الغیبة والفناء \*

## فصل

فی الکلمات لقد سئلہ الماوردی عن حضرت الخا  
عبد الخالق غجدوانی وہی احد عشر کلمۃ  
بنی طریق لساۃ النفسین علیہا وہی ہلکۃ  
یا دکر۔ بازگشت۔ نگاہداشت  
یا دداشت۔ ہو شرح روم۔ سفر  
دروطن۔ نظر بر قدم سخاوت  
دل انجن۔ وقوف قلبی وقوف  
زمانی۔ وقوف علی۔ وحیث  
کان حضرت الخا عبد الخالق لاس  
حلقة هذه الطائفة لزم بیافاظہ  
المصطلح علیہا فلنشر حاتم مقتصدین  
بین اجمال والتفصیل وهذا انا شرع  
فی ذلک۔

یا دکر۔ وهو عبارة عن ذکر اللسان  
والقلب یعنی کن ائما فی بحر ان الذکر

تو چاہیے کہ اس کی صورت خیال میں رکھے  
اور قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہوتا کہ  
حاصل ہو غیبت اور فنا نفس سے اور اگر  
وقف ہو جائے ترقی میں تو چاہیے کہ صورت  
شیخ کی اپنے دائرہ موند سے کی طرف خیال کریں  
اور اپنے قلب کو ایک امر متدا اعتبار کرے  
دائے موند سے تک و شیخ کو اس امر میں  
کے ساتھ اپنے قلب میں لائے اور امید ہے  
اس سے حضور غیبت اور فنا کے \*

## فصل

حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی کے کلمات  
قد سئلہ کے بیان میں۔ اور وہ گیارہ کلمہ ہیں  
جنہر نقشبند کے طریقہ کی بناء سو وہ یہ ہیں یا دکر  
بازگشت۔ نگاہداشت۔ یا دداشت  
ہو شرح روم۔ سفر دروطن۔ نظر بر قدم غلوت  
در انجن۔ وقوف قلبی۔ وقوف زمانی۔ وقوف  
عدوی۔ اور چونکہ حضرت خواجہ عبد الخالق اس  
طریقہ کے سر حلقہ ہیں تو ان کے الفاظ اصطلاح کا بیان  
ضرور ہے ہم انہی شرح کرتے ہیں اجمال تفصیل کے  
در بیان وہ یہ ہے۔

یا دکر۔ کہتے ہیں ذکر زبان۔ یا ذکر قلب  
یعنی ہمیشہ وہ ذکر کیا کرے۔

• • • • •

(تیسری فصل حضرت غجدوانی کے گیارہ کلمہ قدسیہ کی شرح میں)



الذی استقدت من الشیخ الزکریا  
 یحصل ثلاث حضرات الحق وطریقتہ  
 تعلیم الذکران البینہ بذكره ولا  
 یقلد کلمة الطیبة والمربی یحضر قلبه  
 فی مقابلة قلب الشیخ ویفتح عنده  
 ویطبق فہم کما فی بیانہ قال حضرت  
 الخواجه بہاء الدین قدس سرہ سیدہ  
 ان المقصود من الذکران یتکون  
 القلب ثمما حاضر مع الحق بوصف  
 المحبة والتعظیم لان الذکر  
 طریق الغفلة

بازگشت۔ یعنی ان الذکر کما فکر  
 یقلد کلمة الطیبة قال عقبہ بالذات  
 اللسان الہی انت مقصودی  
 ورضا ک مطلب یعنی من ہذا  
 الذکر لان ہذا کلمة تفید فی  
 کل خاطر عن الیم وقبیل حتی یخلط الذکر  
 ویفرغ السمع عما سوا الخلق واذا  
 لم یجد الذکر لہ اخلاصاً فہذا الکلام  
 قال علی سبیل التقليد من الہی شدہ  
 فانه یحصل لہ بركة ذلت الاخلاص  
 ان شاء اللہ تعالیٰ

نگاہداشت۔ وهو عبقر عن  
 مراقبۃ الخواطر یعنی اذا ذکر الکلام  
 فی نفسہ برأی ان لا یخطر بہ الہ

جو شیخ نے بتایا ہے تاکہ حضور حق محال  
 ہو۔ اور طریقہ تعلیم ذکر کا یہ ہے کہ پہلے شیخ  
 آپ کلمہ طیبہ کا ذکر کرے اور مرید اپنے  
 قلب کو شیخ کے قلب کے مقابل کرے۔ اور  
 کھلی رکھی دونوں آنکھیں اپنی اور دہن بند  
 کر لے جیسے ہم پہلے بتا چکے ہیں۔ حضرت خواجہ  
 بہاؤ الدین قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ مقصد  
 ذکر سے یہ ہے کہ ہمیشہ قلب حاضر مع الحق ہو  
 محبت اور تعظیم کے ساتھ۔ اس لیے کہ ذکر غفلت  
 کو دفع کرتا ہے۔

بازگشت۔ یعنی ذاکر جب قلب ذکر کری  
 کلمہ طیبہ کا اوکے بعد زبان سے کہے۔ الہی  
 انت مقصودی ورضا ک مطلوبی۔ یعنی  
 اس ذکر سے الہی تو کی میرا مقصود ہی اور  
 تیری ہی رضا مطلوب ہے۔ اس واسطے  
 کہ یہ کلمہ فائدہ دیتا ہے ہر خطرہ اچھا اور  
 برے کی نفی کا تاکہ ذکر خالص ہو جائے  
 اور سر فارغ ہو جائے ما سوا کے حق سے  
 اور جو ذاکر اخلاص نہ پائے اس کلام  
 میں تو مرشد کی تقلید کی رو سے کہے تو اس  
 کی برکت سے اخلاص ہو جائے گا  
 ان شاء اللہ تعالیٰ

نگاہداشت۔ اور یہ عبارت ہے خطرون کے  
 مراقبہ کا یعنی جب دل میں کلمہ کی تکرار کری تو  
 اسکی رعایت کری کہ کوئی خطرہ دل میں نہ آئے



خاطر و محنت لہذا ان کا یحظر لہ خاطر  
الغیر فی ساعة او ساعتین فان  
ذات مهم عند الاکابر و بعض کل  
الاولیاء احیاناً یتیم لهم هذا المعنى  
یادداشت ہو عبارتہ عن دوام  
الحضور مع الحق سبحانه علی  
سبیل الذوق و بعض الاکابر قال  
فی شرح هذه الکلمات الاربعة هكذا  
یاد کرد یعنی تکلف فی الذکر بازگشت  
یعنی رجوع الی الحق سبحانه علی وجه  
الاکسار نگاہداشت یعنی حافظ علی هذا  
رجوع یادداشت یعنی سفر و سرگام  
وروم یعنی ان بناء الامر هذا الطریق  
علی النفس فینبغی ان یجتهد علی حفظها  
لنفسه فی الطبیعة حتی لا یدخل بغفلة  
ولا یخرج بغفلة سفر و وطن یعنی ان سفر  
السالت یكون فی الطبیعة البشریة یعنی  
لینقل من الصفات الذميمة الی الصفات  
الحميدة كما قال بعض الاکابر ان  
الشخص اذا انتقل الی امة محل لا  
تفارقة الصفات الخبیثة ما لم تنقل  
عنه و قبل رویة الغیب فی الشهادۃ  
نظر برقم یعنی ان السالت ینبغی ان  
یکون نظراً علی قدمه فی مشیة  
فی البلد و الصحراء حتی لا یتفرق

اور اس میں کوشش کرے کہ اس کے  
دل میں کوئی خطرہ نہ آئے غیر کا ایک عمت  
یاد و ساعت کیونکہ یہ امر بہت ضرور ہے  
بزرگوں کے نزدیک اور بعض کامل اولیاء کو کہی  
کہی یہ بات حامل ہوتی ہے۔ یادداشت دوم  
حضور مع الحق کو بطریق ذوق کے اور بعض  
بزرگوں نے ان چار کلموں کی یوں شرح کی  
ہے۔ یاد کر یعنی ذکر میں تکلف۔

بازگشت۔ یعنی الہ سے رجوع از راہ عجز کے  
نگاہداشت۔ یعنی اس رجوع کی حفاظت  
یادداشت۔ یعنی سرگورام کرے  
موش و روم۔ یعنی اس طریق کی بنا  
اس امر پر ہے اس کی حفاظت کرے  
در میان دونوں نفسوں کے کہ نہ غفلت سے  
داخل ہو کوئی نفس نہ نکلے غفلت سے  
کوئی سانس۔ سفر و وطن۔ یعنی سالک کا  
سفر طبیعت بشریہ میں ہے یعنی بری صفتوں کو  
چھوڑ کر اچھی اختیار کرے جیسا کہ کہا ہے  
بعض بزرگوں نے یعنی آدمی کسی مکان  
کو جائے اسکی صفتیں بری اسکی ساتھ  
ہوتی ہیں جن تک اس نے نہ نقل کرے اور  
بعضوں نے کہا ہے کہ غیب کو دیکھے شہادت میں  
نظر قیوم۔ یعنی سالک کو چاہئے کہ اسکی  
نظر قدم پر ہو شہر میں چلے پہرے یا جنگل میں  
اسلئے کہ اسکی نظر تفرق نہ ہو جاوے نہ یکجا



نظرة و يبصر ما لا ينبغي فيتفرق عليه  
 قلبه و يمكن ان يكون المراد بالنظر الى  
 قدم ان يكون نظرا السالك في اول  
 وهلة الى نهايت السلوك يعني الى  
 حضرت الذات فقط كما قال فاراس  
 بن عيسى البغدادى سالت الحلاج  
 فقلت له من المراد فقال هو الراعى  
 بادل قصده الى الله فلا يعرج على  
 شئ حتى يصل ويحتمل ان يكون هذا المعنى  
 هو الذى قاله الشيخ ربيع ادب  
 المسافر ان لا يجاوز همة قدمه **خلو**  
**وراجع** يعني ينبغي للسالك ان يكون  
 ظاهرة مع الخلق و باطنه مع الحق  
 اليه بالتشغل والقلب بالحق و ما احسن  
 ما قيل في ذلك شعر فمن داخل كن صاحباً غير  
 غافل ومن خارج خالط بعض الاجانِب  
 قال اکابر الطريق ان في هذه الطريقة  
 الحقیقیة فی الملاء و التفرد فی الخلوة  
**وقوف زمانی یعنی بحاسب**  
 اوقات انفسك هل مررت باعمال الخير  
 فشكرت و باعمال الشر فتستغفر على  
 ما اثمتم فان حسنات الا بر امرئيات  
 المقربين -

**وقوف عددی**

هو عبارة عن

اوسے نہ دیکھے اور اوسکا قلب متفرق ہو جائے  
 اور یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ سالك کی نظر  
 اول ہی مرتبہ سلوک کے نہایت پر ہو  
 یعنی فقط حضرت ذات کی طرف جیسا فاراس  
 بن عیسیٰ بغدادی کا قول ہے کہ میں  
 نے حلاج سے سوال کیا تو میں نے کہا  
 مرید کون ہے تو او نہوں نے کہا هو الراعى  
 بادل قصده الى الله فلا يعرج على شئ حتى  
 يصل - اور احتمال ہے کہ ہو مراد اس سے وہ  
 معنی جو شیخ ربيع نے فرمایا ہے - ادب المسافر  
 ان لا يجاوز همة قدمه یعنی سافر کا ادب یہ  
 کہ اوسکی ہمت کا قدم پیچھے نہ پڑے - خلوت در  
 انجمن یعنی سالك کے چاہئے کہ بظاہر خلقت کیساتھ  
 اور باطن میں خالق کیساتھ ہاتھ کام میں اور دل  
 حق سے رجوع اور کیا خوب کہا اس معنی میں یہ شعر -  
 فمن داخل كن صاحباً غير غافل ومن خارج  
 خالط بعض الاجانِب + بعض بزرگوں نے کہا ہے  
 کہ اس طریق میں کہ جمعیت ہے مجلس میں اور تفرقہ ہے خلوت میں -  
 وقوف زمانی کہ اپنے اوقات کا حساب رکھے اگر  
 اعمال خیر میں گزرے اوسکا شکر کرے اور جو اعمال  
 بد میں گزرے استغفار کرے اپنے اپنے مرتبہ کے  
 موافق کیونکہ ان حسنات الا بر امرئيات المقربين  
 یعنی نیکیاں ابراہیم مقربین کے برائیاں ہیں  
 وقوف عددی - یعنی رعایت عدد کے

• • • • •



رعاية العدة في الذكر للقلب كجم  
الخواطر المتفرقة \*

وقوف قلبی۔ ہر عبارتہ من  
اليقظة وحضور القلب مع جبا  
الحق سبحانه على وجه لا يكون للقلب  
غرض غير الحق وقالوا ايضا في معناه  
ان الذكر ينبغي ان يكون واقفا على  
قلبه يعني في اثناء الذكر يتوجه الى  
القلب الصوري الذي يقال له قلب جازا  
وهو في الجانب الايسر مما ذبا للذكر  
ويجعله مشغولا بالذكر ولا يتركه يغفل  
عن الذكر ولا مفهوما وحضرته  
ونقشبند لم يجعل حبس النفس ولا  
رعاية العدة لازما في الذكر اما  
وقوف القلبی فهو لازم عنده في  
اثناء الذكر والرابطة او غيرهما و  
المقصود من الذكر الوقوف القلبی  
وما احسن ما قيل في ذلك شعري  
على بيض قلبك كن كاذبا طائرا  
بمنق لك الاحوال فيك توالد \*

ذکر قلبی من جمعیت کے ساتھ کہ متفرق خطے  
نہ آئین۔

وقوف قلبی۔ یعنی ہوشیاری اور حضور قلب کا  
اللہ جل شانہ کے ساتھ ایسی وجہ سے کہ قلب  
غیر حق سے کچھ غرض نہ ہو اور یوں بھی کہا ہے  
کہ ذکر اپنے قلب سے واقف ہو یعنی ذکر کے  
درمیان قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو جس کو  
مجازا قلب کہتے ہیں وہ بائیں طرف ہے چپاں  
مقابل اوکو ذکر میں مشغول کرے۔ ذکر سے  
غافل ہونے دے اور اس کے معنی سے اور حضرت  
خواجہ نقشبند نے جلس دم نہیں لازم کیا اور نہ رعایت  
عدد کی ذکر میں لیکن وقوف قلبی اون کے نزدیک  
لازم ہے ذکر میں یا رابطہ وغیرہا میں متوجہ ہو  
ذکر سے وقوف قلبی ہے اور کیا اچھا کہا کسی نے  
یہ شعر اس معنی میں \*

شعر

على ابيض قلبك كن كاذبا طائرا  
فمنق لك الاحوال فيك توالد  
یعنی اپنے دل کے بعض پر رہ ایسا جیسا پرندہ۔  
اس امر سے تجھ میں حال پیدا ہوں گے

فصل

فصل

جب فکر اور اشغال کے درمیان تفرقہ  
یا وسواس۔ یا مشغول معلوم ہو تو چاہیے

اذا وقع لك فناء الذكر الاشتغال  
تفرقه او وسوسة او قبض فينبغي

فصل جو پیش آیا ہے ان میں سے



ان تغسل بالماء البارد وان لم تغسل  
على ذلك لعدم مسألة المزاج فبا  
الحار وبعد ذلك تدخل الخلاء ويصلي  
الركعتين ومع التضرع والاستكانة  
يستغفر ويتوجه لحالك ووقتك  
وان لم تجد وقتك واستمرت  
التفرقة معك فاحضر في خالك صلو  
شبهات المرء لك فانه يوجب لك تبدل  
التفرقة بالجمعية وان بقيت التفرقة  
ايضا فقل يا فعال بالشدة وان لم  
يرتفع التفرقة بذلك فقل ان هذا  
التفرقة منه تعالى وافق في ذلك المقام  
فيه فتصير في عين الجمع جنيد و  
قل ان يبقى التفرقة مع هذه الملاحظة  
وحيث كانت الخطرة متعلقة بأ  
لاعمال كمثال الميل الى شرف وسوخن  
مما هو مباح شرعا قليلا ورفعه  
او يخرجها من قلبه حتى تن تلك  
الخطرة له كعدل ودر بدل جمل  
قد دفعه ونفى ثلثه خواطر لازمه على  
المرد الخطرة النفسانية والشرطانية  
والملكوتية ولبث الخاطر الحقائق  
معرفه الخاطر وتبينها عسير  
لتبينها بعض بيان فان حصول خا  
النفس من ارض لقلب تحت القلب

کہ سرد پانی سے غسل کرو الے اور جو ہر  
پانی پر قدرت نہ رکھے اپنے مزاج کے سبب تو  
گرم پانی سے بنا ڈالے اسکے بعد خلوت میں  
داخل ہو اور دو رکعتیں پڑھی اور بہت گریہ و  
زاری و عاجزی سے استغفار کرے اور اپنے  
حال اور وقت کی طرف متوجہ ہو۔ اور جو  
اپنا وقت نہ پائے اور وہی تفرقہ رہے تو  
تصور بانہ اپنے شیخ کا اپنے خیال میں جو  
تیرا مربی ہے۔ کیونکہ امید ہے کہ اوس کی  
برکت سے تفرقہ جاتا رہے اور جمعیت حاصل ہو  
اور جو اس پر بھی تفرقہ بخائی تو کہے یا فعال  
تشدید کے ساتھ اور جو اس سے تفرقہ بخائے  
کہے کہ یہ تفرقہ خدا کی طرف سے ہے اوس سے  
موافقت کرو تو آپ میں جمعیت میں ہو جائے  
اور ایسا بہت کم ہے کہ تفرقہ اس لحاظ سے بھی  
رہے اور جو ایسا خطرہ آئے کہ متعلق اعمال  
سے ہے جیسے رغبت گہوڑے خریدنے کی  
یا اور کچھ جو شرع میں مباح ہے تو وہ کام  
کرے یا اوس سے اپنے قلب سے نکال ڈالے  
یہاں تک کہ اوس خطرہ کو دشمن جانے۔ اور  
کوشش کریں کہ دفع کی اور میں خطرون کی نفی  
کرنی مرید کو لازم ہے۔ خطرہ نفسیہ و خطرہ  
شیطانہ و خطرہ ملکوتیہ اور خطرہ حقایق کو قایم  
رکھے اور خطرہ نکو بچائے اور تمیز کرنا بہت مشکل  
اور بعض بیان کرتے ہیں کہ خطرہ نفسی ارض

(میں خطرون کی نفی میں جو مرید کو لازم ہے)

وہ خطرات جو مرید کو لازم ہے



من يسار القلب والذى من الملك  
يكون من يمين القلب والذى من  
التي يكون من فوق القلب وهذا  
معرفته لمن يتجلى بالقوى والزهد  
الورع واكل الحلال الطيب وكان  
دائما يراقب خواطره لا يترك ظمرا  
ميربأله والمقصود ان يكون مرعيا  
لوفية فليس شئ اغرم من الوقت فان الوقت سيف  
قاطع اذا فات الوقت لا يستدرك ويكف حفظ الادب  
بالذكر والمراقبة والصلوة والتلاوة  
واكابر النقشبندية اختاروا من  
جملة وظيفة تلاوة القرآن في الليل  
الفاتحة وقل يا ايها الكافرون وسورة  
الاخلاص والمعوذتين وخاتمة سورة  
الحشر وخاتمة سورة البقرة ومن جملة  
وظيفة تلاوة القرآن في النهار سورة  
يس وقال حضرت الخواجه علي الرازي  
اذا اقلت ثلاثة قلوب على امر حصل  
مراد العبد المؤمن بذات قلب القرآن  
وقلب العبد وقلب الليل يعني اذا قرأ  
يس التي هي قلب القرآن في التمجيد  
حصل ذات المعنى ومن جملة  
وظائف صلوة النواقل التمجيد  
والاشراق والاستخارة وال  
الضحي والتجديد

وظائف حضرت نقشبند

اور خطرہ شیطانی قلب کے بائیں طرف سے  
اور خطرہ ملکیہ قلب کے دائیں طرف سے  
اور جو خطرہ حقانی ہوتا ہے وہ فوق قلب سے  
یعنی اوپر کی جانب سے ہوتا ہے اور اس سے وہ  
جان لیتا ہے جو صاحب تقویٰ اور زاہد اور پرہیزگار  
اور حلال طیب کھاتا ہوا اور ہمیشہ خطرہ کی نگہبانی  
کرتا ہوا ہے ولین خطرہ کو آنے نہ دیتا ہوا اور مقصود  
یہ ہے کہ وقت کی رعایت رکھے کیونکہ کوئی شے  
وقت سے زیادہ عزیز نہیں ہے کیونکہ وقت سیف قاطع  
ہے جب وقت گیا تو پھر ہاتھ نہیں آتا اور ممکن ہے  
اوقات ذکر اور مراقبہ اور نماز اور تلاوت  
قرآن شریف سی اور نقشبندیہ بزرگوں نے سب تقویٰ  
تلاوت قرآن شریف سے اختیار کیا ہے رات کو  
یہ الحمد اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ  
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس  
اور سورہ حشر کا خاتمہ اور سورہ بقرہ کا خاتمہ اور  
کا وظیفہ تلاوت قرآن شریف کا سورۃ یس اور حضرت  
خواجہ علی رامینی نے فرمایا ہے کہ جب تین قلب  
کسی مراد کے واسطے متفق ہو جائیں تو وہ  
مومن بندہ کے مراد حاصل کرنے کو کافی ہیں  
قلب بندہ اور قلب رات کا اور قلب قرآن مجید  
کا یعنی تہجد کی نماز میں سورۃ یس کو اخلاص دلی سے  
پڑھا مراد حاصل ہوئی اور نماز نوافل میں سے  
ایک تہجد اور نماز اشراق اور  
نیاز استخارہ اور نماز چاشت اور تہجد



اثنا عشر رکعة فان امكن قرائتي كل ركعة  
ليس والا تمها في ثانی رکعات علی هذا  
الترتيب في الركعة الاولى واجزا کریم و  
في الركعة الثانية الى وهم محمد و الركعة الثالثة الى  
جميع لدنيا محضون و الركعة الرابعة اطلق يستحب في الخا  
الى ولا الى اهلهم يرجعون وفي السادسة  
الى هذا صراط مستقيم وفي السابعة  
الى فهم لها ما لكون وفي الثامنة الى آخر  
السورة وفيه بقية بقراءتي في كل ركعة بعد  
الفاتحة سورة الاخلاص ثلاثا وان لم  
يحفظ سورة ليس فيصرا في كل صلوة بعد  
الفاتحة سورة الاخلاص ثلاثا ولا يصلي  
المسجد المتحد اقل من اربع ركعات  
ووقت التمسجد الثالث الاخير  
كما قال الله تعالى فمدا الليل الا  
قليل ونصفه او انقص منه قليلا  
او زاد عليه وقال صاحب قوت  
القلوب قال الله تعالى فتمجد به  
ناقلة لك و قال تعالى كانوا قليلا  
من الليل ما يهجعون و المجموع  
النوم و التمسجد القيام فلا  
يكون التمسجد الا بعد النوم و  
في كتاب الشريعة لا يكون  
التمجد الا بعد النوم و التمسجد  
صلوة النوم

بارہ رکعتیں ہیں اگر ممکن ہو ہر رکعت میں  
سورہ یسین پڑھے اور نہیں تو سورہ  
یسین کو آٹھ رکعتوں میں اس  
ترتیب سے پورا کرے کہ پہلے رکعت  
میں واجر کریم تک اور دوسری  
میں وہم مہندون تک اور تیسری  
میں جمیع لدنیا محضون تک اور چوتھی  
میں فلک سبحون تک اور پانچویں میں  
واللہم یرجعون تک اور چھٹی میں ہذا  
صراط مستقیم تک اور ساتویں میں فہم لها  
ما لکون تک اور آٹھویں میں سورہ کے  
آخر تک اور باقی رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے  
سورہ اخلاص تین تین مرتبہ اور جو سورہ  
یسین حفظ نہ ہو تو سورہ فاتحہ کے بعد ساری  
نماز میں تین تین بار سورہ اخلاص پڑھے اور  
نماز تہجد چار رکعت سے کم نہ پڑھے اور تہجد کا  
وقت آخر شبائی رات ہے جیسا خدا تعالیٰ فرماتا ہے  
قم الليل الا قليلا ونصفه او انقص منه قليلا  
او زاد عليه اور صاحب قوت القلوب نے کہا ہے  
کہ خدا فرماتا ہے فتمجد به ناقلة لك اور فرمایا ہے  
كانوا قليلا من الليل ما يهجعون اور مجموعہ فقہاء کو کہتے  
ہیں اور تہجد قیام کو تو تہجد جب تک سوئے نہیں جائے  
نہیں اور کتاب میں شعبی کے ہے کہ تہجد نہیں ہوتی  
نک بعد سونے کے اور تہجد صلوة ہے  
النوم ہے



الحمد لله  
الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا  
هدى الله لنا

وقد روى عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم  
سلم قدم من الليل قد رطبت شاة وإذا  
صلى صلاة المذكورة جلس للتشهد صوباً  
للقبلة إلى الصبح ويستغل في توجيه مراقبه  
أو ذكره وإن غلبت النوم نام لكنه يقوم قبل  
الصبح ويتوضأ ثم يصلي سنة الصبح في بيته  
ويستغل بالاستغفار بطريق الخفية كما هو  
طريق هذه السلسلة ويذهب السجود مستغفراً  
في طريقه وإذا صلى الصبح مع الجماعة جلس  
في موضع مستغلاً بوظيفة الباطنة أن وجد  
الجمعية والأتى بيته واستغل بوظيفته إلى  
أن تطلع الشمس وبعد ذلك يصلي ركعتين  
بنية الإشراف وقرأته في كل ركعة بعد  
الفاتحة سورة الاخلاص ثلاثاً ثم بعد  
ذلك ركعتين بنية الاستخارة ثم يدعو  
بدعاء الاستخارة وهو هذا اللهم  
خيرني واختر لي ولا تخلفني إلى اختياري اللهم  
اجعل الخيرة في كل قول وعمل أريده  
في هذه اليوم واليلة اللهم وفقني  
لما تحب وترضى من القول والعمل  
في عافية ويسر وإذا كان له بعد  
ذلك مهم ديني أو دنيوي كاسباب معيشة  
توجه اليه مع الحضور واليقظة وتقرأ  
هذا الدعاء اللهم كن وجمعي في كل  
وجه ومقصدي في كل قصد وغايتي

اور روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
تم من الیل قدر علیہ شاة۔ اور جب نماز مذکور  
پڑھے تو بیٹھے جلسہ التیمات کا قبلہ ہو کر  
صبح تک اور مشغول رہے توجہ میں مراقبہ  
میں یا ذکر میں اور جو نیند علیہ کرے۔ تو سوئے  
مگر صبح سے پہلے اٹھ کھڑا ہوا اور وضو کر کے  
اور سنتیں صبح کی نماز کی اپنے گھر میں  
پڑھے اور مشغول ہوا استغفار میں بطریق  
خفیہ کے جیسا اس سلسلہ کا طریقہ ہے اور  
مسجد کو استغفار پڑھتا ہوا جانے سے پہلے  
اور جب نماز صبح جماعت سے پڑھ چکے تو اپنے  
گھر میں بیٹھا ہے مشغول وظیفہ باطن میں جو  
جمیعت پائی اور نہیں تو اپنے گھر آجائے اور  
مشغول ہوا اپنے وظیفہ میں یہاں تک کہ آفتاب  
ظاہر ہو اور اس کے بعد دو رکعت نماز اشراق  
پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد  
سورہ اخلاص تین بار پھر اس کے بعد دو رکعت نماز  
استخارہ پھر اس کے بعد دعای استخارہ سورہ شہد  
ہو اور اس کے بعد جو ادسکو کوئی کام ضروری دنیا  
کا ہو جیسے معاش کے لئے اس کے لئے جائے  
حضور اور پیشاری کے اور یہ دعا پڑھے اللهم  
کن وجمعی فی کل جمیعہ ومقصدی فی  
کل قصد وعافی فی کل سعی ومصلحتی وممادی  
فی کل قصد وھمہ وکفیل فی کل افرؤ  
تو انی تو لی محبتہ وعینایہ فی



فی کل سعی وملجأ وملأ ذی فی کل قصدة  
 وهم وکیل فی کل امر وتولی تولی محبة  
 وعناية فی کل حال ویکون دائماً متوجهاً  
 للقلب الصنوبری كما قال تعالى رجال لا  
 تلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکر الله و  
 اذا صرع من مهمات الدنیویة تواضوا وضوء  
 جدیداً ودخل خلوة واول طیلس یستحضر  
 روحه شیخه ثم یثقل بوظیفه من المراقبه  
 والذکر واما صلوة الضعی فانی عشر  
 رکعة یقر فی کل رکعة بعد الفاتحة  
 سورة الاخلاص ثلاثاً ولا یصلیها اقل  
 من رکعتین ولا ینبغی ان یصلیها فی اول  
 وقت الضعی بل یؤخرها الی ان یمضی ربع  
 النهار كما جاء فی مشکوة عن زید بن ارقم  
 انه رای قوما یصلون الضعی فقال لقد علموا  
 ان الصلوة فی غیر هذا الساعة افضل  
 ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال  
 صلوة الاوابین حین ترمض الفصال  
 رواه المسلم ومعنی الرمض شدة حر الاخر  
 من وقع الشمس علی الرمل وغیرہ ای اذا  
 وجد الفصیل حر الشمس والفصیل ولد  
 الابل وبعد صلوة اذا حضر الطعام تناولوا  
 فان اكله مع الاصحاب کان احسن ولا فم  
 اهله واولاده ولا یاکل وحده بقدم  
 الامکان وبعد ذلک یقیل ثم یحضر المسجد

کل حال ... اور ہمیشہ قلب صنوبری سے متوجہ  
 رہے جیسا خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے رجال  
 لا تلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکر الله  
 اور جب دنیاوی کاموں سے فارغ ہو وضو  
 کرتے تازہ اور خلوت میں داخل ہوا اور پہلے  
 جب بیٹھے اپنے شیخ کی روبرو حاضر کرے  
 پھر مشغول ہوا اپنے وظیفہ سے مراقبہ سے  
 یاد کرے اور نماز چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں  
 ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین بار  
 سورہ اخلاص اور دو رکعت سے کم نہ پڑھے  
 اور اول وقت چاشت میں نہ چاہیے پڑھنی بلکہ  
 تاخیر کرے اتنی کہ پھر پھر دن چڑھ جائے اس  
 واسطے کہ مشکوة شریف میں زید بن ارقم سے  
 تحقیق دیکھا انھوں نے ایک قوم کو کہ وہ نماز چاشت  
 پڑھتے تھے پس کہا لور لوگوں نے جانتا ہے کہ  
 تحقیق نماز اس وقت میں اس سے بہتر ہے اور  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز اوابین  
 جو وقت گرم ہو فصال یعنی چار روایت کی مسلم نے  
 اور رمض کے معنی میں شدت گرمی کی تاب آفتاب  
 سے ریت وغیرہ پر پڑنے جو وقت پائے فصیل گرمی  
 آفتاب کی اور فصیل اونٹ کے بچہ کو کہتے ہیں اور بعد  
 نماز کے جو وقت موجود ہو کھانا کھاوے جو یاروں کے  
 ساتھ کھائے تو بہت اچھا ہے اور نہیں اپنے گھر  
 والوں کے ساتھ کھائے بیوی بچوں کے ساتھ اور  
 حتی المقدور اکیلا نہ کھائے پھر اسکے بعد قبلہ کر دینی سو



اول وقت ایضا لصلاة العصر  
الحبس بعد صلاة العصر في مكانه  
ويشتغل بوظيفة الباطنة ولا يصعب  
هذا الوقت بقدر الامكان و  
يجاسب نفسه فيه وحفظ ما بين  
العشاءين عند هم من اهم المهمات  
وبعد صلاة العشاء يقرأ في خراشه  
قل يا ايها الكافرون وسورة الا  
خلاص والمعوذتين والآخر سورة  
الحشر و آخر سورة البقرة مع الحضور  
وبياض مشتغلا بالذكر ويقول قبل  
نومه هذا الاستغفار ثلاثا استغفر  
الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم  
والتوب اليه وهذا احوال صوفى  
ذى الشغل لا الصوفى الفاسخ  
البال فان ذلك ينبغي له ان يكون  
فى ليلة ونهاره مستغفرا ومستهدكا  
فى الحق سبحانه كما قال الشيخ ابو العباس  
القصاب عندى لا مساء ولا صيا  
فان باطنه غارق فى لجة الفناء  
فظاهره حاضر لما يصدر من الاحوا  
والافعال اهل الفناء والبقاء بعد الطلب المجاهد  
تشرقا بالوصول لطائفة الوجد والسر والها  
وهم فى عين المراقبة عن المراءى بغيره والى الله  
واللذات حجابا وابتعد مشى القلب من كل حظ من حظوظ الدنيا

اول وقت اور عصر کو پہی اول وقت حاضر ہو  
مسجد میں اور نماز عصر کے بعد اپنی مکان میں بیٹھو  
اور شغل کرید و طیف باطنی کا اور حتی الامکان  
اس وقت کو ضائع نہ کرے اور اس میں اپنی نفس  
سے محاسبہ کرے اور مغرب و عشا کے درمیان  
کے وقت کے حفاظت اولیا کے نزدیک سب سے زیادہ  
ضروری اور عشا کے بعد اپنے بستر میں پڑے۔  
قل یا ایہا الکفرون اور سورہ اخلاص اور  
معوذتین اور آخر سورہ حشر اور آخر سورہ بقرہ کا  
حضور کے اور سورہ شغل کرتا ہوا ذکر کا اور سورہ  
سے پہلے یہ استغفار تین بار پڑے استغفر اللہ  
الذی لا الہ الا هو الحی القيوم والتوب الیہ اور  
یہ حال ہی ایسے صوفی کا جو کاروبار میں رہتا ہو  
اوس صوفی کا نہیں جو فارغ ابال ہو کہ اوس کو چاہئے  
کہ وہ رات دن مستغرق و شہلک حق میں ہو صیبا  
کہا ہے شیخ ابو العباس قصاب کہ میری نزدیک شام  
ہے نہ صبح ہے کہ اوس کا باطن غرق ہوتا ہے دریا فنا  
میں اور اوس کا ظاہر حاضر ہی واسطے صادر ہونے  
احوال و افعال کے اور اہل فنا و بقاء بعد طلب مجاہد  
کے مشرق میں وصول سے طمانیت دل اور سرور اور  
شاہدہ اور وہ اپنی عین مراد میں ہیں اور مراد سے  
پہر کسی ہیں بغیر مراد کے اور انہوں نے مقامات  
کرامات کو حجاب سمجھا ہے اور اپنی شرب قلب کو بہت  
دور کر دیا ہے تمام حظ جسمانی اور روحانی سے اور  
فنا کا وصول علامت حقیقت محبت ذات کے



والوصول الى مرتبة الفناء علا متة الوصول  
الى حقيقة محبة الذات ومقام الفناء  
موهبة محضه واختصاص الهی ولسنة  
الالهية جارية على ان العطاء المحض لله  
هو حقيقة الموهبة لا يكون عاريت  
فلذلك كان لا رجوع فيه ولذا لك قالوا  
الفاني لا يرد الى اوصافه وقال ذو النون  
المصري قدس سره ما رجع من رجوع الامن  
الطريق وما وصل اليه احد فراجع عنه

### فصل في الفناء والبقاء

سئل حضرت الخواجه نقشبند قدس سره  
الفناء على كم وجه فقال على وجهين وان  
قال الاكابر انه اكثر من ذلك لكن مرجع الكل  
الى هذا الوجهين الاول الفناء من وجود الظلمة  
الطبيعية والثاني الفناء من الوجود النوراني  
الروحاني والحديث النبوي ناطق بهذا  
الوجهين ان الله سبعين الف حجاب من نور  
فالفناء الاول هو انه بواسطه ظهور الحق سبحانه  
الثاني يذهب الفناء ايضا الى لا يبق للوجود  
الروحاني شعور لان الشعور من صفات الوجود المادي  
ولانه فاذا ذهب شعور بالشعور لزم ان يذهب  
الوجود المادي في هذا المقام يكون الروح ذاكرا  
والقلب ساجدا وصحبة السالك في هذا  
المقام صحبة اما تربية وطلبه للمريد فخر  
صحيحة وذكر القلب بـ بـ بـ

ووصول کے اور مقام فنا محض بخشش اور اختصار  
الہی میں اور سنت الہی اس طرح جاری ہے  
کہ عطا محض کہ بخشش کے حقیقت دو ہی ہے غایت  
نہیں ہوتی تو ایسے سبب سے اس میں رجوع  
نہیں ہے اور ایسا واسطے کہا ہے اور یار نے کہ  
الفانی لا یرد الی اوصافہ اور کہل ہے ذو النون  
مصری قدس سرہ نے ما رجع من رجوع الامن  
الطریق وما وصل الیہ احد فراجع عنه

### فصل فنا اور بقاء میں

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ سے سوال کیا کہ  
فنا کتنی وجہ پر ہے تو فرمایا دو وجہ پر ہے اگرچہ  
بزرگوں نے کہا ہے کہ اس سے زیادہ وجہوں پر  
ہے لیکن سب کا مرجع ان دو وجہوں پر ہے اول  
تو فنا وجود ظلمانی طبیعی سے اور دوسری فنا  
وجود نورانی روحی سے اور حدیث شریف نبوی  
ان دو وجہوں پر ناطق ہے کہ ان للہ سبعین الف  
حجاب من نور وظلمتہ پس فنا پہلے تو بواسطہ  
ظہور حق سبحانه ہے اور دوسری یہ کہ فنا ہی جاتی ہی  
یعنی باقی نہ رہی وجود نورانی کے لہذا شعور لہذا شعور  
روحانی کے صفت نہیں ہے اور اس کو لازم ہے کہ  
جو وقت شعور کا شعور جاتا رہا تو لازم آیا وجود مادی  
کا جانا اس مقام میں روح ذکر ہے اور قلب  
ساجد ہے اور اس مقام میں سالك کے صحبت  
صحیح ہے لیکن اس کے ترتیب اور مرید کو اس کے  
طلب صحیح نہیں ہے اور ذکر قلب بـ

(فصل فنا اور بقاء میں)



هو ان يكون الحضور مع الحق سبحانه والحضور  
مع الخلق بالنسبة اليه سواء يعنى انه يجمع  
هذ امع هذ او ذكر اللسان لا يحتاج الى  
بيان وذكر الروح هو ان يكون الحضور  
مع الحق سبحانه غالباً على الحضور مع الخلق  
وذكر السر هو ان لا يكون له حضور مع  
غير الحق سبحانه ولا يكون له خیر من الكون  
وذكر الخفی هو ان يخفی وجود الروح تماماً  
الكون في السر فلا يبقى غير المذکور والحاصل  
ان الغیرین هب بتمام وجه في الخفاء وفي  
هذ المقام يتحقق السير في الله فان العبد  
بعد الفناء المطلق الذی هو فناء الذات و  
فناء الصفات يخلف عليه الوجود الحقانی  
حتى يتشرف بذلك الوجود بالافصاف  
الالهية ويتخلق بالخلق الربانية وفي هذ  
المقام يتحقق مرتبة بی سیمع و بی یبصر و بی  
یبطش و بی یشی و بی یعقل فان الذات و  
الصفات الفانیة في هذ المقام تتبدل كبسوة  
الوجود الباقی خارجة من قیل الخفاء في محشر  
الظهور و تصرفات جذبات الحق حينئذ  
تستوی علی باطن العبد و ید هب من باطنه  
جميع الوساوس والهو اجس و تصرف  
فيه الحق حينئذ بصفاته و بعزله بالکلیة  
عن تصرفه في نفسه بنفسه وفي هذ المقام  
يكون العبد محفوظاً عن مجاوزة الوظائف

لا بد من  
السير في الله  
بتمام وجه  
في الخفاء  
و في هذ  
المقام  
يتحقق  
السير في  
الله فان  
العبد بعد  
الفناء  
المطلق  
الذی هو  
فناء الذات  
و فناء  
الصفات  
يخلف عليه  
الوجود  
الحقانی  
حتى يتشرف  
بذلك  
الوجود  
بالافصاف  
الالهية  
ويتخلق  
بالخلق  
الربانية  
وفي هذ  
المقام  
يتحقق  
مرتبة  
بی سیمع  
و بی یبصر  
و بی یشی  
و بی یعقل  
فان الذات  
و الصفات  
الفانیة  
في هذ  
المقام  
تتبدل  
ككبسة  
الوجود  
الباقی  
خارجة  
من قیل  
الخفاء  
في محشر  
الظهور  
و تصرفات  
جذبات  
الحق حينئذ  
تستوی  
علی باطن  
العبد و ید  
هـب من  
باطنه  
جميع  
الوساوس  
والهو  
اجس و  
تصرف  
فيه  
الحق  
حينئذ  
بصفاته  
و بعزله  
بالکلیة  
عن  
تصرفه  
في  
نفسه  
بنفسه  
وفي  
هذ  
المقام  
يكون  
العبد  
محموظاً  
عن  
مجاوزة  
الوظائف

یہ ہے کہ ہو حضور حق سبحانہ کا اور حضور خلق کا  
اوس کی نسبت برابر یعنی اوس میں اس کے ساتھ وہ ہو  
اور ذکر زبان کے بیان کرنے کی کچھ حاجت نہیں اور  
ذکر روح یہ ہے کہ ہو حضور حق سبحانہ کا غالباً اور  
اوس حضور کے جو خلق کے ساتھ ہو اور ذکر سر یہ  
ہو کہ اوس کو حضور غیر حق سبحانہ کے ہو وہ ہی نہیں  
اور کچھ زمانہ سے خبر نہ ہو اور ذکر خفی یہ ہے کہ چھپ  
جاوے روح کا وجود جسے سیر میں موجودات ثباتی  
نہیں سوائے مذکور کے اور حاصل یہ ہو کہ غیر اکل  
جائتا ہے ہر وجہ سے خفائیں تمام مقام میں متحقق  
ہوتی ہے سیر فی اللہ و تحقیق بندہ کو فنا مطلق  
کے جو ایسی ہی کہ فنا ذات و فنا صفات کے ظلمت  
ہوتا ہے وجود حقانی یہاں تک کہ مشرف ہوتا  
اوس وجود سے اوصاف الہیہ کے ساتھ اور  
متخلق ہوتا ہے اخلاق ربانیہ کے ساتھ اور اس مقام  
میں متحقق ہوتا ہے مرتبہ بی سیمع و بی یبصر و بی یبطش  
و بی یشی و بی یعقل کا کیونکہ ذات و صفات فانیہ  
اس مقام میں بدل جاتی ہے لباس وجود باقی سے  
خارج ہوتی ہیں قبر پوشیدگی سے ظہور کے محشر میں  
اور جذبات حق کے تصرف اس وقت برابر ہوتے ہیں بندہ  
کے باطن پر اور اس کے باطن سے جاتی رہتی ہیں سب  
وسوسے اور برے خطرے اور اس وقت اوس حق  
تصرف کرتا ہی اپنی صفاتوں سے اور معزول کر دیتا  
ہے اس کو بالکل اس کے تصرف سے کہ وہ اپنے میں رہتا  
تصرف نہیں کرتا اور اس وقت موبجباتی بندہ محفوظ رہتا



الشرعية من الامر والنهي وهو دليل على  
صحة حال الفناء والبقاء قال الشيخ  
ابوسعيد الخزاز في هذا المعنى كل باطن  
يخالفه الظهور فهو باطل وبعد التحقيق  
بالفناء والبقاء يعني السير الى الله والسير  
الى الله الذي هو بعد الفناء ويتحقق السير  
الى الله وبالله ان هو مقام التزلزل الى مبلغ  
عقول الخلق لدعوتهم الى الحق وهذا مقام  
الخواص من الانبياء والمرسلين وفي مقام  
التزلزل هذا يرجعون في كل امر الى الحق متضرعين  
مستغفرين والاولياء في هذا المقام لهم  
من متابعة الانبياء نصيب كما قال الله  
تعالى قل هذه سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة  
انا ومن اتبعني لان الشيخ كالنبي  
في قومه وفي هذا المقام طلب المراد و  
التربية صحيح بشرط اجازة الشيخ وفي هذا  
المقام كل تصرف بفعله وان كان منسوبا  
اليه لكنه ليس منه لانه عزل عن تصرفات  
البشرية بالكلية ومارميت اذ رميت  
ولكن الله رمي يمكن ان يكون بهذا المعنى

## فضل

في طريق التصرف في باطن المراد  
ودفع المرض الدخول في حمل الحمل عن الناس

شرعية امر ونهي کے مجاوزت سے اور یہ دلیل ہے  
صحت حال قیام بقا کی شیخ ابوسعید خزاز  
نے کہا ہے اسی معنی میں کل باطن بخالفہ الظہور  
ہو باطل اور بعد تحقیق قیام بقا کے یعنی سیر الی اللہ  
و سیر فی اللہ کے جو فنا کے بعد ہی متحقق ہوتی ہے  
سیر عن اللہ اور سیر ب اللہ کہ وہ مقام تزلزل ہی  
خلق کی عطلوں کی رسائی کا کہ وہ دعوت کرنے  
میں حق کی طرف اور یہ مقام ہے خواص انبیا  
اور مرسلین کا اور مقام تنزل میں یہ رجوع ہوتا  
میں ہر امر میں حق کی طرف زاری اور استغفار  
کرتے ہوئے اور اولیاء کو اس مقام میں انبیا کی  
متابعت میں حصہ ملا ہے جیسا خدا فرماتا ہے  
قل هذا سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة انا  
ومن اتبعني سواي کہ شیخ ایسا ہوتا ہے۔  
جیسے نبی اپنی قوم میں اور اس مقام میں مرید کی طلب  
اور تربیت صحیح ہے بشرط اجازت شیخ کے اور  
اس مقام میں ہر تصرف اس کے فعل کا اگرچہ اس کی  
طرف منسوب ہو لیکن وہ اس کا نہیں سوا ہے کہ وہ  
تصرفات بشریہ سے بالکل معزول ہو و مارمیت اذ  
رمیت ولكن الله رمي ممکن ہے کہ اسی معنی  
میں ہو +

## فضل

مرید کے باطن میں تصرف کرنے کی طریق  
میں اور دفع مرض میں

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰



لہ طریقان فالطریق الاول انه اذا وقع  
 لشخص مرض او ابتلى بمعصيته فليتو صوا  
 یصلی رکعتین ویتوجه بالتقویٰ والا لکسا  
 الی اللہ تعالیٰ ویطلب فیہ ان یظهر الشخص المذكور  
 یشہا المذكور ما عرض لہ ویزید عنہ والثانی ان  
 یجعل صاحب المرض والمعصية نفسه یشہا  
 مقام صاحب العارض المذكور ویستغل خاطر  
 هذا المقدار ویتوجه عنہ الی رفع ذلک قبل  
 نزول حضرت غزالی فانہ بعد نزولہ رجوعہ  
 خالیاً محال ولا بد من بدل فعند ذلک یثبت  
 المرض مکان اعضائه ویتوجه بجمہ و المبدأ  
 فی المرض الواسع الاول ان یتوجه بجمہ الی رفع  
 ذلک المرض ودفعہ عنہ الثانی ان یحمل ذلک  
 عنہ فی نفسه الثالث ان یتوجه فی دفع الخواطر  
 المتفرقة عنہ من غیر ان یتعرض لدفع المرض  
 لما فیہ من رفع الدرجات لان المرء من  
 موجب لتنقیته والتصفیة القوی  
 الدماغیة واذا انتقی الدماغ صار متعلق  
 هذه القوة الدماغیة ذلک النور المطلق  
 البسيط المحیط بجملة الموجودات الذی هو  
 مقصود جمیع المکونات والخواطر مانعة  
 لحصول هذا المعنى والنقص فی الطب  
 الحقیقی هكذا ایضاً ان یجلس فی مقابله و  
 یقول لہ فرغ نفسك من کل خاطر ثم توجه  
 بجمہ لرفع الحجاب الظلمانی

اوسکے دو طریقے ہیں ایک یہ ہے کہ جو وقت  
 کسی کو بیماری ہو یا کسی گنہ میں مبتلا ہو جا  
 تو وضو کرے اور دو رکعتیں پڑھے اور اسے  
 سے بہت عجز و انکسار کے ساتھ رجوع ہو اور  
 اوس میں طلب کرے اس سے کہ اوس شخص کو  
 پاک کر دے اوس سے جو اسے عارض ہوئی  
 ہے اور دور کر دے اوس سے اور دوسرا  
 طریق یہ ہے کہ اپنے تئیں صاحب مرض و معصیت  
 بنائے اور اوسکی جگہ آپ ہو اور مشغول ہو  
 اور متوجہ ہو اوس سے اوسکے دفع کا پہلے نزول  
 حضرت غزالی کے کیونکہ جب وہ نازل ہو  
 تو اونکا خالی جانا محال ہے اور ضروری بدل اور  
 اس وقت مرض ثابت کر کے اعضا کی جگہ اور متوجہ  
 ہمت کے ساتھ اور بیماری میں مدد بہت طرح ہی اول  
 یہ کہ متوجہ ہو ہمت کیا ہمت واسطے اوس ہمدیکر زائل  
 ہونیکر دوسری طرح یہ کہ اوٹھائی ہو اوس بیماری  
 اپنے اوپر تیسری یہ کہ متوجہ ہو متفرق خاطر و ذکر دفع کر نیو  
 اور مرض کو دفع کر کچھ معرض نہوا سنے کہ بیماری میں  
 درجہ بلند ہو تئیں اس واسطے کہ بیماری سبب تنقیہ اور  
 تصفیہ کا قوا و دماغیہ اور جو وقت پاک صاف ہو گیا  
 دماغ تو اس قوت دماغیہ متعلق ہوگا نور مطلق بسیط محیط  
 جمیع موجودات ایسا کہ وہی مقصود تمام کائنات کا خطرہ  
 مانع ہیں اس کو حصہ کر اور تصرف کر طالب حقیقی میں اس طرح  
 ایضاً اوس پر سبب ہائی اور اوس کی کل خیر و نفع  
 کو خلق کر لی ہے متوجہ ہو ہمت کیا ہمت واسطے اوٹھائی ہو اوس بیماری



ثم رفع الحجاب النوراني واذا حصلت له الغيبة لا يتوجه له الا ان حصلت له عقدة فيزيلها والذي ينسب الى شخص من الاحوال الاية هو انه اذا حضر اجنبى وحصل في الخاطر لا يحر من الايمان او صلوة او صوم او تحصيل علم ديني يقولون حصل منه نسبة الاسلام والديانة والعلم والحاصل انه ظهر بسبب هذا الوصل هذا المعنى وكان وجوده في الخاطر مقتضيا انفاسه وان ظهر من وصوله المحبة والعشق يقولون ظهر منه نسبة المحبة وفي معرفة احوال الميت يجلس محاذي القبر ويقرا اية الكرسي مرة وسورة الاخلاص اثنا عشر مرة وتحتل نفسه من كل خاطر فكل ما لاح له بعد ذلك فهو منه واذا وقع من المرید سوء ادب فلا ينبغي للشفيح ان يسعى في سلب حاله لكنه يتوجه بهمة على الطريق المعهود في دفع الظلمة والكدورة عنه او بامره بذكر النفي والاثبات فترفع عنه تلك الظلمة بهذا الطريق بان يلاحظ في جانب النفي جميع المحدثات بنظر انفساء و في جانب الاثبات بمقصور ذات المعبود بالحق بالبقاء بـ بـ بـ

فصل

پہر حجاب نورانی کے۔ اور جب اسے غیبت حاصل ہو جائے تو اس کے واسطے توجہ نہ کرے مگر جو کوئی گمراہ پڑ جائے تو اسے کہوں سے اور وہ نسبت کی جاتی ہے کسی شخص کی طرف احوال آنے والے سے وہ یہ ہے کہ جو وقت حاضر ہو کوئی اجنبی اور خاطر میں حاصل ہو ایک چکایمان یا نماز یا روزہ یا تحصیل علم دین کی تو کہتے ہیں اس سے نسبت اسلام اور دینیت و علم کی حاصل ہوئی اور حاصل یہ ہے کہ ظاہر ہو اس سبب اس کی یہ معنی اور معی وجود اس کا خاطر میں اس کے انفس کی مقتضیات سے اور جو اس کے دل سے محبت و عشق ظاہر ہو کہتے ہیں نسبت جذبہ اس کے ظاہر ہوئی اور نسبت کے حال کی معرفت کے واسطے یوں ہو کہ مقابل قبر کے بیٹھے اور آیت الکرسی ایک بار اور سورہ اخلاص بارہ دفعہ پڑھے اور اپنے نفس کو سب خطر و نئے خالی کرے تو پھر جو کچھ ملین چکیگا تو وہ اسی سے ہے اور جب مرید کسی کوئی بے ادبی ہو جائے تو شیخ کو نہیں مناسب کہ اس کے سلب حال کے واسطے کوشش کرے لیکن توجہ ہو اپنی ہمت سے طریق معلوم کے موافق دفع کر نہیں اور اس کی ظلمت اور کدورت کے یا اس کو امر کرے کہ نفی و اثبات کا ذکر کرے تو اس سے اس کی ظلمت جاتی ہے اس طرح سے کہ ملاحظہ کرے جانب نفی میں تمام محذات کا فنا کی نظر سے اور جانب اثبات میں تصور کرے ذات معبود بحق کو ساتھ بقا کے پـ پـ

فصل

(تحقیق احوال میت)  
(سلب ظلمت مرید)  
(فصل آداب میں)



## فصل فی الآداب

## آداب مرد و عورت

فی الآداب الآداب الظاہرۃ مع الحق سبحانہ ہی ان یکون قائما بالا وامرو النواہی الشرعیۃ ویکون دائما علی الطہارۃ مستغفرا یحنا طافی جمیع الامور ویکون متبعیا لآثار السلف الصالح عاملا بها وادب الباطن هو ان تحفظ قلبک من خطو را لا یتیار سوا مکان خیرا وشرافانہما فی الحجاب سواء وادب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی هذا القیاس وادب الاولیاء ہی انک فی مجالستہم تحفظ خواطرتک ولا تتکلم فی حضرتہم بصوت عال ولا تشغل فی حضورہم بصلوۃ التوافل وان صلیت معہم فحسن ولا تتکلم فی اثناء کلامہم بل لا تتکلم معہم من غیر ان یسئلوک وکل ما یرکونہ اجملہ مکررہک ولا تنظر فی بدتہم الاسبابہم وحوالہم ولا یخطر ببالک رواجک الشیخ الآخر وخذک منہ بل اعتقد ان شیخک هذا هو موصلک الی مولک ولا تعلق قلبک بسواہ فان ذلک موجب لتفرقتک وافتراقک ان کل ما یرکونہ الطیبیر الانسانی فارقہ وتجنبہ فان سوا الآداب مع الشائخ خاصیۃ تقتضی سنن الطریقۃ وعدم وصول النہی

آداب میں آداب ظاہرہ حق سبحانہ کے ساتھ یہ ہیں — کہ قائم ہوئی امور و نہی شریعت پر اور ہمیشہ طہارت سے رہے اور استغفار پر رہے اور سب امور دین میں احتیاط کرتا رہے اور اسلاف صالح کا پیرو اور تابع رہے اور اوپر عمل کرے اور باطن کا ادب یہ ہو کہ اپنے قلب کی حفاظت کرے کہ اوس میں غیر کا خطرہ نہ آنے خواہ نیک ہو وہ یا بد ہو اسلئے کہ حجاب ہونے میں دونوں برابر ہیں اور آداب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسی قیاس پر ہیں اور اولیاء کا ادب یہ ہے کہ اونکی مجلس میں اپنے خطرون کی حفاظت کرے اور اونکے حضور میں بلند آواز سے نہ بولے اور اون کے حضور میں نماز نوافل نہ پڑھے اور اون کے ساتھ اگر پڑھے تو بہت پرچھائے اور اون کے کلام کے درمیان بول نہ اونکے بلکہ جیگ وہ خود نہ پوچھیں کچھ نہ کہے اور جب کو وہ مکروہ جانیں او سے آپ بھی مکروہ سمجھے اور اونکے گھر میں انکے اسباب اور اخراجوں کی طرف نظر نہ کرے اور دل میں یہ خطرہ نہ لاوے کہ اور شیخ کی خدمت میں جاوے اور اوس سے فیض حاصل کرے بلکہ یہ اعتقاد رکھے کہ تیرا تیرا بھگوان ہوا ہے کا تیرے مولائے کے پاس را اپنے پیر کے سوا اور سے تعلق نہ کرے نہ کہ تیرے تیرے تفرقہ کا ہوگا الحاصل یہ ہو کہ جس سے کو طبیعت انسانی مکروہ جانے اوس سے الگ ہو اور بچے اوس سے کیونکہ بے ادبی مخصوصا شاخ کی راہ خدا کی مانع ہے اور اس کے سبب فیض سے محروم رہتا ہے



وینبغي لك ان لا يكون في قلبك ونظرك  
غير الحق واسمه وكن دائما مع الحق لا تجد  
العقلة اليك سبيلا وما احسن ما قيل

## شعر

اذ كنت في الوقت عن الحق غافلا  
فانت في الكفر لكن بخفية  
فان دمت في ذی الحال صاحب غفلة  
فانت للاسلام سد بحفوة

وخطور الاعیار من رویۃ الالوان و  
الاشکال المختلفة ویکون ایضا من مطالعة  
الکتاب ومن الصلحۃ المفرقة فینبی السالك  
ان یكون ایا ما بغیر ملاحظۃ الاعیار  
فی صحبۃ صاحب دولة تمت له السعاده  
الجمعیۃ لتصل الی بركة ملكة المحضور و  
الجمعیۃ فمن ملكة المحضور یحصل الرضاء  
والتسلیم اللذان هما نهایۃ العبودیۃ  
والعباده وکمال الاسلام فی التسلیم و  
التفویض فان صاحب التسلیم لو طوق  
فی رقبته طوق اللعنه کابلیس فکان  
راضیا من حیث انه قضاء الحق و تقدیر لا کشل  
رضاء بایمانه واسلامه لان الطالب الصادق  
راض بقضه الله وقدره لا یفعل نفسه و اذا  
وقد للطالب مکروه حصل التفاوت عند  
فیعبد لنفسه فان لم یحصل عند تفاوت  
کان عبده اصل کل امر و اساسه

اور سمجھے جیسے کہ تیرے دل میں اور نظر میں غیر حق  
اور اس کے نام کی نہ ہو اور ہمیشہ رہو با خدا کہ  
غفلت راہ پناے اور کیا خوب کہا ہوا یہ شعر  
اذ كنت في الوقت عن الحق غافلا  
فانت في الكفر لكن بخفية  
فان دمت في ذی الحال صاحب غفلة  
فانت للاسلام سد بحفوة

اور غیروں کے خطرہ دیکھنے سے بین رنگ اور  
تکلیف مختلف اور نیز موتا ہے کتابوں کے مطالعہ  
سے اور ایسی صحبت سے جو تفرقہ دے تو مالک  
کو چاہیے کہ کچھ دنوں بلیا خطہ اعیار کے رہے کسی  
ایسے صاحب دولت کی صحبت میں جبکہ پوری پوری  
سعادۃ ہو صحبت کی کہ اس کی برکت سے مالک  
کو ملے حضور اور جمیعت کا حاصل ہو کیونکہ ملک حضور  
حاصل ہوتا ہے رضا و تسلیم جو کہ نہایت عبودیت کے  
ہیں اور عبادت کی اور اسلام کا کمال تسلیم میں ہو اور  
تفویض میں کیونکہ صاحب تسلیم کے اگر گلے میں لعنت  
کا طوق بھی ڈالا جاوے جیسے ابلیس کے تو وہ راہ  
ہوگا اس سے اس حدیث سے کہ وہ قضا ہو حق کی  
اور تقدیر الہی ہے ایسا جیسے ایمان و اسلام سے  
راضی ہے اس لئے کہ طالب صادق راضی ہے قضا و  
قدر سے اس کا نفس کچھ نہیں کرتا اور جب طالب کو مکروہ  
پہنچے اور اس کو تفاوت ہو تو وہ اپنے  
نفس کا بندہ ہے اور جو تفاوت نہ ہو تو وہ اس  
کا بندہ ہے۔ ہر امر کی اصل اور بنیاد

جس وقت کہ بتیو  
خائن ہیں  
حق کا شکار ہیں  
تو کفر ہو جاتا ہے  
نفس کا شکار  
ہو جاتا ہے  
جس وقت کہ بتیو  
خائن ہیں  
حق کا شکار ہیں  
تو کفر ہو جاتا ہے  
نفس کا شکار  
ہو جاتا ہے



هذا فنبتی للذایہا السالک ان تكون  
 دانتا عبدا کما انہ تعالی دانتا ربا و اذا  
 کان فی مدح و ذم تفاوت فعابد  
 اصنا مرجعناک جملة سراج الخواص العوام  
 قد ذکر والہ المرفق الحمد لله رب  
 العالمین والصلوة والسلام علی سیدنا  
 محمد سید الاولین والآخرین وعلی الہ  
 واصحابہ والتابعین لہم باحسان  
 الی یوم الدین انتھی کاتب الحروف  
 گوید کہ شیخ عبد الاحد بن شیخ محمد بن سعید  
 بن شیخ احمد السہروردی را در بیان اشغال  
 طریقہ احمدیہ مکاتیب ست بغایت متین  
 از انجملہ مکتوب کہ ایشان انہارا نویسانند  
 بجانب حضرت والد بزرگوار فرستادہ  
 بودند و در آخر انہا بخط خود این عبارت  
 نوشتہ کہ محمد و اعرافان پناہا ہر سہ مکتوب  
 این خاکسار را بطلوع گرامی مشرف سازند  
 و اما فقیر عبد الاحد عنی اللہ عنہ درین رسالہ  
 بعینہا نقل کردہ می شود۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ علی کل حال  
 ہمیشہ عزیزہ خدا پرست از لطائف  
 انسانی پر سیدہ بودند معلوم نمایند کہ لطائف  
 پنجگانہ انسانی کہ قلب و سر و  
 خفی و داخلی باشد از عالم امرند مقام  
 انہا فوق العرش است کہ بلاسکانیت

مکتوب اول از شیخ عبد الاحد صاحب

یہ ہے۔ تو اسے سالک سمجھے چاہئے کہ ہمیشہ  
 بندہ ہو اور سکا جیسے اللہ تعالیٰ ہمیشہ رب ہے  
 اور جب مدح اور مذمت میں فرق ہو تو عباد  
 اپنے دل کے بتوں کی کرتا ہو سب سر خواص و  
 عوام کا ذکر کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ و فیو الہ  
 الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام  
 علی سیدنا محمد سید الاولین والآخرین  
 وعلی الہ واصحابہ والتابعین لہم باحسان  
 الی یوم الدین انتھی کاتب حروف کہتا ہے  
 کہ شیخ عبد الاحد بن شیخ محمد بن سعید بن شیخ  
 احمد سہروردی کے طریقہ احمدیہ کے اشغال  
 کے بہت عمدہ مکتوب ہیں اور ان میں سے  
 تین مکتوب جو انہوں نے لکھو اگر حضرت والد  
 بزرگوار کو بھیجتے۔ اور ان کے آخر  
 ہاتھ سے یہ عبارت لکھی تھی کہ محمد و  
 اعرافان پناہا اس خاکسار کے تینوں مکتوب  
 اپنے مطلقہ سے مشرف کرنا۔

راقم فقیر عبد الاحد عفا اللہ عنہ  
 وہ مکتوب اس رسالہ میں بعینہا نقل کئے  
 جاتے ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

الحمد للہ علی کل حال۔ ہمیشہ عزیزہ خدا پرست  
 نے لطیفہ انسانی پوچھے تھے۔ سو معلوم  
 کریں کہ پانچ لطیفہ انسانی کہ قلب و روح  
 و سر و خفی و داخلی ہیں عالم امر سے ہیں ان کا  
 مقام فوق العرش ہی۔ جسے لامکان کہتے ہیں



موصوف و عالم ارواح نیز انرا گویند حق جل  
و علا بکمال قدرت خویش آن لطائف عشق  
و تعلق بدن انسانی دادہ از انجا فرو آورده  
ہر یکے را بموضع خاص از بدن کہ مناسب  
آن بود جا دادہ است قلب را جانب  
چپ از سینہ بہ پستان جا دادہ است  
روح را کہ لطیف تر از قلب است در مقابل  
آن بجانب راست او۔ اخفی کہ لطیف و حسن  
لطائف است در میان حقیقی سینہ و  
مقرر اور میان قلب و اخفی و خفی را در میان  
روح و اخفی و ولایت ہر یکے ازین لطائف  
زیر قدم پیغمبر اولو العزم است چنانچہ ولایت  
قلب زیر قدم آدم است علی نبینا  
و علیہ السلام و ولایت روح زیر قدم حضرت  
ابراہیم است علی نبینا و علیہ السلام و ولایت  
سر زیر قدم حضرت موسیٰ علی نبینا  
و علیہ السلام و ولایت خفی زیر قدم حضرت  
عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام و ولایت اخفی  
زیر قدم حضرت خاتم الانبیاء علیہ و علیہم  
الصلوات و التسلیمات۔

باید دانست کہ تفاوت اقدام اولیاء از  
راہ ہمین لطائف است پس ہر کہ زیر قدم  
حضرت آدم است علیہ السلام و ولایت  
وحی ولایت قلب است و وحی صاحب  
استعداد و یک درجہ ولایت است و

اور عالم ارواح بھی او سے کہتے ہیں حق جل  
و علی نے کمال قدرت سے اپنے اون لطائف  
کو بدن انسان سے عشق اور تعلق دیکر وہاں سے  
نیچے اوتا کر ہر ایک کو ایک خاص جگہ میں ان  
کے بدن میں جو اس کے مناسب تھا جائے دی ہے  
قلب کو سینہ کے بائیں طرف پستان میں جائے دی ہے  
روح کو جو قلب سے زیادہ لطیف ہے اس کو مقابل دائیں جانب  
اخفی کہ لطیف اور حسن لطائف ہے در میان حقیقی سینہ  
کے سر کو در میان قلب اور اخفی کے۔

خفی کو در میان روح اور اخفی کے  
اور ولایت اس میں سے ہر ایک لطیفے کے زیر قدم  
ایک اولو العزم پیغمبر کے ہی چنانچہ قلب کی ولایت  
حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام کے زیر  
قدم ہے۔ اور روح کی ولایت حضرت ابراہیم  
علی نبینا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے۔ اور سر  
کی ولایت حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کے  
زیر قدم ہے۔ اور خفی کی ولایت حضرت عیسیٰ  
علی نبینا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے۔ اور اخفی  
کی ولایت حضرت خاتم الانبیاء علیہ و علیہم  
الصلوات کے زیر قدم ہے۔

جانتا چاہئے کہ اولیاء کے قدموں کی تفاوت  
انہیں لطیفوں کی راہ سے ہے تو جو زیر قدم  
حضرت آدم علیہ السلام کے ہے اس کی ولایت  
ولایت قلب ہے۔ اور وہ صاحب استعداد  
ولایت کے ایک درجہ کا ہے۔

(خفی اخفی و قلب) (حقیقی لطائف انسانی)



از درجات خمسہ کسی کہ زیر قدم حضرت ابراہیم  
ست ولایت وی ولایت روحی ست و وی را  
استعداد و درجہ است از درجات خمسہ کسی  
کہ زیر قدم حضرت موسی است ولایت و  
ولایت سرست و وی خداوند ست درجہ  
است از درجات مذکور و کسی کہ زیر قدم  
حضرت عیسی ست ولایت وی ولایت خفی  
ست و وی مستعد چار درجہ است از ان  
درجات و کسی کہ زیر قدم حضرت سرور عالم  
کائنات است علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و التسلیما  
ولایت وی ولایت اخفی است کہ اعظم و علی  
واحسن درجات ست و صاحب این ولایت  
را قاطبیت ہر پنج درجہ ولایت ست۔ باید  
دانست کہ تفاوت اقدام انبیاء علیہم السلام فیما  
بینہم ازین راہ نیست بلکہ از راہ نبوت ست  
پس ہر کہ ازین بزرگواران درین راہ پیش قدم  
باشد همان از دیگران افضل خواہد بود چنانچہ  
حضرت موسی از حضرت عیسی در مقام نبوت  
پیش قدم ست بنا بران از حضرت عیسی  
افضل آمد اگرچہ در مقام ولایت حضرت  
عیسی از حضرت موسی غالب ست چنانچہ  
بالا مفهوم کشت دیگر باید دانست کہ اگر مرشد  
و مرئی طالب صداق المشرب باشد می تواند  
کہ وی را بر است کہ خود قطع منازل نمودہ تسلیک  
خرابہ و کمالات ولایت محمدی متحقق سازد

پانچ درجوں میں سے۔ اور جو حضرت ابراہیم علی نبینا  
و علیہ السلام کے زیر قدم ہے اس کی ولایت  
ولایت روحی ہے اور اس کو دو درجوں کی ولایت  
کی استعداد ہے پانچوں درجوں میں سے۔ اور جو  
زیر قدم حضرت موسی علیہ السلام کے ہے اس کی ولایت  
ولایت ستری ہے وہ ولایت کے تین درجوں کی  
استعداد رکھتا ہے درجات خمسہ سے اور جو زیر قدم  
حضرت عیسی علیہ السلام کے ہے اس کی ولایت ولایت  
خفی ہے اور وہ چار درجہ ولایت کی استعداد رکھتا ہے  
اون درجوں میں سے اور جو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ  
و آلہ وسلم کے زیر قدم ہے اس کی ولایت ولایت اخفی و  
اعظم و علی اور احسن سب درجوں کی اور اس ولایت کے  
صاحب کو قاطبیت پانچوں درجوں کی ولایت ہے۔ اور جانتا  
چاہئے کہ انبیاء علیہم السلام کے قدموں کی تفاوت اس کی  
آپس میں اس راہ سے نہیں ہے بلکہ نبوت کے راہ سے  
ہی اس جوان بزرگواروں میں سے اس راہ میں پیش قدم  
ہوگا وہ ہی دوسروں سے افضل ہوگا چنانچہ حضرت  
موسی علیہ السلام حضرت عیسی علیہ السلام سے مقام  
نبوت میں پیش قدم میں ایسے حضرت عیسی سے  
افضل ہیں اگرچہ مقام ولایت میں حضرت عیسی حضرت  
موسی سے غالب ہیں جیسا اوپر لکھا گیا۔ دوسرے  
یہ امر جانتا چاہئے کہ اگر مرشد و مرئی طالب کا صداق  
المشرب ہوگا تو اس سے ہو سکتا ہے کہ جس سے  
آپ قطع منازل کئے ہیں اسی راہ طالب کو بھی چلا  
اور ولایت محمدی کے کمالات کو پہنچائے



وآن مرید اگرچہ خود استعداد فروزین استعداد  
داشتہ باشد اینجا سخن از حد زیادہ عرض و طول  
دارد معذور دارند و ہر وقت دیگر موقوف  
فرمایند و اگر از آلو ان و انوار لطایف پر سیدہ  
بودند معلوم نمایند کہ ہر کس موافق کشف و  
دید خود چیزے گفتہ و نوشتہ است و بران  
اشیا بقنا تعبیر و قایع و تفسیر معاملات  
نمودہ اما آنچہ از حضرت عالی درجات خود مفہوم  
نمودہ در منصب تحریری آرد باید دانست کہ نور قلب  
نور زرد است و نور روح نور سرخ است و نور  
سرسفید و نور خفی سیاہ و نور اخفی سبہر ظاہر  
از حقیقت و ماہیت نفس پر سیدہ بودند معلوم  
شریف باد کہ نفس خبیثہ است از عالم خلق و محل دی  
دماغ است بالذات شرارت و خباثت متصف  
ست و خود را در رنگ لطایف لطیفہ نفیسہ  
و انمودہ است و دعوی ریاست و کیاست  
کردہ بر تمامی اجزاء و لطائف تصرفات فاسد  
نمودہ و باغوائی پلیمس پر تلمیس علیہ اللعۃ سائر  
لطایف و اجزاء ابا و صاف ذمیمہ خود متصف  
ساختہ است و از توجہ بجناب قدس خداوندی  
محروم داشتہ بخمارت ابدی و مہادت سرمد  
رسانیدہ ہر گرا غایت ازلی دستگیری و رہنمائی  
نمودہ بر شرارت و خباثت وی اطلاع یافتہ  
و از مکار و مفاسد وی روی تافست متوجہ  
بارگاہ قدس گشتہ بسعادت ابدی پیوستہ

اور وہ مرید اگرچہ خود اپنی استعداد کمتر رکھتا ہو  
یہاں سخن بہت طول و عرض رکھتا ہے کہ حد سے  
زیادہ ہے معذور رکھیں اور پھر کسی وقت پر موقوف  
فرمائیں اور انوار و لطایف کے رنگ پر چھے تھے  
سو معلوم کریں کہ ہر شخص نے اپنے کشف و نظر کے  
موافق کچھ کہا اور رکھا ہے اور اسکے اوپر بنا تبصر  
و قایع اور تفسیر معاملات کی رکھی ہے مگر میں اب جو  
حضرت عالی درجات سے سمجھا ہے۔ لکھتا ہوں۔  
جاننا چاہیے کہ قلب کا نور زرد ہے۔ اور روح  
کا نور سرخ ہے اور سر کا نور سفید ہے اور  
خفی کا نور سیاہ و اور اخفی کا نور سبہر ظاہر حقیقت  
و ماہیت نفس جو دریافت کی تھی آپ کو معلوم ہو  
کہ نفس خبیثہ ہے عالم خلق سے اور اس کا محل  
دماغ ہے بالذات شرارت و خباثت سے متصف  
ہے اور اپنے تئیں لطایف کی طرح لطیفہ نفیسہ ظاہر  
کیا ہے اور ریاست و دانائی کا دعوی کر کے تمام  
اجزاء و لطایف پر تصرفات فاسد کر کے مشہر بلان  
علیہ اللعن کے بہکانے سے تمام لطائف و اجزاء کو  
اپنے اوصاف ذمیمہ سے متصف کر دیا ہے اور  
درگاہ پاک خداوندی کی طرف متوجہ ہونے سے  
محروم رکھ کر نقصان ابدی کو پہونچایا ہے غایت  
ازلی نے جس کی دستگیری و رہنمائی کی اوس نے  
اوس کی شرارت و خباثت پر اطلاع پائی اور اوس کے  
فریبوں اور مفیدوں سے مونہ پھیر کر متوجہ اس درگاہ  
پاک کا ہوا اور سعادت ابدی کو پہونچا۔

ایمان رنگ لطایف

ایمان حقیقت و ماہیت نفس



و چون نفس نرکی کو سطر گرد و واز او صاف و  
 رذائل خود بالکل بیرون آید بر آئینہ بفضل  
 سبحانہ بمرتبه عظیم از ولایت و بقرب و مشاہدہ  
 و بمقام رضا شرفی می شود و از جمیع لطایف  
 انسانی بالا دست میگردد و سیر وی از ہمہ بلند  
 می رود وی را بعد حصول کمال تحت حد راجد اس  
 میفرمایند و ریاست و کیاست لطایف و سے  
 راجی بخند عجب عمرے است اجتناب الاشیاء  
 بعد از تطہیر و تنویر اشرف الاشیاء می گردد و  
 اولیت بیدل الله سیدنا محمد حسنات قال  
 علیہ السلام خیارکم فی الجاہلیۃ خیارکم فی الاسلام  
 فقہوا و الاسلام علی من یقر اھلہ و  
 بسم الله الرحمن الرحیم ۱ الحمد لله  
 و سلامی عبادہ الذین اصطفی اما  
 بعد چون سالک از حجاب ہستی و غولیشن پرستی  
 بیرون شود و ویدہ باطنش کجمل الجواہر معرفۃ  
 لکھل گرد و لا محالہ آیات و کراماتے کہ در نفس  
 وی بحکم و فی نفسکم افلا تبصرون ای فی انفسکم است  
 عظمتہ افلا تبصرون ببصر البصیرۃ موع است  
 مشاہدہ نماید بعد از ان بمقتضی من عرف نفسه فقد  
 عرف ربه بار و بار گاہ قدس یا بد برنے از  
 حقایق و آیات کہ در قالب انسانی تعبیر نموده  
 ند کو سیکر و دو و بگوش ہوش استماع نمایند  
 بدانند کہ انسان کہ عالم صغیر عبارت از ان است  
 مرکب از اجزاء عشرہ است کہ اصول آنها

و در ہدیہ  
 کتاب  
 تذکرہ  
 سیدنا محمد  
 صلی اللہ علیہ  
 و آلہ  
 و سلم

مکتوب دوم از شیخ ابو عبد اللہ صاحب

اور جب نفس پاک و سطر ہو جاتا ہے اور اپنے  
 سبب صف رذائل بالکل چھوڑ دیتا ہے البتہ اللہ  
 سبحانہ کفضل و کرم سے بڑے مرتبہ سے ولایت اور قرب  
 اور مشاہدہ اور مقام رضا کو مشرف ہوتا ہے اور سب  
 لطائف انسانی سے بالا دست ہو جاتا ہے اور اسکی  
 سیر سے بلند ہوتی ہے اور اسکو حصول کمال کے بعد تحت حد  
 پر اجلاس فرماتے ہیں اور ریاست کیاست سب  
 لطائف کی اسکو ملتی ہے عجب بھید ہے کہ جو سب سے  
 خبیث زیادہ ہے بعد پاک اور منور ہونے کے اشرف  
 سے ہو جاتا ہے۔ اولئک یدل للہد سیاتہم حنا  
 فرمایا ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خیارکم فی الجاہلیۃ  
 خیارکم فی الاسلام اذا فقہوا و الاسلام علی من اتبع  
 الہدی۔ بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله و سلام  
 علی عبادہ الذین اصطفی۔ اس کے بعد جاتا  
 چاہئے کہ جب سالک اپنی ہستی اور خود پرستی سے  
 نکل آتا ہے اور اسکو باطن کی انکھ معرفت کو کھل الجواہر  
 سے سرمہ سا ہو جاتی ہے تو ضرور آئین اور کراماتین  
 جو اسکو نفس میں چشم بصیرت میں امانت رکھی  
 ہوئی ہے بموجب و فی انفسکم افلا تبصرون ای فی انفسکم  
 آیات عظمتہ افلا تبصرون کی وہ مشاہدہ کرتا ہے اسکے  
 بعد مقتضای من عرف نفسه فقد عرف ربه بار گاہ  
 قدس میں داخل پاتا ہے قالب انسانی میں جو حقایق  
 اور آئین تعبیر ہیں کچھ انہیں سے مذکور ہوتی ہیں بگوئے  
 ہوئے سنو جان لو کہ انسان کہ اسکو عالم صغیر  
 کہتے ہیں اس اجزاء سے مرکب ہے جنکی اصلین



در عالم کبیرست و عالم کبیر عبارت از مجموعہ کائنات  
 است چہ خلق چہ امر و پنج ازان از عالم خلق است  
 کہ نفس عناصر اربعہ است و پنج ازان از عالم امر  
 باشد چنانچہ اصول عناصر اربعہ در عالم خلق  
 موجودست پنجین اصول لطائف خمسہ مذکورہ  
 در عالم امر کہ عبارت از فوق العرش است و  
 بلا مکانیت معروف و متحققست و فوق عرش  
 مجید و تحت اصول دیگر قلب است و لہذا  
 قلب را بزرخ در میان عالم خلق و و امر  
 فرمودہ اند چہ منتہائے عالم خلق عرش مجید  
 ست و باین وجہ کہ عرش مجید منتہائے عالم  
 خلق ست و رو با مردار و دوسے را نیز بزرخ  
 گفتہ اند و فوق اصل قلب اصل روح است  
 و فوق آن اصل سر و فوق آن اصل خفی و  
 فوق آن اصل اخفی چون حق جل و علا  
 خواست کہ انسان را بمقتضائے حکمت بالغہ  
 باین نوع ترکیب و ہر بعد از تسویہ قالب  
 ہر یکے ازین لطائف خمسہ را لعل و عشق  
 باین عنصر جسمانی وادہ از فوق العرش فرمود  
 آورده بقام خاص کہ ہر یکے ابان مقام مناسبت  
 بود شکر ساختہ لطیفہ قلب را درین  
 مضعکہ در تہ پستان چپ ست و قلب  
 صنوبریش خوانند جادادند و صنوبری  
 لعلش برائے آن کنند کہ دسے مانند شکر  
 صنوبر مقلوبست و اصل الاصل این لطیفہ

عالم کبیر میں ہے اور عالم کبیر مجموعہ کائنات  
 ہے خلق ہو خواہ امر ہو اون دس میں پانچ تو  
 عالم خلق سے ہیں ایک تو نفس اور چار عناصر اور پانچ  
 پانچ عالم امر سے ہیں جس طور چار عناصر کے اصلین  
 عالم خلق میں موجود ہیں اس طور لطائف خمسہ کو  
 اصلین عالم امر میں جو عرش کے اوپر لاسکان  
 مشہور ہے متحقق ہیں اور فوق عرش مجید  
 اور تحت اور اصول کے قلب ہے اور اسی  
 سبب قلب کو بزرخ در میان عالم خلق و عالم امر  
 کے فرمایا ہے اس واسطے کہ عالم خلق کے انتہا عرش  
 مجید ہے اور اس وجہ کہ عرش مجید عالم خلق کی انتہا  
 منتہی ہے اور امر کی طرف منہ رکھتا ہے اور اسے ہی  
 بزرخ کہتے ہیں اور اصل قلب کی فوق اصل روح ہے  
 اور اس کے فوق اصل سر اور اس کی فوق اصل خفی اور  
 اس کی فوق اصل اخفی جب تعالیٰ شانہ نے چاہا کہ  
 انسان کو اپنی حکمت بالغہ کے مقتضائے اس نوع  
 سے ترکیب دے تو بعد قالب کے تسویہ کے ان  
 لطائف خمسہ سے ہر ایک کو اس عنصر جسمانی سے  
 تعلق اور عشق دیگر فوق العرش سے اوتار کر  
 مقام خاص میں جس کو جس مقام سے مناسبت تھی  
 شکر کیا لطیفہ قلب کو اس مضعہ میں جو زیر  
 پستان چپ ہے اور اس سے قلب صنوبری  
 کہتے ہیں جائے دی اور اس سے صنوبری اس واسطے  
 کہتے ہیں کہ وہ مانند صنوبر کے پھل کے ہے جو لٹا  
 ہوا ہو اور اصل الاصل اس لطیفہ کے



(لطیف حقی)

(لطیف حقی)

قدس از راہ ہمین لطیف خواهد بود و اما بعد قطع  
لطائف سابق و صاحب این مرتبہ را استعداد  
حصول سہ مرتبہ است از مراتب پنجگانہ ولایت  
الالبقر من القاسر و نور این لطیف را سپید  
تغین فرمودہ اند و لطیف حقی را کہ سر الطف  
ست مابین روح و وسط جاد و اند و اصل لای  
این لطیف صفات سلبیہ تنزیہیہ است کہ فوق  
شیونات ذاتیہ اند و حصول فنار این لطیف  
وصول بہان صفت است نور این لطیف را  
نور سیاہ تغین نمودہ اند و ولایت این لطیف  
زیر قدم حضرت عیسیٰ است علی نبیا و علیہ السلام  
و ہر کہ زیر قدم حضرت عیسیٰ است راہ و کجباب  
قدس از ہمین لطیف خواهد بود و بعد از قطع  
لطائف سابق الالبقر من القاسر و صاحب  
این مشرب را استعداد حصول چار مرتبہ  
است از مراتب پنجگانہ ولایت و لطیف  
اخفی کہ الطف و احسن و اجل لطائف  
عالم امرست و اقرب است بحضرت اطلاق  
ویرا و وسط حقیقی سینہ کہ مرکزست  
و مناسبت تام دارد بحضرت اجمال  
جاد و اند و اصل الاصل این لطیف مرتبہ  
است کہ کالبرزخست در میان مرتبہ  
تنزیہیہ و در میان احدیت مجرودہ و فنار  
این لطیف ہم مربوط بہ تحت بہان مرتبہ مقدسہ  
است و نور این لطیف نفیس را

قدس میں اسی لطیف کی راہ سے ہو گا مگر بعد  
قطع پہلے لطیفوں کے اور اس مرتبہ والیکو استعداد  
تین مرتبہ کے ہو کے مراتب پنجگانہ ولایت میں  
الالبقر قاسر اور اس لطیف کا نور سفید تغین  
فرمایا ہے اور لطیف حقی کو کہ سر سے بہت لطیف  
ہے در میان روح اور وسط کے جادوی ہے  
اور اصل الاصل اس لطیف کے صفات سلبیہ تنزیہیہ  
کہ شیونات ذاتیہ کو فوق میں اور حصول اس لطیف کو فنار  
کا اسی صفت کا وصول ہے اس لطیف کا نور  
سیاہ تغین کیا ہے اور اس لطیف کی ولایت  
حضرت عیسیٰ علی نبیا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے  
اور جو زیر قدم حضرت عیسیٰ کے ہے اس کو راہ جناب  
قدس میں اسی لطیف سے ہو گی بعد قطع لطائف  
سابق کے مگر بقسر قاسر اور اس مشرب کے  
صاحب کو استعداد حصول چار مرتبہ کے ہے  
پنجگانہ مراتب ولایت میں سے اور لطیف  
اخفی کہ بہت لطیف اور احسن اور اجل سب  
عالم امر سے ہے اور بہت قریب ہے حضرت اطلاق  
اوسکو سینہ کے وسط حقیقی میں جو مرکز ہے  
اور بہت مناسبت کہتا ہے حضرت اجمال سے  
جگہ دی ہے اور اصل الاصل اس لطیف کو ایک  
مرتبہ ہے مثل برزخ کے در میان تنزیہیہ  
اور در میان احدیت مجرودہ کے اور اس  
لطیف کے فنا ہی مربوط اسی مرتبہ مقدسہ  
تحت سے ہے اور اس لطیف کے نفیس کا



نور سبب بیان فرمودہ اند و ولایت ابن  
لطیف زیر قدم حضرت رسالت پناہ است صلی اللہ  
علیہ و آلہ وسلم و صاحبان مرتبہ عالیہ ابالذات  
استعداد حصول تمام مراتب پنجگانہ ولایت  
از زبان الہام ترجمان حضرت قطب الاقطاب  
شنیدم کہ حضرت مجدد الف ثانی روزیے جنیز  
گوہر فشانند کہ اوائے صلوٰۃ صوم در وقت غلغلا  
ستمینار اخفی است باید دانست کہ عروج  
لطایف خمسہ عالم امر تا دائرہ اولی ولایت کبر  
است کہ متضمن سہ دائرہ و یک قوس است  
خواہد بود چون ازان دائرہ معاملہ بالارباب  
و در دائرہ اصل و اصل الاصل سیر افتد  
معاملہ بالنفس خواہد افتاد و نفس بحصول فناء  
اتم و بقا اکمل و بشرح صدر و اسلام حقیقی  
و پ حصول و اطمینان و بار تقاب مقام  
رضا مشرف خواہد شد بعد ازان کہ سیر در  
ولایت علیا افتد مقابلہ با سہ عنصر یعنی  
نارسی - و آبی - و ہوائی خواہد افتاد و اگر  
از انجا بفضل اللہ ترقی واقع شود در کمالات  
نبوت سیر واقع بود معاملہ با جزا ارضی خواہد  
افتاد و از انجا اگر ترقی واقع شود خواہد  
در کمالات رسالت خواہد در حقایق ثلثہ یعنی  
حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن و حقیقت  
صلوٰۃ معاملہ با ہیئت و جدائی کہ از مجموع اجزا  
عشرہ عالم خلق و امر بعد از

نور سبب بیان فرمایا ہے اور اس لطیفہ کے  
ولایت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ  
وسلم کے زیر قدم ہے اور اس بلند مرتبہ و الیکو بالذات  
استعداد حصول تمامی مراتب پنجگانہ ولایت  
حضرت قطب الاقطاب سلمہ رب سہ زبان الہام  
بیان میں ہے کہ ایک روز حضرت مجدد الف  
ثانی نے ایسا فرمایا کہ صبح کی نماز اندھیر میں پڑھے  
تو قضا اخفی حاصل ہوتی ہے جانتا چاہو کہ لفظ  
خمسہ عالم امر کا عروج و ایرہ اولی ولایت کبر  
یک جو متضمن تین دائرہ اور ایک قوس کا ہے  
ہو گا جب اس دائرہ سے معاملہ ترقی کرے اور  
دائرہ اصل اور اصل الاصل میں سیر کرے  
نفس سے معاملہ پڑے گا اور نفس حاصل ہو گئے  
پوری فنا اور کامل بقا کے اور کثرت کی سنیہ اسلام  
حقیقی کی اور حصول اور اطمینان کے مقام رضا  
کے ترقی سے مشرف ہو گا اور کے بعد جب ولایت  
علیا میں سیر ہوگی تین عنصر سے معاملہ پڑے گا یعنی  
نارسی - و آبی - و ہوائی سے اور اگر وہان سے  
خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی ہوئی تو کمالات  
نبوت میں سیر واقع ہوگی معاملہ اجزا ارضی پڑے گا  
اور جو وہان سے ترقی واقع ہوئی تو خواہ کمالات  
رسالت خواہ حقایق ثلثہ میں یعنی حقیقت کعبہ  
و حقیقت قرآن و حقیقت صلوٰۃ میں  
معاملہ ہیئت و جدائی سے جو مجموع اجزا  
عشرہ عالم خلق اور امر سے ہے بعد



از حصول کمالات ہر یک فرادی فرادی حاصل شدہ خواہد افتاد بعد ازان بمقامہ از عقل و فہم ما و شمار ترست اللہ سبحانہ و تعالیٰ بمحض عنایت بیخایت خویش ازین کمالات بہرہ تمام عنایت فرماید انہ قریب مجیب بجد اللہ سبحانہ کہ بظہیل حضرات عالی درجات قدس اللہ باسرا رحمہم العالیہ باین مراتب مذکورہ و دیگر معاملات کہ نسبت باین معاملات کالسماء من الارض بہرہ بقدر استعداد بل فوق الاستعداد کرامت فرمودہ این فہدہ را از خاک مذلت بروائستہ ہمنان آفتاب ساختہ شکر این مرتبہ اگر ہزار سال بصد ہزار زبان بہرہ ازان ادا اظہار نماید یکی از ہزار بر منصفہ ظہور نماید و قلہ الحمد والمثنیٰ کمالیق بٹانہ و بحرہی والسلام علی رسولہ وآلہ وصحبہ البرۃ النقی اظہار این قسم سخنان اگرچہ موہم فحار و بیانات ست اما بموجب اظہار النعمۃ من الشکر لایسا عند الاحیاء المخلصین المطلقین علی الاسرار المناقین لذلک الآثار والایثار مذکورہ منودہ شد رہنما لاتواخذنا ان نشینا و اخطانا بجرمتہ سیدنا محمد البنی الامی العزلی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم +

بسم اللہ الرحمن الرحیم -

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ -  
اخوئی شیخ محمد کبیر معلوم نمایند کہ قرب افضل عبارت از ان است کہ سالک خود را فاعل یا

ہونے کمالات جدا جدا ہر ایک کے پڑے گا بعد ازان ہماری تمھاری عقل و فہم سے معاملہ برتر سے - اللہ سبحانہ تعالیٰ محض عنایت بے نیاز سے اپنے ان کمالات سے بہرہ پورا عنایت فرمائے - انہ قریب مجیب اللہ سبحانہ کا شکر ہے کہ بظہیل حضرات عالی درجات قدس اللہ باسرا رحمہم کے ان مراتب مذکورہ اور اور معاملات سے جن میں ان کی نسبت زمین و آسمان کا فرق ہے اپنی استعداد کے لایق بلکہ استعداد سے زیادہ بہرہ کرامت فرمایا ہے اور اس ذرہ کو خاک مذلت سے اٹھا کر آفتاب کی برابر کر دیا ہے - اس مرتبہ کا شکر اگر ہزار سال سو ہزار زبان سے ہزاروں طرح سے ظاہر کرے تو ہزار میں سے ایک بھی نہ کر سکے قلہ الحمد والمثنیٰ کمالیق بٹانہ و بحرہی والسلام علی رسولہ وآلہ وصحبہ البرۃ النقی اس قسم کی باتوں کا ظاہر کرنے سے اگر محذور الی تھا وہم ہوتا ہے لیکن بموجب اظہار النعمۃ من الشکر کے خصوصاً ایسے دوستوں سے جو مخلص اولیٰ محرم اسرار اور اسکے مشتاق ہوں اس آثار و اخبار کے مذکور کیا گیا رہنما لاتواخذنا ان نشینا و اخطانا بجرمتہ سیدنا محمد البنی الامی العزلی صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ میرے بھائی شیخ محمد کبیر معلوم کریں کہ قرب نوافل ہی کتنی ہیں سالک ہر گز نہیں فاعل بنائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم



و حق را آلت چنانچہ بی سیم و بی مہر اشارہ است  
بان و قرب فرائض عبارت است از ان کہ  
ساک خود را آلت یا بد و حق را فاعل چنانچہ الحق  
ببطل علی لسان عمر اشارت است از ان و  
اس قرب شمر فناء وجود ساک است بخلاف  
قرب سابق مجمع بین القربین آنست کہ ساک  
خود را در میان شیخ نیابت فاعل نہ آلت  
چنانچہ بعض اہل دل از ان مقام چند اشارہ  
منودہ اند **مصرعہ**

عشق است در میانہ برمانند بہانہ - و آیہ  
کریمہ و ماریت اذ ریت و لکن المدری  
گو یا شعر ہر ہر مقام است چہ ماریت رمز  
از قرب فرائض است و اذ ریت کنایہ از  
قرب نفس و لکن المدری اشارہ ہر جمع  
بین القربین والسلام علی من اتبع الہدی والتمم  
تابعہ المصطفیٰ علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والتسلیم  
العلی انتہب المکاتیب الثانیۃ و در آخر این  
اوراق شیخ عبد الاحد بخط خود این فائدہ تحریر  
فرمودند عادت مشایخ کرام آنست کہ ساک  
ابتدای را اول بذکر قلب مشغول سازند تا جوہر  
ملکہ شود بعد از ان ذکر روح فرمایند بعد از ان  
ذکر اخفی بعد از ان ذکر نفس و محلہا الدماغ  
بعد از ان اگر خواہند ذکر سر و خفی فرمایند بعد  
از ان سریان و تمام اعضا تا حصول اکہ و  
سلطان ذکر شود و ثبات کہ بر ذکر قلب موصوف

اور حق کو اپنے اعضا چنانچہ بی سیم و بی مہر  
اوسکا اشارہ ہے۔ اور قرب فرائض اوسے  
کہتے ہیں کہ ساک اپنے تسلیں اعضا پائے اور  
حق کو فاعل جیسے الحق بطن علی لسان عمر۔ اور  
سب کی طرف اشارہ ہوا اور یہ قرب شمر دیتا ہے  
فناء وجود ساک کا بخلاف پہلے قرب کے اور جمع  
بین القربین یہ جو کہ ساک اپنے تسلیں در میان ہیں  
کچھ نپائے نہ فاعل نہ اعضا چنانچہ بعض اہل دل  
نے اوس مقام سے ایسا اشارہ کیا ہے **مصرعہ**  
عشق است در میانہ برمانند بہانہ

اور آیہ کریمہ و ماریت اذ ریت و لکن المدری  
گو یا تینوں مقام کی خبر دیتا ہے۔ کیونکہ ماریت  
قرب فرائض سے ہے۔ اور اذ ریت کنایہ  
قرب نوافل سے و لکن المدری اشارہ جمع  
بین القربین سے جو والسلام علی من اتبع الہدی  
والتمم تابعہ المصطفیٰ علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والتسلیم  
العلی وہ تینوں مکتوب ہو چکے اور آخر میں ان درویش  
کے شیخ عبد الاحد نے اپنے نامک سے یہ فائدہ  
تحریر فرمایا کہ مشایخ کرام کی عادت یہ کہ ساک ابتدا  
کو اول ذکر قلب سے مشغول کرتے ہیں تا جوہر اور  
ملکہ ہو جائے اُسکے بعد ذکر روح فرماتے ہیں  
بعد از ان ذکر اخفی بعد از ان ذکر نفس اور اُسکی جا  
و دماغ ہو اُسکے بعد اگر چاہیں ذکر سر و خفی فرمائیں  
بعد از ان سریان تمام اعضا تا حصول ملکہ و سلطان  
ذکر ہو جاوے اور اکثر ایسا ہے کہ ذکر قلب روح

فائدہ جنید از مولیٰ عبد الاحد صاحب رحمۃ اللہ علیہ



واختی کفایت کنند و گاہ بر قلب تنہا کتفا  
نمایند اما شرط آنست کہ ذکر جوہر قلب گردد  
و بسا دیدہ شدہ است کہ بجز ذکر قلب گفتن  
سلطان ذکر و سرایان و رسایرا جز او اعضا  
متحقق گردیدہ بالجملہ بقدر استعداد مبتدی  
سلوک باید نمود و السلام علی من اتبع الهدی اتھو  
ما اردنا ایرادہ من کلام الشیخ عبدالاحد قدس  
سرہ کاتب الحروف گوید ملا محمد دلیل ذکر کردہ  
کہ بجانب امیر موسیٰ بٹھی کوئی کمی از بزرگان  
خانوادہ احمدیہ این مکتوب نوشتہ بودند  
و امیر موسیٰ انرا استخوان کردند و یاران خود  
گفتند کہ نقل انرا نوشتہ گیرند باسمہ سبحانہ  
و فصلی و سلم خدام ولایت پناہ ہدایت دستگاہ  
سیادت مرتبت بنجابت منزلت میر محمد موسیٰ  
سلمہ ربہ سلام دوتانہ و تحیت مخلصانہ  
ازین فقیر حقیر محمد ہادی عفی اللہ عنہ  
مطالعہ فرمایند و در ویزہ گرد دعوات  
سلامتی خاتمہ و عفو و عافیت دنیوی و  
آخروی شہرند فقیر چون ضعف بدن  
بسیار داشت ازین جہت بدانچہ مامور  
بودن پر داحت الحال بارے تخفیف  
یافتہ تحریر می نمایند کہ چون طالب صادق  
پیش شیخ کامل و مکمل رود اول بندہ  
دل کہ آشیانہ او بجانب دست چپ است  
امر فرمایند چون این ملکہ شود بندہ کریم کہ بطرف

(۱) ترجمہ تہجد و آیات و احکام

واختی بر کتفا کرتے ہیں اور کبھی فقط ذکر قلب  
پر کتفا کرتے ہیں مگر شرط یہ ہے کہ ذکر قلب کا جوہر  
ہو جائے اور اکثر ایسا دیکھا گیا ہے کہ فقط ذکر قلب  
کہنے سے سلطان ذکر اور سرایان تمام اجزاء اعضا  
میں متحقق ہوا ہے حاصل یہ کہ بقدر استعداد مبتدی  
سلوک چاہئے کہ ناد اسلام علی من اتبع الہدی تمام  
وہ جسکا ہمنے ارادہ کیا تھا شیخ عبدالاحد قدس سرہ  
کے کلام سے۔ کاتب الحروف کہتے ہیں ملا محمد دلیل  
ذکر کیا ہے کہ امیر موسیٰ بٹھی کوئی کمی کو ایک بزرگوں  
سے احمدیہ خانوادہ کے یہ مکتوب لکھا تھا اور امیر  
موسیٰ نے اسکی بہت سی تعریف کی اور یاروں  
سے کہا اسکی نقل لکھ لو۔ باسمہ سبحانہ  
و فصلی و سلم خدام ولایت پناہ ہدایت دستگاہ  
سیادت مرتبت بنجابت منزلت میر محمد موسیٰ  
سلمہ ربہ سلام دوتانہ اور تحیت مخلصانہ  
فقیر حقیر محمد ہادی عفی اللہ عنہ کا مطالعہ  
فرمائیں اور مانگنے والا دعا سلامتی خاتمہ  
اور عفو و عافیت دنیا و آخرت کا گنیں  
فقیر کو جو ضعف بدن بہت تھا اس  
سبب جس کا امر ہوا تھا وہ نہ بجالا سکا  
اب کچھ تخفیف پائی ہے تو لکھتا ہے  
کہ جب طالب صادق شیخ کامل و مکمل  
کے روبرو جائے اول ذکر دل کا کہ  
اوس کا ہکانا بائیں ہاتھ کی طرف ہے امر  
فرمائیں جب کمال ملکہ ہو جائے تو ذکر روم کہ اوسکی



راست است اوست دلالت فرماید چون آن  
ذکر نیز ملکہ شود می باید کہ بذکر سر کہ متصل دل  
ست لیکن یمن قلب ست حکم فرماید چون  
آن نیز ملکہ شد بد کہ خفی کہ پہلوئی روح اما جب  
یسار روح مقام دایر و ماسور سازد و چون  
آن نیز ملکہ شود بذکر اخفی کہ متوسط ہمہ ست  
و در وسط صدر جائے اوست محکوم سازد  
و این جوہر اخفی از سایر جوہر عالم امری اعلی  
است چنانچہ بیاید اشارت بقاعے و چون  
اخفای نیز مذکور گو یا شود امر مذکر نفس نماید کہ  
دماغ جائیگاہ اوست و چون این لطائف ست  
بتجربہ مذکر شد امر مذکر نفسی و اثبات فرماید بطریق  
معہ و چون بعد و بست و یکبار برسد نصائب تمام  
شود و فناء قلب کہ اول قدم ست در اطوار ولایت  
ظہور فرماید و فناء قلب اثر آن تجلی افعال ست کہ اصل  
اوست چہ قلب افعال الہی ست و آن مری ولایت  
حضرت آدم ست علی بنیاد علیہ السلام پس از ان  
بقا قلب بارہ افعال ایزدی ست جل شانہ کہ  
سہر ظل سبب اصل خود شاہراہ ست بالفناء فیہ  
و البقاء بہ بعد از ان معاملہ فناء روح ست  
بقا او باہل خود کہ صفات حق است و صفات مری  
ولایت نومی و ولایت ابراہیمی ست علی بنیاد  
و علیہا السلام و معلوم کہ ہر دو ولایت مربوط ہر  
ست و باصل اوست کہ صفات ست باعتبار  
مختلفہ کہ ولایت ابراہیمی تفصیلی ست و ولایت

دائین طرف ہے ارشاد کریں جب وہ ذکر ہی  
ملکہ ہو جائے تو ذکر سر جوہر کے متصل ہے  
لیکن دائین طرف تینائین اور جب وہ ہی ملکہ  
ملکہ ہو جائے تو کہ ذکر خفی کا جوہر کے پہلو  
میں ہے مگر بائین طرف روئے ہے ماسور فرماین  
اور جب وہ ہی ملکہ ہو جائے ذکر اخفی کا کہ سب کے سب  
ہے اور وسط سینہ میں او کے جائے اسے حکم کریں  
اور یہ جوہر اخفی تمام جوہر و نفس عالم امری اعلی  
ہے چنانچہ آئینگا اشارت بقاعے اور جب  
اخفی ہی ذکر ہو جائے تو ذکر نفس کا حکم کریں کہ  
نفس کا مقام دماغ ہے اور جب یہ لطائف ست  
ذکر سے تجربہ ہو گئے تو ذکر نفسی و اثبات فرماین بطریق  
معلوم اور جب عدد میں اکلیل تک پہنچے او کو نصائب  
پور ہو گئے اور فناء قلب جو اطوار ولایت میں  
قدم ہو ظہور فرمائی اور فناء قلب اس تجلی افعال کا  
اثر ہو جو اسکی اصل ہو کہ قلب افعال الہی ہو اور وہ  
مری ولایت حضرت آدم کا ہو علی بنیاد علیہ السلام  
بعد بقا قلب ایک تہوڑا افعال ایزدی ہے جل شانہ کہ  
کہ سہر ظل کو اپنی اصل کے رستہ ہو او میں فناء ہو گیا  
اور اس کے باقی ہو گیا اس کے بعد معاملہ فناء روح ہے اور  
اس کے بقا اپنی اصل سے کہ حق کے صفات ہیں اور  
صفات مری ولایت نومی و ولایت ابراہیمی ہو علی بنیاد  
و علیہا السلام کہ دونوں ولایتیں مربوط ہر دو  
سے ہیں اور اسکی اصل سے کہ صفتیں ہیں باعتبار  
مختلفہ کہ ولایت ابراہیمی تفصیلی ہے و ولایت



نوح بآن مجملست ومن بعد معاملہ بہترست  
وفنا وبقا باصل اوست کہ شیون اینر دست  
تعالیٰ شانہ وشیون در اصطلاح باعبارت  
سند محیہ حضرت ذات تعالیٰ را گویند کہ معانی  
زاید بر ذات نباشد و صفات است انکہ معانی  
زاید بر ذات سبحانہ باشند و در خارج موجودہ  
باشند و ولایت سر ولایت موسوی ست علی  
بنیا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ثم الامر بالخفی  
وفناء یا صلہ و هو التقدیسات والتزییات  
السبحانہ و هذا الولاية ذلالتہ علیہ  
علی بنیا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ثم  
الامر بالاختفی و فناء و بقا باصلہ و  
شان جامع الاسماء والصفات والشؤون  
والاشادات والتزییات والتقديسات  
هذه الایة و لایة محمدیہ علی صاحبہا  
الف الف صلوات و سلام و مرابی ہذا  
الولاية حقيقة الحقایق و اقرب العالیات  
و اجمعها و اعلاها و اشرفها و افضلها و  
صفتی للولايات الحسنة و مقفیة لوزوال  
العین و الاثر با من المعارف و لیستبع المحبوبة  
ثم الامر بالنفس و فناءها اتم و بقاها الاکل  
ثم الامر باصولها و اصول اصولها ختمت  
لذات تعالیٰ و الترتی ہذا  
لیس بالفناء بل باخر

(مستند)

نوحی اوس سے مجمل ہے اس کے بعد معاملہ بہتر ہے  
اور فنا و بقا اس کی اصل ہے کہ شیون اینر دست  
تعالیٰ شانہ وشیون ہماری اصطلاح میں اس  
کہتے ہیں جو عبارتیں حضرت ذات و اجدت تعالیٰ میں  
منہم ہوں کہ معانی زاید بر ذات نہو اور صفات  
وہ جو معانی زاید بر ذات سبحانہ ہو وین اور خارج  
موجود ہو وین اور ولایت سر ولایت موسوی ہے  
علی بنیا علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر معاملہ خفی سے ہے  
اور اس کے بعد فنا و بقا اس کی اصل سے ہے اور  
وہ تقدیس و تزییات سبحانہ ہے اور یہ ولایت  
ولایت عیسوی ہے علی بنیا و علیہ الصلوٰۃ والسلام  
پھر معاملہ اختفی سے ہے اور اس کی فنا و بقا اس کی  
اصل سے ہے کہ وہ شان جامع اسماء و صفات  
اور شیون اور اشارات اور تقدیسات و تزییات  
ہے اور یہ ولایت ولایت محمدیہ ہے اوپر تزار  
ہزار درود و سلام اور مربی اس ولایت کا  
حقیقۃ الحقایق اور اقرب الولايت اور  
اجمع الولايات ہے اور اعلیٰ اور اشرف اور  
افضل ولایات ہے اور مستحق ولایت خمسہ  
ہے اور اناضہ کرنے والی ہے زوال عین کا  
اور اثر معرفت کا پہنچانیوالی ہے اور پھر وہی محبوب  
کے پھر معاملہ نفس سے پڑتا ہے اور اس کی فنا بہت  
تمام اور اس کی بقا بہت کامل ہے پھر معاملہ اولیٰ صلوٰۃ  
سے اور صلوٰۃ کی اصول سے پڑتا ہے یہاں تک کہ منتہی تازی  
ذات حق تعالیٰ تک اور وہاں ترقی فنا سے نہیں بلکہ



یا آخر میں فی موضعہ والسلام ولا کرام  
کاتب حروف نگویہ سلوک طریقہ احمدیہ در طی  
این بکاتب فی الجملہ واضح شد حالانکہ  
از روش طریقہ احسنیہ کہ منسوب است بشیخ  
آدم بنوری نیز درین ضمن مکتوب شیخ عبد البنی  
سیام چو اسی کہ درین روزگار مقتداے  
طریقہ احسنیہ بودند و جمہور اہل این طریق را  
چہ خاص و چہ عام توجہ بایشان بود و جمہور  
این طریق متفق اند ہر آنکہ ایشان را در ترتیب  
سالکان بروش این طریق قدمی راسخ بود ذکر  
نمایہ عزیزی صلح در مکہ معظمہ ذکر کرد این  
مکتوب شیخ عبد البنی است و بنابر کار ایشان  
بر این بود و من عندہ کتبنا ہذا المکتوب الحمد  
اعلم بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ و سلام  
علی عبادہ الذین اصطفیٰ خصوصاً علی  
نبیہ محمد وآلہ و اصحابہ اجمعین بدان  
ارشد کہ اللہ تعالیٰ چون طریقہ احسنیہ  
در طریقہ نقشبندیہ اقرب الی الوصول است  
و سالکان را تفصیل آن ضروریست پارہ  
بطر اجمال درین اسطر ترقیم می یابد باید  
دانست چون طالب صادق بہ توفیق  
سجائہ متوسل بعزیزی از بزرگان  
این طریقہ می شود اولاً اورا استخارہ  
می فرمایند و طریقہ استخارہ انہست  
کہ بعد نماز عشا چون وقت خفتن شود

ایک اور امر سی ہے کہ وہ اپنی مقام میں ظاہر ہوگی السلام  
والاکرام۔ کاتب حروف کتبا ہے کہ سلوک طریقہ احمدیہ  
این مکتوبون میں فی الجملہ واضح ہو گیا اب تہوڑی روش  
طریقہ احسنیہ کی جو منسوب ہے شیخ آدم بنوری سی  
ذکر کرتا ہے اس ضمن میں مکتوب شیخ عبد البنی سیام  
چو اسی کا کہ جو اس زمانہ میں احسنیہ طریقہ کو مقتدا  
تھے اور سب اس طریقہ والوں کی کیا خاص کیا عام  
ادن کی طرف توجہ تھی اور جمہور اس طریقہ کے  
متفق ہیں اس امر پر کہ انکوں سالکوں کی ترتیب  
میں اس طریقہ کی روش میں قدم راسخ تھا ایک عزیز  
صلح نے مکہ معظمہ میں ذکر کیا یہ مکتوب شیخ عبد البنی کا  
ہے اور ادن کے کام کی بنا اس پر تھی ہم نے  
اون کے پاس سے لکھ لیا و اللہ اعلم بالصواب  
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ و سلام علی عبادہ  
الذین اصطفیٰ خصوصاً علی نبیہ محمد وآلہ و اصحابہ  
اجمعین۔ جان خدا تجھ کو رشیدی کرے کہ  
طریقہ احسنیہ نقشبندیہ طریقہ میں بہت قریب  
ہے وصول سے اور سالکوں کے لئے اوسکی  
تفصیل ضرور ہے تہوڑی سی بطریق اجمال  
ان سطرون میں لکھے جاتے ہیں۔ جاننا  
چاہئے کہ جب کوئی طالب صادق اللہ سبحانہ کی  
توفیق سے کسی عزیز سے اس طریق کے بزرگوں  
میں سے متوسل ہوتا ہے پہلے اسے استخارہ  
فرماتے ہیں اور استخارہ کا طریق یہ ہے  
کہ بعد نماز عشا جب سونے کا وقت ہو پ:

(مکتوب بیان طریقہ احسنیہ)



و تکلم معاش نماند وضو تازہ کند بعد  
وضو یک لحظه و یکبار استغفر اللہ ربی من  
کل ذنب و التوب الیہ بصدق تمام بخواند  
بہ نیت آنکہ از جمیع تقصیرات بدنی و روحی  
انچه از من بود و خواہد آمد توبہ کردم و از  
سر نو مسلمان شدم بعد بر خاستہ دو رکعت  
نماز استخارہ باین نیت کہ دو رکعت نماز  
استخارہ میخوانم تاقی تعالیٰ مرا بر متابعت  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بواجب  
حصول رضا پیر خود محکم دارد دو رکعت اول  
بافاتحہ آیتہ الکرسی یکبار و در رکعت دوم  
بافاتحہ قل یا ایہا الکافرون یکبار بخواند و  
بخشوع تمام خود را حاضر کند و بگریزاری  
بر و از بعد نماز یک صد و یکبار درود بخواند  
بعدہ یکصد و یکبار کلمہ تحمید بخواند بعدہ تمام  
عجز و انکسار دست برداشتہ دعا بخواند بعدہ  
چون خواب غلبہ کند بر زمین بخپد و اگر معذور  
است اختیار دارد بعد از آنکہ در خواب از بشارت  
ظاہر شود پیش مرشد ظاہر کند و اگر در روز  
اول بشارت نیابد تا سہ روز استخارہ میکرہ  
باشد یا آنکہ بعد استخارہ نظر بر قلب خود کند  
اگر قلب خود را بعد استخارہ در اعتقاد محکم  
ہیچنان بباید کہ قبل ازین بود ہمین بشارت  
ست پس مرشد را باید کہ در خلوت تعلیم  
ذکر اسم اللہ نماید کہ اسم ذاتی است

اور کچھ دنیا کا ذکر نہوتا زہ وضو کرے وضو  
کے بعد ایک سو ایک دفعہ استغفر اللہ ربی من کل  
ذنب و التوب الیہ بیت صدق سے پڑھے  
اس نیت سے کہ تمام تقصیر و بدنی اور روحی  
جو مجھے ہوئی ہیں میں نے توبہ کی اور تے سرے  
سے میں مسلمان ہوا پھر اُٹھ کر دو رکعت نماز  
استخارہ اس نیت سے کہ پڑھتا ہوں دو رکعت نماز  
استخارہ کہ حق تعالیٰ مجھ کو متابعت پر اپنے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کے بواسطہ حصول رضائے  
پیر کے مضبوط رکھے پہلی رکعت میں الحمد کے  
بعد آیتہ الکرسی ایکبار اور دوسری رکعت میں  
الحمد کے بعد قل یا ایہا الکافرون ایکبار خوب  
خشوع کے ساتھ اپنی تین حاضر کرے اور گریہ و  
زاری کری بعد از نماز ایک سو ایکبار درود شریف  
پڑھے اور ایک سو ایکبار کلمہ تحمید پڑھے پھر خوب عجز و  
انکسار سے ہاتھ اُٹھا کر دعائے بعد اوس کے  
جب غلبہ غلبہ کرے زمین پر سو رہے اور جو معذور  
ہو تو اختیار ہے یعنی زمین پر سوئے بعد اوس کے جو  
خوابین بشارت ہو اپنے مرشد سے ظاہر کری اور جو  
روز بشارت نہ تو تین دن تک استخارہ کرتا رہے  
یا یہ کہ استخارہ کے بعد اپنے قلب پر نظر کرے اگر  
اپنے قلب کو استخارہ کے بعد اعتقاد میں ویسا ہی  
مضبوط پاتا ہے جیسے پہلے تھا تو یہی بشارت ہے  
پھر مرشد کو چاہئے کہ خلوت میں اسم کا نام  
تعلیم کرے جو کہ اسم ذاتی ہے بنا



باین طریق کہ زبان خود را بکام چسباند  
و نظر خیالی را بر قلب صنوبری اندازد و نظر  
ظاہری بہ بند و مقام قلب صنوبری پرتان  
چپست قدر و انگشت و یقین بند کہ  
مضغہ لطیفہ نورانی اور او دلعت نہاوند  
کہ قلب میگویند پس خود را متوجہ مضغہ  
نماید و از بطن مضغہ اسم اللہ را جل شانہ  
گویند نہی کہ این اسم را غیر ذات نداند  
و این ہیئت را بوسع خود درشت و  
برخاست از دست نہد بعد و مرشد را  
باید کہ خود متوجہ قلب او شود معنی توجہ  
آنست کہ ہمت خود بسوئے قلب مرید  
برگمارد و دہن قلب خود را بر دہن قلب  
مرید تصور نماید نہی کہ خطرہ دیگر ادریال  
قلب خود آمدن نہد و بخشوع تمام بجناب  
خداوند سبحانہ التجا نماید تا نور ذکر در دل  
سالک قوتی پیدا کند و ب جذبہ قلبی و ہمت باطنی  
قلب بیدار بسو خود کشد تا یک ساعت کم و زیادہ  
بہرین حیثیت متوجہ حال مرید باشد و ارواح متبرکہ  
اکابر این طریق را شامل حال خود دانستہ این  
تصرف از نشان امداد و اند فی الحال فی الاستقبال  
بعد از مرید استفسار نماید اگر خوب فہمیدہ است و آرام  
یافتہ فاتحہ خواند و دست او را در دست خود گرفتہ  
بیعت نماید و اورا بخدا سپارد و آگاہ کند کہ این طریقہ  
احسنہ در طریقہ نقشبندیہ از حضرت خلیفہ

اس طریقہ سے کہ اپنی زبان کو تالو سے لگائے  
اور نظر خیالی کو قلب صنوبری پر ڈالے اور نظر  
ظاہری کو بند کرے اور قلب صنوبری کا مقام زیر پستان  
چپست قدر و انگشت کے اور یقین کرنے کہ  
مضغہ لطیفہ نورانی اسکا امانت رکھا ہے کہ  
اسے قلب کہتے ہیں پہر اپنے تئیں مضغہ سے متوجہ  
کرے اور مضغہ کے باطن سے اسم اللہ کو جل شانہ  
کہوائے اس طرح سے کہ اس اسم کو سو اذات بجانے  
اور اس ہیئت کو حقی المقدور لہتے بیٹھتے چھوڑے  
نہیں پہر مرشد کو چاہئے کہ خود متوجہ اس کے  
قلب کا ہو۔ توجہ کے یہ معنی ہیں کہ اپنی  
ہمت مرید کے قلب کی طرف لگائے  
اور اپنے قلب کا دہن مرید کے قلب کے دہن  
پر تصور کرے اس طرح سے کہ اور کوئی خطرہ نہ  
قلب میں نہ آئے وے اور خوب خشوع سے جناب  
سبحانہ تعالیٰ سے التجا کرے کہ نور سالک کے  
دل میں قوت پیدا کرے اور جذبہ قلبی اور ہمت باطنی  
سے مرید کے قلب کو اپنی طرف کھینچے ایک ساعت کم و زیادہ  
اسی طور پر یہ حال پر متوجہ رہے اور اس طریقہ کے  
بزرگوں کی ارواح مبارک کو اپنے شامل حال سمجھے  
اس تصرف کو انکی امداد جانے اب بھی اور آئندہ بھی  
پہر مرید دریافت کرے اگر خوب سمجھ گیا ہے اور آرام  
پایا ہے فاتحہ پڑھے اور اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں  
بیعت کرے اور اسی خدا کو سونپے اور آگاہ کر دے کہ  
یہ طریقہ احسنہ نقشبندیہ طریق میں حضرت سیدی



زمان حضرت سیدی شیخ آدم بنوری ست قدر  
 السیرہ العزیز بعدہ چون مرید ذکر اسم ذات  
 لذت پیدا کر و تعلیم کلمہ نفی و اثبات را بطریق  
 مشہورہ بہ نسبت و یک رساند و اثر تعلیق پیدا  
 و در دل خود یا ذات شکر حق تعالی بجای آورد بعدہ  
 تعلیم ذکر لطیفہ روحی نماید و محل آن لطیفہ در  
 زیر پستان راست و نور لطیفہ روحی را سفید بخوبی  
 بیت سفید تصور نموده ذکر اسم ذات را چنانچہ  
 در لطیفہ قلبی مرقوم شد بخشوع تمام مینمودہ باشد  
 و در جمیع اوقات این سبق را تکرار میکردہ باشد  
 تا آنکہ مثل ذکر قلبی جمعیت و لذت اینجانبز حال  
 نماید و گاہی میباشد کہ سالک ادرین دو لطیفہ  
 تجلیات روحی و مہند اما باید کہ بوسع امکان  
 خود را مغلوب تجلی نسا از بلکہ تشریہ او تعلی را  
 بنظر قلبی متیقن سازد و بعدہ تعلیم لطیفہ سری نماید  
 و محل مخصوص این لطیفہ در وسط سینہ است  
 در میان دو پستان و بفرماید تا ذکر اسم ذات  
 بشی کہ قبل مذکور گشت تکرار میگفتہ باشد و  
 بالکلیہ خود را در جمیع اوقات برین ذکر گمارد  
 حتی کہ لذت و جمعیت تمام پیدا کند بعدہ تعلیم لطیفہ  
 خفی ہمین نہج نماید و محل مخصوص این لطیفہ در  
 پیشانی است و اسم ذات را درین محل بحیثیت  
 مذکورہ گویا ند بعد جمعیت این لطیفہ تعلیم  
 لطیفہ اخفی نماید و مقام این لطیفہ فوق  
 سر در کام سالک واقع ست بطریق مذکور

شیخ آدم بنوری کا ہے قدس السیرہ العزیز  
 اس کے بعد جب مرید نے اسم ذات کے ذکر میں  
 لذت پیدا کی تعلیم کلمہ نفی و اثبات کے بطریق مشہور  
 اکیس تک پہنچائی اور اثر دل میں اپنے پایا  
 شکر حق سجالاتے پھر لطیفہ روحی کے ذکر کی  
 تعلیم فرمائی اور اسکی جائے زیر پستان  
 راست ہے اور لطیفہ روحی کا نور سفید  
 جیسے گہر سفید تصور کر کے اسم ذات کے ذکر کو جیسا  
 لطیفہ قلبی میں لکھا گیا ہے خوب خشوع کیا تا کہ گستا  
 رہی اور ہر وقت اس سبق کو پڑھتا رہی یا تک  
 کہ ذکر قلبی کے مانند جمعیت و لذت یہاں ہی  
 حاصل کرے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سالک کو ان  
 دو لطیفوں میں تجلیات ظاہر ہو میں مگر چاہیے کہ  
 تا بقدر و ان تجلیوں کا مغلوب نہ ہو جائے بلکہ حق  
 تعالیٰ کے تشریبہ کو نظر قلبی سے یقین کرے اس کے بعد تعلیم  
 لطیفہ سری کرے اور وہاں خاص اس لطیفہ کا وسط  
 سینہ ہی دونوں پستان کے بیچ میں اور فرماید کہ ذکر اسم  
 ذات جس طور مذکور ہو چکا ہے کرتا رہی اور  
 بالکل اپنی تئیں ہر وقت ایسے ذکر میں رکھی یا تک  
 کہ لذت و جمعیت خوب پیدا ہو جاوے پھر تعلیم لطیفہ  
 خفی کی کرے اسکی طور سے اور اسکا خاص مکان  
 پیشانی میں ہی اور اسم ذات کا اس طرح سے یہاں ہی  
 کرے بعد جمعیت اس لطیفہ کے لطیفہ اخفی کی  
 تعلیم کرے اور اس لطیفہ کا مقام سر کے  
 اوپر تالو میں ہے بطریق مذکور



تکرار اسم ذات اینجا نیز لذت حاصل کنند  
 یحییٰ بیان است حدیث قدسی را کہ فرمود  
 ان فی جسد بنی آدم لمضغۃ و فی المضغۃ  
 قلب و فی القلب فواد و فی الفواد سر و فی السر  
 خفی و فی الخفی اخفی و فی اخفی انا عزیز من  
 در اصطلاح ایشان این سیر را سیر لطائف گویند  
 اما تکرار چون این سیر تمام شود و سالک را موفقی  
 استعداد خود اجمال یا تفصیل این سیر درست  
 و بد باید کہ باز او را بر لطیفہ قلبی آرنند و تعلیم  
 یادداشت اسمی نمایند زیرا کہ پیش ازین  
 تکرار اسمی نبود و طریق یادداشت اسمی نہست  
 کہ اسم اللہ را از قلب اندرونی کہ آن نور  
 محض است بگویند نہجی کہ قصد تکرار نکنند  
 بلکہ بر اسم اللہ دراز کشد مثل آواز آرنند  
 مسمی و همان یک آواز را ہر قدر کہ بخواہند  
 تواند نگاہدار و قطع شدن ندید و اگر  
 قطع شود باز از سر گیر و و برای قوت یادداشت  
 اسمی نفی و اثبات را نیز نامہ دراز بے جہد م  
 یا با جہد م اختیار میکنند چون این نہبت  
 نہجی قوت گرفت کہ در قوت خود بلکہ در جمیع  
 لطائف بلکہ در تمام بدن ہوا نہبت تمام آن  
 آواز محض یکسان بیاید و ذکر لطائف کہ بواسطہ  
 جہد بود تمام شد الحال در ذکر لطائف کہ بواسطہ  
 الفاظ است باید کوشید پس بعد یادداشت  
 اسمی یادداشت اسمی تعلیم باید کرد یعنی

بیان ہی اسطرح ذکر کرد بیان ہی لذت حاصل کردی  
 یہ بیان ہے حدیث قدسی کا جو یہ ہے -  
 ان فی جسد بنی آدم لمضغۃ و فی المضغۃ  
 قلب و فی القلب فواد و فی الفواد سر و فی السر  
 خفی و فی الخفی اخفی و فی اخفی انا عزیز من  
 انکی اصطلاح میں اس سیر کو سیر لطائف کہتے ہیں  
 مگر جب تکرار سے یہ سیر تمام ہو جاوے سالک کو موفقی  
 استعداد کے موافق اجمال یا تفصیل اس سیر کی  
 حاصل ہو جاوے تو چاہئے کہ پھر اسی لطیفہ قلبی پر لائیں اور  
 تعلیم یادداشت اسمی کی کریں اس واسطے کہ پہلے اس  
 تکرار اسمی نہتی اور یادداشت اسمی کا طریقہ یہ ہے  
 کہ اسم اللہ کو قلب اندرونی سے جو ایک نور محض  
 ہے کہ اسطرح کہ قصد تکرار کا نہ کرے بلکہ اسم  
 اللہ پر مد و دراز کیجئے مانند ایک تانبے کی برتن  
 کی آواز کے اور اسی ایک آواز کو جہاں تک  
 ہو سکے محافظت نگاہ رکھے اور قطع نہونے دے  
 اور جو قطع ہو جاوے پھر نئے سرے سے شروع کرے  
 اور یادداشت اسمی کی قوت کی واسطہ نفی و اثبات ہی  
 دراز مدے ساتھ جہد م کیا تہہ بابے جہد م کی  
 اختیار کر تو میں جب نہبت ایسی قوت پکڑوں کہ اپنے  
 قلب میں بلکہ جمیع لطائف میں بلکہ تمام بدن میں جو نور است  
 کیساتھ اس آواز محض کو یکسان پکارتو ذکر لطائف جو  
 بواسطہ جہد کے تھا تمام ہوا اب اسطائف کی ذکر میں جو  
 بیواسطہ لفظوں کے ہی کوشش کرنی چاہئے بعد یادداشت  
 اسمی کے یادداشت اسمی کے تعلیم کرنی چاہئے یعنی

(طریقہ درسی)



محل مخصوصہ قلب را در نظر داشت و راندون لطیفہ کہ امر نورانیست چنانچہ بالاند کو گشت نظر انداختہ بایمان محض حق سبحانہ و تعالیٰ حاضر بے پردہ یقین نماید اما بے کیفی و بے جہت و بہا ستہ را از میان نظر براندازند کہ او تعالیٰ حاضر ست بے کیف بے جہت پس این دانست را ہمچو وقتہ از اوقات از دید و دانش بگذارد اگر غفلت رود ہد باز حاضر این معنی گرد وختہ کہ نور مشاہدہ از سر تا پا تمام را فرا گیرد و استغراق تمام پیدا کند نہی کہ بجز نور حق خود را و غیر خود ہمچو نماید درین نسبت اگر اشیا بالغلیہ شہود اعاطہ و معیت او تعالیٰ عین حق در یاد ایزد در اصطلاح این طائفہ توحید و جود ہی گویند و اگر اشیا را کم کرد و مشاہدہ جمال ذوالجلال در اشیا حاصل نمود و اشیا را از نظر انداخت توحید شہود و سخنانہ باید دانست کہ این ہر دو مرتبہ در ولایت خاصہ کہ ولایت اولیا امت ست رومی نماید و پیش ازین کہ از تجلیات و غیرہ در سیر لطایف تا یادداشت اسمی پیش می آید در ظل ولایت اولیا بود اگر چہ اہل ولایت اولیا بہ نسبت اہل ظل آن ولایت کمال تمام دارد اما ہنوز وصول مطلوب حقیقی بے تلبیس اشیا باشد سالک را باید کہ برین تجلیات نہ نہ نہ

(توحید و جود ہی) (توحید و جود ہی)

مکان خاص قلب کو نظر میں رکھ کر لطیفہ کے اندرون کہ ایک امر نورانی ہے جیسا او پر بیان ہوا نظر ڈال کر ایمان محض سے حق سبحانہ تعالیٰ کو حاضر بے پردہ یقین کرے مگر بے کیفی اور بے جہت کر اور جہات ستہ کو نظر سے گرا دی اور جانے کہ حق تعالیٰ حاضر ہی بیکیف بے جہت پس اس جاننے کو کسی وقت اپنی دید و دانش سے چھوڑے اگر غفلت ہو جا تو پھر اس امر کو حاضر کرے یہاں تک کہ نور مشاہدہ سر سے پاؤں تک گھیری اور پورا استغراق پیدا ہو ایسا کہ سوائے نور حق کے اپنی تین اور باقی غیر کے تین کچھ نہ پائی وہی ایک نور حق ہی پائے نسبت میں اگر حق تعالیٰ کے احاطہ اور معیت شہود کے غلبہ کے سبب اشیا کو عین حق پائے تو اسکو انکی اصطلاح میں توحید و جود ہی کہتی ہیں اور جو اشیا کو کم کیا اور جمال و الجلال کا مشاہدہ در اشیا حاصل کیا اور اشیا کو نظر سے گرا دیا تو توحید شہود ہی کہتی ہیں۔ جانتا چاہیے کہ یہ دو دن مرتبہ ولایت خاصہ میں جو کہ ولایت امت ہی ظاہر ہوتی ہے اور اس سے پہلے جو تجلیات و غیرہ سیر لطایف سے یادداشت اسمی تک پیش آتی ہیں اولیا رس کے ظل ولایت میں ہیں اگر چہ اہل ولایت اولیا بہ نسبت اس ولایت کے اہل ظل کے کمال تمام رکھتا ہے لیکن ابھی وصول مطلوب حقیقی بے تلبیس اشیا ہے سالک کو چاہیے کہ ان تجلیات نہ نہ نہ



و شہادت لذت یافتہ مستغنی نشو و بلکہ طالب  
ترقی شود بعدہ اگر پیر کامل خواہد بود از ورطہ  
این غلیات بخص توجہ خود مرید را بر آوردہ  
در زمین کہ از تجلیات و شہادت و توجہات  
بود خالی خواہد ساخت و تعلیم مایافت این انجہ  
در زمین از حق و دون حق استقرار می یابد  
و تصور می پذیرد اگرچہ لطیف و الطف باشد  
و رپے دفع آن شود و مرآت سترای از ظلمت  
آہنا خالی سازد و بالکل در ہمہ وقت ہمہ را  
در فقدان توجہ سابقہ بر گمارد تا پیچ در بطن  
او از توجہ الی المطلوب و غیر المطلوب پیدا  
نشود بلکہ یہ بے توجہی یقین صاف بمطلوب  
بند و حتی کہ معلوم پیچ مانند بجز نور یقین چون  
درین معاملہ سالک تا زمانی کہ در دفع توجہات  
سالک متبہ ولایت اخس است و چون حاجت  
نفی مانند و مرآت از آمد و رفت توجہات و  
تصورات صاف شد و بے توجہی و تکلفی دست  
داد و اصل کمالات ولایت اخس شد اما هنوز  
توجہ تصور این اصل معلوم نشدہ بلکہ مقصود است  
کما ذکر فی المکتوب اول ان ولایت بالاصالت  
خاصہ چہار ملک مقرب است علیہم السلام و بتبع  
اولیاء است است اگر مناسبت استعدادی  
پیدا شود بآید دانست کہ در مرتبہ  
ولایت خاصہ و توجہ توحید وجودی  
و توحید پند پند پند پند پند

و شہادت سے لذت پا کرے پروا نہ ہو جائے  
بلکہ ترقی کا طالب ہوا کے بعد اگر پیر کامل ہو گا تو  
ان غلیات کے بہنور سے محض اپنی توجہ سے مرید  
نکال لے گا اور زمین کو اون تجلیوں اور شہادوں  
اور توجہات خالی کر دیگا اور تعلیم اسکے مایافت کی  
جو زمین میں حق اور غیر حق کے قرار پکڑتی ہے اور  
تصور میں آتی ہے اگرچہ لطیف و الطف ہی ہو  
اور کے دفع کے در پی ہوا اور آئینہ ستری کو اون کے  
تاریکی سے خالی کرے اور بالکل ہر وقت سب کے  
فقدان میں توجہ سابقہ کے مقرر کرے تاکہ اسکے  
باطن میں توجہ الی المطلوب اور غیر مطلوب سے  
کچھ نہ ہو بلکہ بے توجہی سے یقین صاف مطلوب کا  
کرے یہاں تک کہ معلوم کچھ نہ رہے بجز نور یقین کی  
جب اس معاملہ میں سالک جیتک کہ توجہات کے  
دفع کرینے ہی سالک مرتبہ ولایت اخس کا ہے اور  
جب حاجت نفی کی نہ رہی اور آئینہ آمد و رفت توجہات  
و تصورات صاف ہو گیا اور بے توجہی و بے تکلفی  
حاصل ہوئی و اصل کمالات ولایت اخس کا ہو گیا  
مگر ابھی توجہ و تصور اس اصل کا معلوم نہیں ہوا بلکہ  
مقصود جیسا ذکر ہوا پہلے مکتوب میں وہ ولایت  
بالاصاف خاصہ چار ملک مقربین علیہم السلام کا ہے اور  
اولیاء امت کو بتبعان نصیب اگر مناسبت استعدادی  
پیدا ہو جائے۔ اور جانتا چاہئے کہ ولایت  
خاصہ کے مرتبہ میں توحید وجودی  
و توحید پند پند پند پند پند



شہودی کہ بیان کر دیم توحید وجودی از نفس  
لطیفہ قلبی برمی خیزد و توحید شہودی از نفس لطیفہ  
روحی روحی نماید و نسبت نایافت خاصہ لطیفہ  
سری ست واللہ اعلم تاکرا از ہزاران بیان  
نوازند ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ  
ذوالفضل العظیم باید دانست کہ بعد از مرتبہ  
نایافت حقیقت نایافت روحی نماید و آن  
آن ست کہ چون مالک لطیفہ سری در ان تخلیات  
خالی ساخت و اگرچہ تخیل مشاہدہ باشد در خل  
دائرہ حقیقی شدہ اما چون از حقیقت این  
نسبت مطلع نیست ازین جاست کہ از  
ارباب جہل ست پس اگر فضل او تعالی  
بعد فضل اول دستگیری نمود کبارگی خود را  
از جمیع مراتب عنصری و نوری فوق می یابد  
و می باید کہ اصل این نسبت حقیقت شود و آن  
قابلیت ست از قابلیت نور اول کہ آن نور  
محمدی ست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و تیر آن  
را شہود اول می گویند و نیز می یابد بتعلیم  
مرشد یا تادری بتعلیم غیبی کہ وصول من  
بامطلوب کہ در ولایت خاصہ بود بتعلیم خود  
بود و بخصوصیات علم خود درینولا کہ مرابیان  
علم نواخته اند حصول این نعمت بہ علم او  
تعالی و بخصوصیات علم او درینولا علم از  
خصوصیات خود توقف و تعقل محض ست  
برہم علم من می داند بخصوصیتی بہرہ از خصوصیات

اول

شہودی کا جوہر بیان کیا ہے توحید وجودی  
لطیفہ قلبی کے نفس سے پیدا ہوتی ہے اور توحید  
شہودی لطیفہ روحی کے نفس سے ظاہر ہوتی ہے  
اور نسبت نایافت خاصہ لطیفہ سری کا جوہر واللہ اعلم  
کہ کس کو ہزاروں میں سے وہ عنایت ہو ذلک  
فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم جانتا  
چاہیے کہ بعد مرتبہ نایافت کے حقیقت نایافت  
پیش آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب مالک نے  
لطیفہ سری کو تخلیات سے خالی کیا اگرچہ مشاہدہ کا  
ہی تخیل ہو دائرہ حقیقی میں داخل ہو لیکن اس نسبت  
کی حقیقت سے مطلع نہیں ہوا اسی سبب سے کہ وہ  
ارباب جہل سے ہی پس اگر فضل اکہنی نے اسکی  
دستگیری کی ایکبارگی اپنے تئیں تمام مراتب عنصری  
و نوری سے فوق پاتا ہے اور چاہیے کہ اس نسبت  
کا اصل حقیقت ہو جائے اور وہ ایک قابلیت ہی نور  
اول کی قابلیت میں سے اور نور اول نور محمدی  
صلی اللہ علیہ وسلم اور اسے شہود اول بھی کہتے  
ہیں اور مرشد کی تعلیم سے بھی پاتا ہے یا کوئی کوئی  
تعلیم غیبی سے کہ میرا وصول مطلوب سے جو یولا  
خاصہ میں تھا اپنے علم سے تھا اور اپنے علم کی  
خصوصیات سے۔ ان دنوں جو مجھے اس  
علم سے نوازا ہے اس نعمت کا حصول خدا تعالیٰ کے  
علم اور اسکی خصوصیات سے ہے اب میرے  
علم کو اپنی خصوصیات توقف اور محض بیکاری سے  
جو کہ میرا علم جانتا ہے ساتھ کسی خصوصیت کے حصہ



علم او تعالیٰ می دانم چون فہمیدہ در مرتبہ جمع  
 مرتب ذاتیہ و صفاتیہ و کمالاتیہ خود را منظر  
 ذات و صفات و کمالات او تعالیٰ می بیند  
 و بجز منظریت محض هیچ شئی باہم  
 لحدیق لحدیق در قضیہ مقررست  
 چون ہر مرتبہ ولایت ابتداء و وسط و انتہا  
 دارد پس در ابتداء مرتبہ علیہ اخیرہ کہ  
 مسمی بولایت انبیاء است علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ  
 و التسلیمات محض سعی در خلو باطن من حیث  
 حقیقت از یافت حق و دون حق است و  
 در وسط این مرتبہ خلوسیرت و اطلاع  
 بر حقیقت خلو و حقیقت اطلاع است  
 بر حقیقت منظریت صفات خود مر  
 صفات واجبی را درین مرتبہ اگرچہ می دانند  
 کہ بعلم او تعالیٰ عالم ہستم و بصیر او بصیر  
 و بقدرت او تعالیٰ قادر مالم الی غیر ذلک  
 اما هنوز حقیقت نسبت صفات با ذات  
 او تعالیٰ کما حقہ این عارف را مفصلاً و  
 علماً ظاہر نگشتہ پس چون خواہد دانست کہ  
 صفات او تعالیٰ زاید بر ذات نیستند کہ علم  
 بعلم و بصیر بہ بصیر الی غیر ذلک توان گفت  
 بل ذات بذاتہ علیم است و علم قابلیت ذاتیہ  
 ذات است و ذات بذاتہ بصیر است  
 و بصیر قابلیت ذاتیہ اوست کذا لکس فی  
 جمیع الصفات بلی اطلاق مینیت و

علم حق تعالیٰ کا جانتا ہے جب سمجھ کر ہر وقت  
 اپنے تمام مرتبہ ذاتیہ و صفاتیہ و کمالاتیہ کو  
 ذات و صفات و کمالات حق تعالیٰ کا منظر  
 دیکھتا ہے اور سو منظریت محض کے کچھ نہیں  
 پاتا من لحدیق لحدیق قضیہ مقرر و مشہور  
 جو کہ ہر مرتبہ ولایت کا ابتداء و وسط اور  
 انتہا رکھتا ہے تو بچ ابتداء مرتبہ بلند اخیرہ کے جس کا  
 نام ولایت انبیاء علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ  
 و التسلیمات فقط کوشش باطن کے خالی کرنے میں  
 ہے حقیقت کے رو سے یافت حق اور غیر حق کے  
 اور وسط میں اس مرتبہ کے خلوسیرت اور اطلاع  
 حقیقت خلو پر اور حقیقت اطلاع ہے اور حقیقت  
 اپنی منظریت صفات کے صفات حق تعالیٰ  
 کے واسطے اس مرتبہ میں اگرچہ جانتا ہے کہ اللہ  
 تعالیٰ کے علم سے میں عالم ہوں اور اس کے  
 بصیرت سے بصیر ہوں اور اس کی قدرت سے  
 قادر ہوں علی ہذا القیاس مگر ابھی تک حقیقت نسبت  
 صفات کے ساتھ ذات حق تعالیٰ کے کما حقہ اس  
 عارف کو مفصلاً اور علماً ظاہر نہیں ہوئی پس  
 جب جائے گا کہ صفات حق تعالیٰ کے ذات  
 پر زاید نہیں ہیں کہ عالم بعلم او بصیر بصیر  
 وغیرہ علی ہذا القیاس کہہ سکے بلکہ ذات بذاتہ  
 علیم ہے اور علم قابلیت ذاتیہ ذات کے ہے  
 اور ذات بذاتہ بصیر ہے اور بصیر قابلیت ذاتیہ  
 اس کی ہے کہ لک فی جمیع الصفات بلی اطلاق عینیت







تلقین و اجازت و خرقہ و صحبت کی حیثیت سے  
 خودست شیخ عبد الرحیم قدس سرہ و ایشان را  
 خرقہ و اجازت شیخ عظمت الدہ اکبر آبادی سے  
 عن ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبد العزیز  
 و ایضا وصیت و اجازت اشغال از جد  
 ابوالام خولیش سے شیخ رفیع الدین  
 محمد عن ابیہ الشیخ قطب العالم عن الشیخ  
 عبد العزیز عن الشیخ نجم الحق السینوی  
 عن الشیخ عبد العزیز لک الشیخ عبد العزیز  
 لہ جہان احدیہا عن الشیخ یوسف قاضی  
 خان عن الشیخ حسن بن طاہر عن السید  
 حامد شہ عن الشیخ حسام الدین الما  
 نکپوری عن الشیخ نور قطب العالم عن  
 ابیہ الشیخ علاء الحق عن الشیخ سرہ الدین  
 عثمان الاودھی عن الشیخ نظام الدین  
 اولیا و الثانیہ عن السید عبد الوہاب  
 البخاری عن ابیہ السید محمود عن ابیہ  
 راجو قتال عن اخبہ عن السید صدک  
 الدین عن السید جلال الدین  
 مخدوم جہانیاں عن الشیخ نصیر الدین  
 چراغ دہلی عن الشیخ نظام الدین اولیا  
 و ایضا  
 حضرت ایشان خرقہ و اجازت و صحبت با السید  
 عبد اللہ متصل سے عن الشیخ

تلقین و اجازت و خرقہ و صحبت کی حیثیت سے  
 انہی والد بزرگوار شیخ عبد الرحیم قدس سرہ سے ہے اور  
 انکو خرقہ و اجازت شیخ عظمت الدہ اکبر آبادی اور  
 انکو اپنی والد سے اور انکو اپنی والد سے انکو  
 شیخ عبد العزیز سے اور نیز وصیت و اجازت  
 اشغال اپنے نانا شیخ رفیع الدین محمد سے انکو  
 اپنے والد شیخ قطب العالم سے انکو شیخ  
 عبد العزیز سے انکو شیخ نجم الحق  
 سینوی سے انکو شیخ عبد العزیز سے  
 پیر شیخ عبد العزیز کو و وجہت سے ہے  
 ایک شیخ یوسف قاضی خان لکھنوی سے انکو شیخ  
 حسن بن طاہر سے ان کو سید راجی  
 حامد شاہ سے انکو شیخ حسام الدین مانکپوری  
 سے انکو شیخ نور قطب العالم سے انکو  
 اپنے والد شیخ علاء الحق سے ان کو شیخ  
 سراج الدین عثمان اودھی سے انکو شیخ  
 نظام الدین اولیہ اور دوسری جہت  
 سے سید عبد الوہاب بخاری سے انکو اپنے  
 والد سید محمود سے انکو اپنے والد راجو قتال  
 سے انکو اپنے بہائی کو سید صدر الدین  
 سے انکو سید جلال الدین مخدوم جہانیاں  
 سے ان کو شیخ نصیر الدین چراغ  
 دہلی سے انکو شیخ نظام الدین اولیا اور  
 حضرت والد کو خرقہ و اجازت و صحبت  
 سید عبد اللہ سے متصل ہے شیخ



ادم البنوری عن الشیخ احمد السہرندی  
 عن ابیہ الشیخ عبد الواحد عن الشیخ رکن  
 الدین عن ابیہ الشیخ عبد القدوس عن  
 الشیخ محمد بن عارف عن ابیہ الشیخ عارف  
 عن ابیہ الشیخ احمد عبد الحق عن الشیخ  
 جلال الدین پانی پتی عن الشیخ شمس الدین  
 ترک عن المخدوم علی صابر عن شیخہ وخالہ  
 الشیخ فرید الدین مسعود گنج شکر واین فقیر  
 الارتباط وگیر نیز بست کہ خال گرامے  
 این فقیر آخرتہ واونہ وفاقہ خواندند عن ابیہ عن  
 جدہ عن جد جدہ عن الشیخ نظام الدین  
 النارنولی عن خواجہ خانوالکویاری عن  
 خواجہ اسمعیل بن حسین عن ابیہ خواجہ  
 حسن سرمست عن ابیہ خواجہ سالار  
 فاروقی عن شیخہ خواجہ اختیار الدین  
 عمر عن خواجہ محمد رساوی عن خواجہ  
 نصیر الدین والمدکور فی الکتاب الاخبار  
 الاخبار ان خواجہ خانواخذ الطریقۃ عن  
 خواجہ شہاب الناکوری وبقال ان  
 خواجہ شہاب الدین شیخہ بالصمیمۃ  
 والاوّل شیخہ بالبیعة واللہ اعلم  
 ثم الشیخ نظام الدین اولیاخذ  
 الطریقۃ عن الشیخ فرید الدین  
 مسعود گنج شکر عن خواجہ قطب  
 الدین بختیار الاوشی عن الخواجہ

آدم بنوری سے ادم کو شیخ احمد سہرندی  
 سے اون کو اپنے والد شیخ عبد الواحد سے اون  
 کو شیخ رکن الدین سے اون کو اپنے والد  
 شیخ عبد القدوس سے اون کو شیخ محمد بن عارف  
 سے اون کو اپنے والد شیخ عارف سے  
 اون کو اپنے والد شیخ احمد عبد الحق سے  
 اون کو شیخ جلال الدین پانی پتی سے اون  
 کو شیخ شمس الدین ترک سے اون کو مخدوم  
 علی صابر سے اون کو اپنے شیخ اور مامون  
 شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر سے اور اس  
 فقیر کو ایک اور بھی ارتباط ہے کہ فقیر کے  
 بڑے ماموں نے اس فقیر کو خرقہ دیا اور فاتحہ پڑھی  
 اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے والد سے اور  
 انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے شیخ  
 نظام الدین نارنولی سے انکو خواجہ خانو کو الیاری  
 اون کو خواجہ اسماعیل بن حسین سے اون کو اپنے  
 والد خواجہ حسن سرمست سے اون کو اپنے والد خواجہ  
 سالار فاروقی سے اون کو اپنے شیخ خواجہ اختیار الدین  
 عمر سے اون کو خواجہ محمد رساوی سے اون کو خواجہ  
 نصیر الدین سے اور کتاب اخبار الاخبار میں بون مذکور  
 ہے کہ خواجہ خانو نے اخذ فریقہ کیا خواجہ شہاب گوری  
 اور کہتے ہیں خواجہ شہاب الدین اوکی شیخ صحبت میں  
 اور پہلے شیخ بیعت میں والد علم پیر شیخ نظام الدین  
 کہ اخذ طریقت ہو شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر سے  
 انکو خواجہ قطب الدین بختیار الاوشی سے انکو خواجہ



معین الدین حسن السخری  
 عن خواجہ عثمان ہارونی عن الحاجی شریف  
 زندانی عن خواجہ قطب الدین مودود  
 الجشتی عن ابیہ خواجہ ابی احمد الجشتی  
 عن ابی اسحاق الشامی عن الشیخ علوالدینوری  
 عن خواجہ ہبیرۃ البصری عن خواجہ  
 حدیفۃ الدمشقی عن السلطان ابراہیم بن  
 ادہم البلخی عن الشیخ فضیل بن عیاض  
 عن الشیخ عبدالواحد بن زید عن الحسن  
 البصری عن سیدنا علی کرم اللہ وجہہ  
 سیمنہ بکرسین و سکون تحتیہ  
 و فتحہا و اخرا نون است  
 بلکہ است از مضافات دارالخلافہ دہلی  
 راجا بزبان ہند شاہ راگویند و سید عالم شاہ  
 را راجا می گفتند بطریق تعظیم بلا خطہ آنکہ  
 آباد کرام ایشان ریاست دیار مانک پور  
 داشتند مانک پور شہری است در پورب  
 و اوراکٹرہ مانک پور نیز گویند اوڈھ  
 بفتح الف و بفتح واو و سکون دال ہندیہ  
 کہ اشمام ہاوار و بلکہ است عظیم از بلاد  
 پورب سادات بخاریہ تبیدہ است عظیم  
 از اولاد جعفر بن علی بن الرضا رضوان اللہ  
 علیہم و چون جد ایشان سید جلال الدین  
 چند گاہ در بخارا بودہ است ایشان را جلال الدین  
 بخاری می گفتند و سادات بخاریہ نسبت است

اونکو خواجہ معین الدین حسن بخاری سے اون کو  
 خواجہ عثمان ہارونی سے اون کو حاجی شریف  
 زندانی سے اون کو خواجہ قطب الدین مودود  
 جشتی سے اون کو اپنے والد خواجہ ابواحمد  
 جشتی سے اون کو ابواسحاق شامی سے اون کو  
 شیخ علودینوری سے اون کو خواجہ ہبیرہ بصری  
 سے اون کو خواجہ حدیفہ دمشقی سے اون کو  
 سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی سے اون کو شیخ  
 فضیل بن عیاض سے اون کو شیخ عبدالواحد بن زید  
 اونکو حسن بصری سے اونکو سیدنا علی کرم اللہ وجہہ  
 سیمنہ بکرسین و سکون تحمیتہ و فتح ہاوارا خراور  
 کے نون ایک شہر ہے وارا خلفہ دہلی کے  
 مضافات سے۔ راجا ہندی زبان میں دشا  
 کو کہتے ہیں اور سید عالم شاہ کو راجہ کہتے  
 تھے بطریق تعظیم کے اس لحاظ سے کہ اون  
 کے آباد کرام مانک پور کی ریاست رکھتے تھے  
 مانک پور ایک شہر ہے پورب میں اوسکو  
 کرا مانک پور بھی کہتے ہیں اوڈھ بفتح الف و  
 بفتح واو و سکون دال ہندی ہا سے ملی ہوئی ایک  
 بڑا شہر ہے پورب میں سادات بخاریہ ایک  
 قبیلہ ہے بڑا حضرت جعفر بن علی بن رضا رضوان  
 اللہ علیہم کی اولاد سے چونکہ ان کے جد سید  
 جلال الدین کچھ مدت بخارا میں رہے ہیں  
 اون کو جلال الدین بخاری کہتے ہیں  
 اوسادات بخاریہ نسبت ہے



جبلال الدین بخاری را جو نامی ست ہندی  
 مشتق از راج یعنی بادشاہی و قتال بسبب ریاست  
 نفس میگفتند چراغ دہلی لقب شیخ نصیر الدین  
 بسبب آنکہ ایشان صاحب ارشاد بودند و در دہلی  
 پانی پت شہریت سے منزل از دہلی بجانب لاہور  
 تارنول شہریت از مضافات دہلی گوالیہ شہریت  
 از مضافات اکبر آباد اوش فرغانہ قصبہ است  
 از توابع اند جان سجری بکسرین و سکون جیم  
 و کسر رائے معجمہ نسبت بسیتان سیتان را  
 بزبان عربی سجستان و سحر گویند و این تعریب  
 است و ابدال سین بزا از تغیرات تعریب  
 است ظاہر نزد قیصر است کہ نام وطن خواجہ عثمان  
 ہر نو است و ہارونی نسبت باوست بخلاف  
 قیاس شہور بزبان مردم چشتی است بکسر  
 جیم فارسی ملا عبد العفور لاری بفتح جیم  
 فارسیہ ضبط کردہ اند سمعان بکسرین مہملہ  
 و سکون میم و عین مہملہ در شجرات مشایخ  
 چشتیہ شیخ علو مشاد و نیوری می نویسند  
 و مقتضی دے آنت کہ شیخ مشاد و شیخ  
 علو یک شخص باشد و ظاہر کلام بعضی است  
 کہ درین سلسلہ شیخ علو است و آن غیر  
 شیخ مشاد است علو بکسر عین مہملہ و سکون لام  
 ہبیرہ بضم با و فتح موحده و سکون تحیہ و فتح  
 رائے مہملہ مرعشی بفتح میم و سکون رائے مہملہ  
 و فتح عین مہملہ و کسر شین معجمہ نسبت

سید جلال الدین بخاری سے را جو ہندی نام  
 مشتق راج سے یعنی بادشاہی کے اور قتال بسبب  
 کے ریاست کے کہتے تھے چراغ دہلی لقب شیخ نصیر الدین  
 کا اسلئے کہ دہلی میں یہ صاحب ارشاد تھے۔  
 پانی پت ایک شہر ہے تین منزل دہلی سے لاہور کی طرف  
 تارنول ایک شہر ہے دہلی کے مضافات گوالیار ایک  
 شہر مضافات اکبر آباد سے اوش فرغانہ ایک قصبہ  
 توابع اند جان سجری بکسرین و سکون جیم  
 و کسر رائے معجمہ نسبت بسیتان اور سیتان عربی  
 زبان میں سجستان و سحر کہتے ہیں اور یہ تعریب  
 اور بدلنا سین کا آرا سے تعریب کی تغیرات سے  
 ہے ہارونی فقیر کے نزدیک خواجہ عثمان کے وطن  
 کا نام ہر نو ہے اور ہارونی نسبت اوس سے ہے  
 بخلاف قیاس لوگوں کے زبان میں شہور چشتی بکسر  
 جیم فارسی ملا عبد العفور لاری نے بفتح جیم فارسی  
 لکھا ہے۔ سمعان بکسرین مہملہ و سکون میم  
 و عین مہملہ مشایخ چشتیہ کے شجر و عین شیخ  
 علو مشاد و نیوری لکھتے ہیں اور اوس کا  
 مقتضایہ ہے کہ شیخ مشاد و شیخ علو ایک شخص  
 ہو اور بعضوں کے کلام سے ظاہر یہ ہے  
 کہ اس سلسلہ میں شیخ علو ہے اور وہ غیر  
 مشاد ہے۔ علو بکسر عین مہملہ و سکون لام  
 ہبیرہ بضم با و فتح موحده و سکون تحیہ و فتح  
 رائے مہملہ مرعشی بفتح میم و سکون رائے  
 مہملہ و فتح عین مہملہ و کسر شین معجمہ نسبت ہے



بمعرض شہریت از توابع شام و این فقیر  
انتقال کرد کتاب عزیز یہ را کہ تصنیف شیخ  
عبد العزیز است و اشغال و اوراد صبح و شام  
و اوراد مواسم و رتے و عزائم در آنجا مذکور  
است از خط ملا محمد شاکر کہ عظم فضلای شہر خود  
بودند در زمان خود از سائر فرزندان شیخ  
عبد العزیز یاد و کثرت تدریس ممتاز  
بودند و مطالعہ کردم عزیز یہ را در نسخہ کہ شیخ  
یحییٰ حنیفی بخط خود از شیخ عبد العزیز  
نقل کرده بود و احد اعلم و حضرت والد  
بزرگوار قدس سرہ اجازت آن ہمہ  
داوند و انتقال کردم کتاب مفتاح البقیض  
را کہ تالیف شیخ حسن طاہر است و در علم  
سلوک و آن کتاب ہے است نفیس و باب  
خود از نسخہ کہ پیش اولاد شاہ محمد خیالی یافتم  
از تبرکات اجداد ایشان قال الشیخ عبد العزیز  
فی العزیز یہ چون کسی نخواہد کہ کسے را تلقین  
ذکر کند باید کہ اورا فرماید کہ روزہ دار و  
اگر روز پنجشنبہ باشد او کی البعدہ اورادہ بار  
استغفار و ذہ بار و دو گویاند و بگوید  
ہر عبادتے کہ بہت موقت است  
مگر ذکر کہ ہمیشہ شب و روز یا و حق  
تعالیٰ فرض عین است کہ العطلة حرام  
یک لحظہ ز کوئی یار دور نہ و نہ بیشتان حرام است  
و حق تعالیٰ میفرماید یاد کروں اللہ قیاما و

معرض سے کہ ایک شہر ہے توابع شام سے اور  
اس فقیر نے نقل کیا ہے کتاب عزیز یہ کو جو تصنیف  
شیخ عبد العزیز کی ہے اور اشغال و اوراد صبح و  
شام کے اور اوراد مواسم کے اور تعویذ اور دعائیں  
اوسین لکھی ہیں ملا محمد شاکر کے ہاتھ کی لکھی ہوئی  
سے جو اپنے شہر کے بڑے فضلا و مین تھے اپنے  
زمانہ میں اور سب فرزندان سے شیخ عبد العزیز کی  
کثرت تدریس میں زیادہ اور ممتاز تھے اور عزیز یہ کا  
مطالعہ کیا ہے اوس نسخہ میں جو شیخ یحییٰ حنیفی نے  
اپنے ہاتھ سے شیخ عبد العزیز کے نسخہ سے نقل کیا ہے  
واحد اعلم اور حضرت والد بزرگوار قدس سرہ نے  
اوس سب کی اجازت دی ہے اور میں نے لکھا  
ہے کہ کتاب مفتاح البقیض کو جو تالیف شیخ حسن طاہر  
کی ہے علم سلوک میں اور وہ اس باب میں بہت نفیس  
کتاب ہے، اوس نسخہ سے جو شاہ محمد خیالی کی اولاد کے  
پاس پایا میں نے تبرکات اجداد سے اونکے کہا ہے  
شیخ عبد العزیز نے عزیز یہ میں کہ جب کوئی چاہے کہ  
کسی کو ذکر تلقین کرے تو چاہئے کہ او کو فرمائے  
کہ روزہ رکھے اگر روز پنجشنبہ ہو تو بہت اچھا ہے  
اوس کے بعد اس سے دس دفعہ استغفار اور دس  
دفعہ درود شریف پڑھوائے اور کہے جو عبادت  
کہ ہے سب کے واسطے وقت مقرر ہے مگر ذکر کہ ہمیشہ  
رات میں یا و حق تعالیٰ فرض عین ہے کہ العطلة حرام  
یک لحظہ ز کوئی یار دور نہ و نہ بیشتان حرام  
اور حق تعالیٰ فرماتا ہے یاد کروں اللہ قیاما و

طریقہ وظیفہ خاندان حضرات پیشین



تقودا و اعلیٰ جنودہم یعنی یا و کسند حق  
تعالیٰ را استادہ و شستہ و پہلو غلطیہ پس  
آدمی ازین تہ حال خالی نیست یا بدل یا زبان  
یا دحق لازم ست پس چون ذکر این چنین  
عبادت و حرفت کہ اصلا ساقط نہ شود  
استاد باید کہ اورا بیا موز و گوید کہ دل چپا  
سینہ است بصورت صنوبر لقاست و دور  
دارو یکے بالا آدم پائین و ہر دور بستہ  
شدہ اند برای کشادن در بالا ذکر خبر میفرماید  
و برای کشادن در پائین ذکر خفی یا جس  
نفس مے فرایند و مثل دل بچو آئینہ  
است کہ رنگار گرفته است پس صیقل گرمی  
پاید کہ آنرا ان مہر آزموز و والا آئینہ  
را خراب ساز و قال رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ و آلہ وسلم لکل شیء مصقلۃ و  
مصقلۃ القلب ذکر اللہ تعالیٰ و یا مثال  
دل بچو شک آہنی است کہ از و آتش  
بد رمی آید پس چون آہن زدن و کشیدن  
آتش بیا موز و پس آتش بیرون آید والا  
بشکند و مقصود حاصل نہ شود و الغرض  
از مرشد چارہ نیست چنانچہ حضرت  
امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ از حضرت  
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سوال  
کرد کہ یا رسول اللہ دلتنی الی اقرب للطوبی  
الی اللہ و افضلہا عند اللہ و اسمہا

لکھا ہے کہ یہ آئینہ  
اسکھاتے اور بیک  
نقل اس کے نزدیک

تقودا و اعلیٰ جنودہم یعنی اللہ تعالیٰ کا  
ذکر کرین کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے تو  
آدمی ان تین حال سے خالی نہیں یا دل سے یا زبان  
سے حق کی یاد لازم ہے توجہ کر ایسی عبادت  
اور حرفت ہے کہ ہرگز ساقط نہیں ہوتی استاد  
کو چاہئے کہ اسکو سکھائے اور بتائے کہ دل  
سینہ کے بائیں طرف ہے صنوبر کی صورت اور  
اسکے دور وازہ بین ایک اوپر کو ایک نیچے کو  
اور دو نور وازہ بندہ بین اوپر کا دروازہ کھلنے  
کو ذکر خبر فرماتے ہیں اور نیچے کے دروازہ کھلنے  
کو ذکر خفی یا جس نفس فرماتے ہیں اور دل کی  
مثال مثل اوس آئینہ کے ہے جسے رنگ لگ گیا  
ہے اس کے واسطے صیقل کرنیوالا چاہئے کہ اسکو  
وہ نہر سکھائے اور نہیں تو آئینہ خراب  
ہو جائے گا فرمایا رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ۱۰  
لکل شیء مصقلۃ و مصقلۃ القلب ذکر  
اللہ تعالیٰ یا دلی مثال حقیق کی جو جسے اک نکالتے ہیں  
تو جب لہا پتھری پر مارنا سکھے اور اک نکالنی سکھے تو اک نکلی  
اور نہیں تو توڑ ڈالے اور طلب نہ آئے غرض کہ مرشد بغیر  
گذارہ نہیں چنانچہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ  
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سوال کیا کہ  
یا رسول اللہ دلتنی الی اقرب للطوبی  
الی اللہ و افضلہا عند اللہ و اسمہا  
۱۰ ۱۰ ۱۰ ۱۰ ۱۰ ۱۰







بجہ سے کہ خود را نیز نفی کند و تا گفت رست  
برساند کہ آن اشارت می کند کہ غیر حق تعالی را  
از دل کشیدیم و پس پشت می اندازیم باز دم جدید  
تدہ الا اللہ را بر دل ضرب شد کہ تا شک  
معنوی شکستہ گردد و وقت اثبات مطلوب با خود  
داند بلکہ یافت تصور کند بلکہ یقین بداند کہ ہمو  
اثبات می کند و خود را از میان بکشد  
یا راند در میان ما از میان برخاستیم  
اما مقصود کلی آنست کہ فہم معنی کلمہ در دل  
البتہ باید تا تحت وعید ورنیاد من ذکر فی  
بالغفلة ذکر تہ باللعة و اذا ذکر عبدی  
عشنا اھتز عرش غصباً مطلوب دیگر  
آنست کہ صورت مرشد پیش خود تصور کند  
بعدہ ذکر گوید الرفیق ثم الطریق در حق  
ایشان است و برای نفی خواطر اثری تمام  
دارد بلکہ حضرت سلطان الموحدین - و  
برہان العاشقین حجة المتوکلین شیخ جلال الحق  
والشرع والدين مخدوم مولانا قاضی خان  
یوسف ناصحی قدس اللہ سرہ العزیز  
چنین می فرمودند کہ صورت مرشد کہ  
ظاہر ادیدہ میشود شاہد حق سبحانہ و تعالی  
است در پردہ آب و گل و اما صورت  
مرشد کہ در خلوت نمودار می شود آن شاہد  
حق تعالی سبب بے پردہ آب و گل کہ ان الله  
خلق آدم علی صورة الرحمن ومن

و فی کتب غفلت سے یاد  
کے ہیں کہ اگر کوئی  
سے یاد کرنا ہوں اور  
جب میرا بندہ نمود  
لعب سے سبب  
یا اگر تم غصباً  
میں سے یاد کرنا  
میں سے یاد کرنا  
میں سے یاد کرنا

یہاں تک کہ اپنی ہی نفی کرے اور دائیں منہ سے  
تک پہنچائے اور وہ ارادہ کرے کہ غیر حق تعالی  
کو میں نے دل سے نکال دیا اور پس پشت پھینکا پھر  
دم نیلے الا اللہ کی ضرب سخت زور سے دل پر  
لگائے کہ بت باطن کا ٹوٹ جائے اور وقت  
اثبات کے مطلوب اپنے ساتھ جانے بلکہ بالیا تصور  
کرے بلکہ یقین جانے کہ وہ ہی اثبات کرتا ہے  
اور اپنے تئیں درمیان سے نکال دے ع  
یا راند در میان ما از میان برخاستیم  
مگر مقصود کلی یہ ہے کہ کلمہ کے معنی دل میں ضرور  
ہوں تا اس وعید میں نہ آجائے کہ من ذکر فی  
بالغفلة ذکر تہ باللعة و اذا ذکر عبدی  
عشنا اھتز عرش غصباً اور یہ مطلوب کہ مرشد  
کی صورت اپنے سامنے تصور کرے اس کے بعد  
ذکر کرے الرفیق ثم الطریق انہیں کے حق میں ہے  
اور نفی خطرات کے لئے بہت اثر رکھتی ہے بلکہ  
حضرت سلطان الموحدین و برہان العاشقین  
حجة المتوکلین شیخ جلال الحق والشرع والدين  
مخدوم مولانا قاضی خان یوسف ناصحی قدس  
اللہ سرہ العزیز ایسا فرماتے تھے کہ صورت مرشد کہ  
ظاہر دیکھی جاتی ہے شاہد حق سبحانہ تعالی کا  
آب و گل کے پردے میں اور جو صورت مرشد  
کہ خلوت میں نمودار ہوتی ہے وہ شاہد حق  
سبحانہ تعالی کا ہے بے پردے آب و گل کے  
ان الله خلق آدم علی صورة الرحمن ومن



راستی فقدا رمای الحق و در حق او درست شدہ است

شعر

گر تجلی ذات خواہی صورت انسان بین  
ذات حق را آشکارا اندر و خندان بین  
و نیز حضرت میفرمودند کہ چارہ ہزار پیران طریقت  
رضوان اللہ علیہم اجمعین اجماع کردہ اند کہ  
وصول حق تعالی بدو چیز میشود یکی ذکر دوم  
گرنگی باز فرمودند کہ سیکہ ذکر حلی اختیار کنند اورا  
سوار گرنگی حاجت نیست بلکہ مقدار ربع از  
شکم خالی دارد و روغن بخورد تا مغز خشک نشود  
و خلل و مانع پیدا نیاید و چون از ذکر حلی فارغ  
شود یا نفع پیش آید بذکر خفی کہ پاس انفاس  
است مشغول شود و دوام شغل بتدبیر می ہم  
بذکر خفی کہ پاس انفاس است میسر می آید و طریق  
ادانت کہ ہر دم کہ خارج می شود لا اکہ  
بگوید دہر دم کہ دخل میشود الا اللہ تصور  
کنند و این دم را ربط بدل است و بسبب  
آن دل ذکر سگردد کہ فردائی قیامت پر میده  
خواہد شد کہ دمہار کجا صرف کردی پس اگر در  
یاد حق تعالی صرف کردہ باشد خلاص یابد۔

شعر

ہر یک نفس کہ میرود از عمر گوہری ست  
کانرا خسراج ملک و عالم بود بہا  
بند کاین خزانہ وہی را نگران بباد  
انکہ روی بنجاک تہید ست و بینوا

راستی فقدا رمای الحق اسکے حق میں درست ہوا ہے

شعر

گر تجلی ذات خواہی صورت انسان بین  
ذات حق را آشکارا اندر و خندان بین  
اور یہ بھی فرماتے تھے کہ چارہ ہزار پیران طریقت  
رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اجماع ہے اس پر کہ  
وصول حق تعالی کا دو چیز ہے ہوتا ہے ایک ذکر  
دوسر بھوکے رہنا پھر فرمایا جو شخص ذکر حلی کرتا  
ہے او سکویت بھوکے رہنے کی حاجت نہیں  
ہے بلکہ چوتھائی پیٹ خالی رکھے اور گھی کھائے  
کہ مغز خشک نہ ہو جائے اور دماغ میں خلل  
نہ آجائے اور جب ذکر حلی سے فارغ ہو یا کوئی  
مانع پیش آئے تو ذکر خفی سے کہ وہ پاس انفاس  
مشغول ہو اور دوام شغل بتدبیر کو پی کر خفی  
سے کہ پاس انفاس ہے میسر ہوتا ہے اور اسکا  
طریق یہ ہے کہ جو دم کہ خارج ہو لا الہ کہے اور  
جو دم دخل ہو الا اللہ تصور کرے اور اس  
دم کو دل سے ربط ہے اور اس کے سبب دل  
ذکر ہو جاتا ہے فردائے قیامت کو پوچھا جائیگا  
کہ اپنے دم کہاں صرف کئے تو جواب حق تعالی  
میں صرف کئے ہونگے خلاصی پائیگا۔ شعر

ہر یک نفس کہ میرود از عمر گوہری ست  
کانرا خسراج ملک و عالم بود بہا  
بند کاین خزانہ وہی را نگران بباد  
انکہ روی بنجاک تہید ست و بینوا



ابو علی و قاق رحمۃ اللہ میگوید کہ ذکر مشور ولایت  
است ہر کرا تو فوق بر ذکر داند بدستیکہ مشور  
بد و داند یعنی بتشریف ولایت انتم اولیاء  
حقا مشرف گردانید و از ہر کہ سلب کردند  
بدستیکہ اور از مقام ولایت معزول کردند  
این چنین در باب ذکر گفتہ اند کہ ذکر خدا تعالی  
تیغ مریدان ست چون بہت بر ہلاک دشمن  
گمارند و یا دفع بلیہ خواہند دل بان گمارند  
آن دشمن ہلاک شود و آن بلا دفع شود قال  
اللہ تعالی واذکر ربک اذا نسیت  
یعنی یاد کن بروردگار خود را و قتیکہ فراموش  
کنی نفس خود را و فراموشی نفس در مخالفت  
اوست باید کہ نفس خود مخالفت کند کہ  
سر ہمہ عبادتہا ست زیرا کہ پیچ دشمن قوی  
تراز و نیست کما قال المشاہیر  
رحمہم اللہ مخالفت النفس بر اس  
العبادۃ و موافقۃ النفس اساس الکفر

### شعر

گر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزن  
زانکہ از نفست قوی تر پیچ دشمن دار نیست  
از نجاست کہ بزرگے فرمود صد ہزار  
رمہ گرگ گر سنہ و رمہ گو سفندان آن  
نہ کنند کہ یک شیطان کند و صد ہزار شیطان  
آن نہ کنند کہ یک منہشین بد کند و صد ہزار منہشین  
بد آن نہ کنند کہ یک نفس رتن آدمی زاد کند

نفس کی مخالفت عبادت  
اس کا اس کی نفس کی  
نفس کی قوت کی بنیاد ہے  
نفس کی زندگی بیاپنا  
نفس کی گردن بزن  
نفس کی پیچ دشمن  
نفس کی صد ہزار  
نفس کی صد ہزار  
نفس کی صد ہزار

ابو علی و قاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ ذکر  
مشور ولایت ہے جسکو ذکر کی توفیق ملے اسکو  
مشور ولایت ملے یعنی خلعت ولایت انتم اولیاء  
حقا سے مشرف ہو گیا اور جس سے توفیق ذکر  
کی سلب کر لے بیشک اسی مقام ولایت سے معزول  
کیا ایسا ذکر کے باب میں فرمایا ہے کہ ذکر خدا تعالی  
مرید و نکی تیغ ہے جب دشمن کی ہلاکت کی ہمت کریں  
یا دفع بلا چاہیں اور او سطر منال لگائیں دشمن  
ہلاک ہو جائیگا اور دفع بلا ہو جائیگی قال اللہ  
تعالی واذکر ربک اذا نسیت یعنی یاد کر پروردگار  
کو جو وقت کہ فراموش کرے تو اپنے نفس کو اور نفس  
کی فراموشی اسکی مخالفت میں ہے چاہئے کہ اپنے  
نفس سے مخالفت کرے کہ سب عباد تو نکی مرد  
ہے اس واسطے کہ کوئی دشمن اس سے زیادہ  
قوی نہیں ہے جیسا فرمایا مشاہیر رحمہم اللہ  
نے مخالفت النفس بر اس العبادۃ و  
موافقۃ النفس بر اس الکفر

### شعر

گر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزن  
زانکہ از نفست قوی تر پیچ دشمن دار نیست  
اسی سبب سے ایک بزرگ نے فرمایا ہے  
کہ سو ہزار بھوکے بھیڑیوں کا ریور بکر یونہی ایسا  
نقصان نہیں کرتا جیسا کہ ایک شیطان کرتا ہے  
اور سو ہزار شیطان ایسا نہیں کرتے جیسا ایک  
برا منہشین کرتا ہے اور سو ہزار بری منہشین ایسا  
نہیں کرتے جیسا ایک نفس آدمی کے جسم میں



قال المشايخ رحمهم الله النفس هي الصنم  
الأكبر مبرين معني بزرگے نیز فرمودہ

شعر

تایک نفس از نفس تو پیدا است ہنوز  
بر در گہ دل زد یوغوغا است ہنوز

قال الله تعالى فاذا ذكروا الله ذكرا كثيرا يعني  
يا وکنید خدا سے غر و جل را یاد و کردنی بسیار  
پس کے از خصائص ذکر آنست کہ ہر چ وقت  
منع نیست بلکہ ہمہ اوقات ناجور است  
نقل است از حضرت بندگی شیخ عبد الله  
قدس سرہ العزیز کہ مرا فرمودند کہ پیر  
دشگیر بندگی حضرت شیخ قطب الدین  
حاجی قدس سرہ العزیز می گفتند کہ  
او ایل ذکر جہر و آواز دہ سال گفتم از شام  
تا صبح و از صبح تا شام فائدہ کہ در ذکر یافتہ  
در پیچ عبادت نیافتم چون ختم قرآن میکردم  
کمتر از شش ختم میکردم و چون نماز می گذاردم  
کمتر از ہزار رکعت نگذازدم و چون دعوات  
اسماء میکردم کمتر از لک بار سخا ندہ فاما  
ثمرہ کہ در ذکر دیدم در پیچ از پنهان دیدم  
و می باید کہ ذکر از گناہان توبہ کست تا  
بہ زبان و دل آلودہ نام حق تعالی بخیر و زبراکہ  
وحی کردہ شد سوئے موسی کہ بگو گنہگار ان  
است خود را کہ یاد و کنید شام را بہ آلودگی پس  
بدرستیکہ من سو گند خورده ام بر فوات خود

قال المشايخ رحمهم الله النفس هي الصنم الاكبر  
اسی معنی میں کسی بزرگ نے بھی فرمایا ہے

شعر

تایک نفس از نفس تو پیدا است ہنوز  
بر در گہ دل زد یوغوغا است ہنوز

فرمایا الله تعالی فاذا ذكروا الله ذكرا كثيرا يعني  
کو یاد و کردنی بسیار کرنا بہت پس ذکر کے خصائص  
میں سے ہے یہ بھی کہ کسی وقت منع نہیں بلکہ  
وقت ثواب پاتا ہے نقل ہے حضرت بندگی  
شیخ عبد الله قدس سرہ العزیز سے کہ مجھے فرمایا  
کہ پیر و شگیر بندگی حضرت شیخ قطب الدین حاجی  
قدس سرہ العزیز فرماتے تھے کہ ذکر جہر یا ان میں  
صبح سے شام تک اور شام سے چٹک کہا میں جو  
فائدہ میں ذکر میں پایا وہ کسی عبادت میں نہیں  
پایا جب میں ختم قرآن شریف کرتا تھا تو تین سے  
کم نہ کرتا تھا اور نماز پڑھتا تھا ہزار رکعت کم نہ  
پڑھتا تھا اور جب دعوات اسما کرتا تھا ایک لاکھ  
بار سے کم نہ کرتا تھا مگر جو ثمرہ و فائدہ ذکر میں  
دیکھا ایسا او نہیں کسی میں نہ دیکھا اور چاہئے  
کہ ذکر گناہوں سے توبہ کرے تاکہ زبان  
اور دل آلودہ سے حق تعالیٰ کا نام نہ لے  
اس لئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو  
وحی کی گئی کہ اپنی امت کے گناہگاروں  
سے کہو کہ مجھے آلودگی سے نہ یاد کریں  
میں نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے

یہ شعر حضرت عبد الله قدس سرہ العزیز سے ہے  
یہ شعر حضرت عبد الله قدس سرہ العزیز سے ہے  
یہ شعر حضرت عبد الله قدس سرہ العزیز سے ہے  
یہ شعر حضرت عبد الله قدس سرہ العزیز سے ہے  
یہ شعر حضرت عبد الله قدس سرہ العزیز سے ہے  
یہ شعر حضرت عبد الله قدس سرہ العزیز سے ہے  
یہ شعر حضرت عبد الله قدس سرہ العزیز سے ہے  
یہ شعر حضرت عبد الله قدس سرہ العزیز سے ہے  
یہ شعر حضرت عبد الله قدس سرہ العزیز سے ہے  
یہ شعر حضرت عبد الله قدس سرہ العزیز سے ہے



بدستیکہ کہے کہ یاد کند مرا بہ غفلت یاد  
کنم من اور بہ لعنت پس چون گناہگار ان  
یاد کنند مرا بغفلت من یاد کنم ایشان را  
بہ لعنت این وعید است در حق گناہگاری  
کہ غافل نباشد پس چگونه حال باشد چون  
جمع شود غفلت و عصیان کذا فی احیاء العلوم  
گفت ابو نرید رحمۃ اللہ تعالیٰ روزی  
مرا یاران خود را با قیام نام شب تا صبح  
کوشش کروم آنکہ لا الہ الا اللہ بگویم پس  
قدرت نیافتم بدو گفتم شد چرا گفت با نرید  
یاد کروم کلمہ کہ گفتم بودم در کو دے  
یاد آمد مرا وحشت آن پس منع کرد مرا از  
قول لا الہ الا اللہ وچہ عجیب تراست از کیکہ  
یاد میکنہ اللہ تعالیٰ را و حال آنکہ او موصوف  
باشد بحسبیکو از صفات بشریہ کذا فی

## العوارف شعر

ہزار بار شستم دہن ز مشک و گلاب

ہنوز نام تو گفتم کمال بے ادبیت

بعدہ مراقبہ فرماید بگوید کہ مراقبہ شتق ازنی

رقیب است معنی رقیب نگہبان ست یعنی پاسا

دل کند غیر حق را در دل جانداہم رباعی

پاسان دل شواند رکل حال

تا نیا بدہم دزد آخا مجال

ہر خیال غیر حق را دزد دان

این ریاضت سالکان افرض دان

کہ جو مجھے غفلت سے یاد کرے میں او کو  
لعنت سے یاد کروں تو جو گناہگار مجھے غفلت  
سے یاد کرے میں او کو لعنت سے یاد  
کروں گا یہ وعید ہے اوں گناہگاروں کے  
حق میں جو غافل نہیں تو کیا حال ہو گا اذکا جو  
غافل ہی ہوں اور گناہگار ہی ہوں کذا فی  
احیاء العلوم ابو نرید رحمۃ اللہ علیہ نے  
ایک روز اپنے یاروں سے کہا کہ آج شب کو  
میں نے صبح تک کوشش کی کہ لا الہ الا اللہ  
کہوں میں مگر مجھے قدرت نہ ملی یاروں نے  
کہا کیوں کہ میں نے لڑکپن میں تو ایک کلمہ کہا تھا وہ یا  
آگیا اوس سے وحشت ہوئی اور اوس نے نہ  
کہنے دیا لا الہ الا اللہ اور کیا تعجب ہے اُس  
شخص سے جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور  
حالانکہ موصوف ہو کسی صفات بشریہ سے  
کذا فی العوارف - شعر

ہزار بار شستم دہن ز مشک و گلاب

ہنوز نام تو گفتم کمال بے ادبیت

بعدہ مراقبہ فرمائن اوس کہ میں کہ مراقبہ

شتق رقیب سے رقیب کے معنی نگہبان ہے یعنی

دلکی پاسانی کرے کہ دین غیر حق کو جائز ہو باغی

پاسان دل شواند رکل حال

تا نیا بدہم دزد آخا مجال

ہر خیال غیر حق را دزد دان

این ریاضت سالکان افرض دان

مرا حال میں قیام نام  
نہیں رہا کہ کوئی  
پور دہان مجال پناہ  
مواضع غیر اس کا خیال

سوچو خیال کر  
کہوں کے واسطے  
میں ریاضت کو فرض  
جان دانا



پس بدل اندیشہ اسد حاضری

اسد ناظری اسد شاہد سے اسد معی ہمیشہ  
حق تعالیٰ را با خود و خود را با حق تعالیٰ داند  
جدائی از خدا محال است قال اللہ تعالیٰ وفی  
الفنکما افلا تبصرون یعنی در دلہائے  
شماست پس چرا کہنی بنیدہ حق تعالیٰ  
لطیف مطلق است ہر چند لطافت بیشتر  
احاطت بشیر قال اللہ تعالیٰ الا انہ کل  
شیء محیط یعنی دانا و آگاہ باش بدرستیکہ  
آن حق تعالیٰ ہر شے محیط است چنانچہ  
احاطت روح با جسم کہ بیچ جزوے از اجزای  
جسم نیست کہ روح با آن نیست با آن  
بہم نہ متصل است نہ متفصل نہ خارج  
است و نہ داخل قائدہ چون خواہد کہ  
اربعین بنشیند میباید کہ چون پای راست  
در وں حجرہ بہند تعوذ و تسبیہ بگویند و  
وقل اعوذ برب الناس سہ بار بخواند پس  
پائے چپ در وں حجرہ بہند و بگویند انت  
ولی فی الدنیا و الاخرۃ کن لی کما کنت  
لحمدا علیہ السلام و ارزقنی محبتک اللہم  
ارزقنی حبک فی شغفی واجذبنی بجلالک  
وجلالک واجعلنی من المخلصین اللہم  
احم نفسی مجذبات ذاتک یا انیس من لا  
انیس لہ رب لا تذرنی فردا و انت  
خیر الوارثین

پس دل میں خیال کہے اسد حاضری اسد ناظری اسد شاہد  
اسد معی ہمیشہ حق تعالیٰ کو ساتھ لپے اور اپنے تئیں  
حق تعالیٰ کے جانے جدائی خدا سے محال ہے قال اللہ تعالیٰ  
وفی الفنکما افلا تبصرون یعنی تمہارا دل میں ہی کیوں نہیں دیکھتے  
اسے کہ حق تعالیٰ لطیف مطلق ہے جس قدر لطافت زیادہ ہے قہر طاقت  
زیادہ قال اللہ تعالیٰ الدانہ بكل شیء محیط یعنی  
آگاہ ہو کہ تحقیق حق تعالیٰ ہر شے کا محیط ہی  
جیسے روح کا احاطہ جسم کے ساتھ ہی کہ جسم کا  
کا کوئی جزو ایسا نہیں کہ روح ساتھ اس کے  
نہیں ہے با وجود اس کے نہ متصل ہی مفصل  
ہی نہ خارج ہی نہ داخل ہے۔

فاسدہ جب چاہے کہ چلہ میں  
بیٹھے چاہے کہ جب دایان پائون حجرہ  
میں کہے اعوذ اور لیسہم اسد کہے اور قل  
اعوذ برب الناس تین دفعہ پڑھی  
پھر دایان پائون حجرہ میں کہے۔  
اور کہے انت ولی فی الدنیا و الاخرۃ  
کن لی کما کنت لحمدا علیہ الصلوٰۃ والسلام  
وارزقنی محبتک اللہم ارزقنی حبک فی  
شغفی واجذبنی بجلالک وجلالک واجعلنی  
من المخلصین اللہم احم نفسی مجذبات  
ذاتک یا انیس من لا انیس لہ رب  
لا تذرنی فردا و  
انت خیر  
الوارثین



پس درمصلیٰ بایستد مستقبل قبلہ بخت و یک  
بار الی وجہت و جہی للذی فطر السموات  
والارض حنیفا وما انا من المشرکین بخواند  
پس دو رکعت نماز اجلالہ تعالیٰ بگزارد  
در رکعت اول بعد از فاکت آیتہ الکرسی و  
در رکعت دوم امن الرسول تا آخر بخواند بعد  
فراغ سرسجدہ ہندو این دعا بخواند  
اللہم کن لی ایسا فی خلوتی و معینا فی  
وحدتی اللہم اجعل خلوتی هذا موجبہ  
لمشاہداتک و وفقنی لما تحب و ترضی  
اللہم فی اعوذ بک من سخطک و اسألك  
رضاک اللہم جنبنی ان اعبد الهوی اللہم اکشف  
الغطاء عن عینی و ارفع الغین  
عن قلبی حتی اشاہد جمال الہ الا  
اللہ پس دو گانہ ہائے مذکورین بگزارد و  
یک دو گانہ بروح مادر و پدر اگر وفات یافتہ  
باشند و الایراے سلامتی ایشان بگزارد  
و چہار رکعت بیک سلام بیند بگزارد  
و در ہر رکعت بعد از فاکت پنجہ بار  
سورہ اخلاص و پنجگان بار معوذتین تا  
در پناہ حق تعالیٰ محفوظ ماند و پانصد  
بار یا فتاح بگوید بعدہ در ذکر نفی و  
اثبات با ہادہ خاص انخاص فی لا موجود  
مشغول شود و گاہ نیکر اسم ذات با ملاحظہ  
و مفہوم ملاحظہ

پھر مصلیٰ پر کھڑا ہو و قبلہ الیں بار پڑھے الی  
و جہت و جہی للذی فطر السموات والارض  
حنیفا وما انا من المشرکین  
پھر دو رکعت نماز اجلالہ تعالیٰ پڑھے پہلی رکعت  
میں بعد الحمد کے آیتہ الکرسی اور دوسری میں الحمد  
بعد امن الرسول آخر سورۃ تک بعد فراغ سجدہ بین جاؤ  
اور یہ دعا پڑھے اللہم کن لی ایسا فی خلوتی  
و معینا فی وحدتی اللہم اجعل خلوتی هذه موجبہ  
لمشاہداتک و وفقنی لما تحب و ترضی اللہم  
انی اعوذ بک من سخطک و اسألك رضاک  
اللہم جنبنی ان اعبد الهوی اللہم اکشف  
الغطاء عن عینی و ارفع الغین  
عن قلبی حتی اشاہد جمال  
لا الہ الا اللہ  
دو گانہ جبکا ذکر ہو چکا ہے پڑھے اور ایک دو گانہ  
مان باپ کی روح کو جو وفات پاگئے ہوں پڑھے اور  
بھین تو اون کی سلامتی کے واسطے پڑھے  
اور چار رکعت ایک سلام سے اور پڑھے ہر رکعت  
میں بعد سورۃ فاتحہ کے پنجاس بار سورہ  
اخلاص اور پانچ پانچ دفعہ معوذتین پڑھے  
تاکہ خدا تعالیٰ کی پناہ میں ہے اور پانچوبار  
یا فتاح کہے بعدہ ذکر نفی و اثبات ساحتہ  
ارادہ خاص انخاص یعنی لا موجود کے مشغول  
ہو اور کبھی ذکر اسم ذات کرے ساحتہ  
ملاحظہ اور مفہوم ملاحظہ کے اور



دو اسطہ مشغول ماند و چنانچہ یک خطہ از ذکر نفی  
 و اثبات خالی ماند بحدیکہ در حال وضو و اکل  
 در تصور آن باشد ہنرموسی علیہ السلام حضرت  
 عزت جل جلالہ مناجات کرد کہ الہی بہم اوقات  
 یاد کردن می توانم مگر دو وقت یکی در پانچ  
 دوم در حالت جنابت فرمان شدہ اذکونی  
 فی کل حال یعنی یاد کن مراد چاہیے پس  
 درین وقت ہم از تصور خالی نباشد کما قالت  
 عائشہ رضی اللہ عنہا کان النبی صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیان  
 یعنی ذکر بر دو نوع است یکے بدل دوم  
 بزبان و اول اعلیٰ است و بہین مراد است  
 بحديث وقوله تعالى اذكروا اللہ ذکر  
 کثیرا و آن آن است کہ فراموش  
 نکند خدای تعالی را در ہر حال و بود مرئی  
 را صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فی کمال  
 ازین دو نوع مگر در حالت جنابت دخول  
 خلا پس بدستنی کہ آن حضرت اقتضار  
 میکرد دوران دو حال بنوع آنکہ نیست  
 اثر دوران مر جنابت را یعنی

بدل یا دیکر دوم

ازین جہت -

و فتیکہ پیران

آمدی از خلا

مے گفتی غفرانک پس حالت خلا بہین -

واسطے کے مشغول ہے چنانچہ ایک خطہ ذکر  
 نفی و اثبات سے خالی نہ رہے یہاں تک کہ  
 وضو کے وقت اور کھانے کے وقت اس  
 کے تصور میں ہے ہنرموسی علیہ السلام  
 نے حضرت عزت جل جلالہ میں مناجات کی  
 کہ الہی میں سب وقت بھگو یاد کر سکتا ہوں  
 مگر دو وقت ایک تو پاخانہ کے وقت اور ایک  
 جب غسل کی حاجت ہو حکم ہوا اذکونی فی کل  
 حال یعنی مجھے یاد کر ہر حال میں تو اس وقت  
 بھی تصور سے خالی نہ ہو جیسا فرمایا حضرت عائشہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کان النبی صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم یذکر اللہ فی کل احیان  
 یعنی ذکر دو قسم ہے ایک دل سے دوسر زبان سے  
 اور پہلا اعلیٰ ہے اور حدیث شریف میں بھی ای  
 سے مراد ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اذکروا  
 اللہ ذکر اکثر ہیں اور وہ یہ ہے کہ فراموش  
 نہ کرے خدا تعالیٰ کو کسی جائے اور حضرت  
 بنی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو نوع قسم  
 میں کمال تھا مگر حالت جنابت اور داخل ہونے  
 بیت اخلا کے سو جان لیا تم نے کہ اس  
 وقت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 ایک قسم پر اختصار کرتے تھے ایسی قسم جس  
 میں جنابت کو دخل ہی نہیں یعنی ذکر دل اور  
 اسی سبب سے جب بیت اخلا سے باہر آتے  
 تو فرماتے غفرانک پس حالت خلا بہین ہی



فکر و خیال شکستگی خود و پاکی حق تعالیٰ  
کافی ست و این عین ذکر ست  
بدانکہ ذکر برای کشف قبور اول چون در تہ  
در آید دو گانہ بروح آن بزرگوار ادا کند  
اگر سورہ فتح یاد باشد در اول رکعت بخواند  
و در دوم اخلاص و لا ادر ہر رکعت پنج بار  
اخلاص بخواند و بعدہ قبلہ را پشت دادہ  
بنشیند و یکبار آیتہ الکرسی و بعضے سورہ تہ  
وقت زیارت می خوانند چنانچہ سورہ ملک  
و غیر ذلک بعدہ قل گوید پس از فاتحہ یازدہ  
بار سورہ اخلاص بخواند و ختم کند و تکبیر گوید  
و بعدہ ہفت کرت طواف کند و در آن  
تکبیر بخواند و آغار از راست بکند بعدہ طرف  
پایان رخسارہ ہند و بیاید نزدیک روی  
میت بنشیند بگوید یا رب بست و یکبار  
و بعدہ اول طرف آسمان بگوید یا روح در  
دل ضرب کند یا روح الروح مادام کہ  
انشرح بابد این ذکر بکند انشاء اللہ تعالیٰ کشف  
قبور و کشف ارواح حال آید و مطابق ختم خواجگان چیست پس  
سر ہم کہ از بعضی و لا شیخ نظام نقی شہادت کہ چون ہم پیش  
مرد باد مذکورہ صفہ رو بقبلہ بنشیند اول مرتبہ درود بخواند  
بعد از آن شصت بار این دعا را بخواند لا الہ الا اللہ  
پس از آن سجدہ شصت مرتبہ سورہ الم نشرح خواند پس باز دعا  
مذکورہ شصت بار بخواند پس در مرتبہ درود خواندہ ختم تمام  
کند و بر قدر شہرتی فاتحہ نام خواجگان چیست عموماً بخواند

فکر و خیال کہ شکستگی و اسودگی اپنی اور پاکی  
حق تعالیٰ کے کافی ہے اور یہ عین ذکر ہے  
و ذکر کشف قبور جان کہ ذکر کشف  
قبور کے واسطے اول جب قبور عین تک  
دو گانہ اُن بزرگ کی روح کے واسطے پڑے  
اگر سورہ فتح یاد ہو پہلی رکعت میں پڑے  
اور دوسری میں سورہ اخلاص اور ہمیشہ  
تو ہر رکعت میں پانچ پانچ بار اخلاص پڑے  
اور پھر قبلہ کی طرف پیشہ کر کے بیٹھے اور  
ایک بار آیتہ الکرسی اور بعضی سورتیں جو زیارت  
کو وقت بہترین جیسے سورہ ملک و غیر ذلک بعدہ  
قل کہے بعد فاتحہ کے گیارہ بار سورہ غلام  
پڑھے اور ختم کری اور تکبیر کہے بعد ساتھ دفعہ  
طواف کرے اور آسمین تکبیر پڑھے اور شروع  
دائیں طرف سے کری ہر پاؤں کی طرف رخسارہ رکھے  
اور نزدیک میت کے سنہ کے بیٹھے اور کہی یا رب  
اکیس دفعہ بعدہ اول طرف آسمان کے کہی یا روح  
اور داییں ضرب کرے یا روح الروح جب  
تک کہ انشرح بابدی پانی یہ ذکر کرے انشاء اللہ تعالیٰ  
کشف قبور و کشف ارواح حاصل ہوگا بیان  
طریقہ سہروردیہ یہ طریق ملک ہندوستان میں مجتہد  
بہاؤ الدین زکریا کی جہت سے شایع ہوا ہے اور  
خراسان میں شیخ بخیل الدین غریب کی جہت سے اور اس  
فقیر کو دونوں شیخوں سے ارتباط ہی اس ارتباط  
اس فقیر کو

۴۴ و خلاصہ الفاظ سوال غائبین طور ہر روز بخواندہ باشد انشاء اللہ تعالیٰ و ایام عدد و مقصود بحصول انجا و الم طریقہ سہروردیہ در ہندوستان از حضرت مخدوم بہاؤ الدین زکریا شائع شدہ و خراسان از حضرت بخیل الدین غریب



بہر کے ازین شجہہ ارتباط واقع است  
 پس ارتباط این فقیر با والد خود شیخ عبد الرحیم  
 قدس سرہ عن شیخ عظمۃ ابد اکبر آبادی عن  
 ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبد الغنی عن ابیہ  
 عبد الوہاب البخاری عن السید صدر الدین  
 راجو قتال عن اخیه السید جلال الدین محمد  
 جہانیان عن الشیخ رکن الدین ابی الفتح عز  
 ابیہ الشیخ صدر الدین عن ابیہ الشیخ  
 بہاؤ الدین زکریا عن شیعہ الشیوخ شہاب الدین  
 عمر سہروردی و ایضاً ابن فقیر خرقہ از دست  
 شیخ ابو طاہر مدنی پوشیدہ عن ابیہ عن  
 الشیخ احمد القشاشی عن الشیخ احمد الشناوی  
 عن ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبد الوہاب  
 الشعراوی و ہو لبسہا من ید الشیخ الاسلام  
 زکریا بن محمد الانصاری و اخی لہ العذیہ  
 بلباسہا من ید الشہاب احمد من الفقیر علی  
 ابن محمد الدمیاطی الشہید بالزلیانی بلباسہا  
 من ید الزین بن ابی بکر بن محمد الخوافی صاحب  
 الوصایا القدسیہ بلباسہا من ید الشیخ  
 نور الدین عبد الرحمن المصری بلباسہا من  
 ید الشیخ جمال الدین یوسف الکورانی بلباسہا  
 من الشیخین حسام الدین الشمشیر و نجم الدین  
 الاصفہانی بلباسہا عن الشیخ نور الدین عبد  
 النطری بلباسہا عن الشیخ نجیب الدین  
 علی بن بزغش بلباسہا

اپنی والد شیخ عبد الرحیم قدس سرہ سے اون کو  
 شیخ عظمت ابد اکبر آبادی سے ان کو اپنے  
 والد سے ان کے دادا شیخ عبد الغنی سے ان کو  
 سید عبد الوہاب بخاری سے ان کو سید صدر الدین  
 راجو قتال سے ان کو اپنی بہائی سید جلال الدین محمد جہانیان سے ان کو  
 شیخ رکن الدین ابو الفتح سے ان کو اپنی والد الشیخ صدر الدین سے ان کو اپنی والدہ  
 شیخ بہاؤ الدین زکریا سے ان کو شیخ شہاب الدین سے ان کو  
 سر اور ایضاً اس فقیر نے خرقہ شیخ ابو طاہر مدنی کے  
 ہاتھ سے پہنا ہے انہوں نے اپنے والد انہوں نے شیخ احمد قشاشی  
 سے انہوں نے شیخ احمد شناوی سے انہوں  
 نے اپنے والد ان کے دادا شیخ عبد الوہاب شعراوی  
 سے اور انہوں نے خرقہ پہنا ہاتھ سے شیخ  
 الاسلام زکریا بن محمد الصامی کے و اخی لہ  
 الغدویہ بلباسہا شہاب احمد کے ہاتھ  
 سے فقیہ علی بن محمد دمیاطی عرف زلیانی سے  
 انہوں نے ہاتھ سے ابو بکر بن محمد الخوافی صاحب  
 وصایا القدسیہ کے انہوں نے ہاتھ سے شیخ  
 نور الدین عبد الرحمن مصری سے انہوں نے  
 شیخ جمال الدین یوسف کورانے کے  
 انہوں نے شیخ حسام الدین شمشیری  
 اور نجم الدین اصفہانی کے بسبب پہنے  
 شیخ نور الدین عبد الصمد طنز کے  
 انہوں نے شیخ نجیب الدین علی بن  
 برغش سے  
 انہوں نے



من المعارف بالله الشيخ شهاب الدين  
 عمر السهروردي روض الله روحه وارواحهم  
 ورحمنا بهم فقد حصل لها وجه ثالث في  
 الخرقه السهروردية والله اعلم والشيخ  
 عارف بالله الشيخ شهاب الدين عمر السهروردي  
 له جنتان احدهما انه لبس الخرقه عن عمه  
 القاضي وجيه الدين عمر بن محمد المعروف بعمويه  
 بلباسه لها من والده المعمر محمد عمويه بن عبد الله  
 سعد ومن الشيخ اخي فرج الزنجاني يدا حدها  
 مشاركة للاخر بلباس ابيه من الشيخ احمد  
 الاسود الدينوري بلباسه من المشاغل الدينوري  
 ولباس اخو الفرج الزنجاني لها عن ابي العباس  
 النهاوندي بلباسه من ابي عبد الله محمد  
 بن خفيف الشيرازي بلباسه من ابي محمد  
 روي بن احمد البغدادی بلباسه ما عني همشاد  
 وروي من سيد الطائفة ابي القاسم الجنيدي  
 البغدادی والثانية انه اخذ التلقين عن عمه  
 ابي نجيب السهروردي عن الشيخ احمد  
 الغزالي عن الشيخ ابي بكر النسايج عن الشيخ  
 ابي القاسم الكركاني عن الشيخ ابي العثمان  
 المغربي عن ابي علي الكاتب عن ابي علي  
 الرودباري عن ابي القاسم الجنيدي  
 البغدادی في التفحات نقلا عن الفرغاني  
 شيخ الشيوخ شيخ شهاب الدين السهروردي  
 نسبت خرقه ابا القاسم جنيدي في ثبات مكره است

عارف باشيخ شهاب الدين عمر السهروردي روح  
 روحه وارواحهم ورحمنا بهم ليس تحقيق حاصل جني  
 خرقه السهروردية کی بستی وجہ واسد علم اور  
 شیخ عارف باللہ شیخ شهاب الدین عمر سہروردی کے  
 لئے دو جہتیں ہیں ایک تو اوکھون نے پہنا خرقہ  
 اپنے چچا قاضی وجیہ الدین عمر بن محمد عرف عمویہ  
 سے اوکھون نے اپنے والد معمر محمد عمویہ بن عبد اللہ  
 سعد سے اور شیخ اخی فرج زنجانی دونوں کے  
 ہاتھ مشارکت میں اوکھون نے اپنے والد شیخ  
 احمد اسود دینوری سے اوکھون نے مشاغل دینوری  
 سے اور اخو الفرج زنجانی سے اوکھون نے ابو العباس  
 نہاوندی سے اوکھون نے ابو عبد اللہ محمد بن خفیف  
 شیرازی سے اوکھون نے ابو محمد رویم بن احمد  
 بغدادی سے اور مشاغل اور رویم نے سید الطائفہ  
 ابو القاسم جنید بغدادی سے اور دوسری جہت  
 شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کی ہے کہ اوکھون  
 نے تلقین پائی اپنے چچا ابو نجیب سہروردی سے  
 اوکھون نے شیخ احمد غزالی سے اوکھون نے  
 شیخ ابو بکر نساج سے اوکھون نے شیخ ابو القاسم  
 گرگانی سے اوکھون نے شیخ ابو عثمان مغربی سے  
 اوکھون نے ابو علی کاتب سے اوکھون نے  
 ابو علی رودباری سے اوکھون نے ابو القاسم  
 جنید بغدادی سے تفحات میں فرغانی سے  
 نقل ہے کہ شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی نے  
 نسبت خرقہ ابو القاسم جنید تک کی ہے لگے نہیں کی



اور جنید تا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 بصحبت نسبت داده است نہ بخرقہ اما شیخ  
 مجد الدین بغدادی در کتاب تحفہ البرہ آورده است  
 کہ نسبت خرقہ بمقتل است بہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 بحديث درست متصل مفيض استے اقوال الحق  
 ما قاله السهروردی و این فقیر اوراد و شغال  
 و اعمال طریقہ سهروردیہ اخذ کر و در ضمن  
 عوارف المعارف عن الشيخ ابی طاهر عن  
 ابیه الشيخ ابراهیم کردی عن احمد  
 القشاشی عن احمد الشناوی عن ابیه  
 عن جدّه عن الشيخ عبد الوهاب  
 الشعراوي عن الزین زکریا عن الحافظ  
 شهاب الدین احمد بن حجر العسقلانی  
 عن ابی الحسن بن ابی المجدالد مشقی عن  
 النقی سلیمان بن حسن المقدسی عن الشيخ  
 القدوة الشيخ شهاب الدین عمر  
 السهروردی در ضمن وصایا کے قدسیہ  
 رسالہ شیخ زین الخوافی بالسند المذكور  
 الی شیخ زین الدین۔ وصیاط بکسر الدال  
 المهملة و قبل بکسر الدال المعجمة و سکون  
 المیم و تخفيف التحتية بلد مشهور بمصر  
 گوران بضم الکاف العجمية قبيلة  
 من الاكراد۔ نطرنی بفتح نون و  
 طائے  
 مہملہ

اور جنید سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک  
 صحبت سے نسبت دی ہے خرقہ سے نہیں  
 دی مگر شیخ مجد الدین بغدادی نے کتاب  
 تحفہ البرہ میں لکھا ہے کہ نسبت خرقہ متصل  
 ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک حدیث درست  
 متصل مفيض سے انتہی میں کہتا ہوں حق  
 وہی ہے جو سهروردی نے کہا ہے اور اس  
 فقیر نے درود و وظیفہ و شغل و اعمال طریقہ سهروردیہ  
 کے اخذ کئے ضمن میں عوارف المعارف کے  
 شیخ ابو طاهر سے اوکھون نے اپنے والد شیخ  
 ابراہیم کردی سے اوکھون نے احمد قشاشی  
 سے اوکھون نے احمد شناوی سے اوکھون  
 نے اپنے والد ادون کے دادا سے شیخ  
 عبد الوہاب شعراوی سے اوکھون نے زین  
 زکریا سے اوکھون نے حافظ شہاب الدین احمد  
 بن حجر عسقلانی سے اوکھون نے ابو الحسن  
 بن ابو المجد و مشقی سے اوکھون نے نقی سلیمان  
 بن حمزہ مقدسی سے اوکھون نے شیخ پیشوا  
 شیخ شہاب الدین عمر سهروردی سے اور وصایا  
 قدسیہ کے ضمن میں رسالہ شیخ زین خوانی کا  
 سند مذکور ہے شیخ زین الدین تک وصیاط بکسر  
 دال مہملہ اور مضمون نے کہا ذال معجمہ اور  
 سکون سیم اور تخفیف یای تخمہ ایک شہر مشہور  
 گواران بفتح کاف عجمیہ ایک قبیلہ ہے کردون  
 میں سے۔ نطرنی بفتح نون و طائے مہملہ



و سکون نون و کسر زای معجمہ بزغلتش بضم بای  
 بضم یای موحده و سکون زای معجمہ و  
 ضم غین معجمہ و شین معجمہ بضم عین مہملہ و ضم  
 میم مشدہ و سکون واو و تشدید یای تحتیہ ایسا کہا  
 کہ ا قال ملا عبد الغفور و فیہ نظر بل الظاہر نظر  
 تخفیف الیاء التخیفہ مثل اہویہ و مددیہ و  
 غیر ہما اخی فرج بفتح فاء و فتح راہ مہملہ و جیم  
 زنجانی بفتح زای معجمہ و سکون نون و  
 فتح جیم و الف و نون مکسورہ و یای نسبت  
 و لفحات ابوالعباس ہنا و ندی را شاگرد  
 جعفر خلدی گفتہ است و وی شاگرد  
 جنید بغدادی است خلد بضم اخیاء محلیہ بغداد  
 قال الشیخ زین الدین الخوافی فی کتاب  
 الوصایا القدسی و منها التصریر یوزعون  
 الاوقات و یصرفون کل وقت بساھو  
 اللاتق بہ فاذا اطعم الصائم الصادق یبلغ ان  
 یجدد و الشہادۃ و یقولوا اللھم انی  
 اصبحت اشہدک و اشہد حجتہ عرشک  
 و ملائکتک و انبیاءک و رسالتک و جمیع  
 خلقک بانک انت اللہ لا الہ الا انت وحدک  
 لا شریک لک و ان محمدا عبدک و رسولک  
 اللھم انی اصبحت لا استطیع دفع ما اکرہ  
 و لا املک نفع ما ارجو و اصبر الامر بید  
 غیری و اصبحت مرثنا لعلی  
 فلا فقیر

اس دعا کا ترجمہ صفحہ ۱۰۵ پر لکھا ہے وہاں دیکھو ۱۱

و سکون و کسر زای معجمہ بزغلتش بضم بای  
 موحده و سکون زای معجمہ و ضم غین معجمہ  
 و شین معجمہ و بضم عین مہملہ و ضم میم مشدہ  
 و سکون واو و تشدید یای تحتیہ ایسا کہا  
 ہے ملا عبد الغفور نے اور اس میں کلام  
 ہے بلکہ ظاہر تخفیف یای تحتیہ کے ہی مانند  
 راہویہ و مددیہ و غیر ہما کے اخی فرج  
 بفتح فاء و فتح راہ مہملہ و جیم زنجانی بفتح زای  
 معجمہ و سکون نون و فتح جیم و الف و نون  
 مکسورہ و یای نسبت اور لفحات میں ابوالعباس  
 ہنا و ندی کو شاگرد جعفر خلدی کا لکھا ہے اور  
 وہ شاگرد جنید بغدادی کے ہیں خلد بضم  
 خای معجمہ ایک محلیہ بغداد میں کہا ہے  
 شیخ زین الدین خوافی نے کتاب وصایا  
 قدسی میں و منها العصم یعنی وہ اپنی اوقات  
 کو ضبط کرتے ہیں اور صرف کرتے ہیں ہر وقت  
 اپنا جو اس وقت کے لائق ہو تو صبح صادق  
 طلوع ہوتی ہے کہ تجدید کری شہادت کی اور  
 کہیں اللھم انی اصبحت اشہدک و اشہد  
 حجتہ عرشک و ملائکتک و انبیاءک و رسالتک  
 و جمیع خلقک بانک انت اللہ لا الہ الا انت  
 وحدک لا شریک لک و ان محمدا عبدک و رسولک  
 اللھم انی اصبحت لا استطیع دفع ما اکرہ  
 و لا املک نفع ما ارجو و اصبر الامر بید غیری  
 و اصبحت مرثنا لعلی فلا فقیر



افقر منی اللہم لا تشمت بی عدوی ولا تسوئی  
 ولا تسوئی صدیقی ولا تجعل مصیبتی  
 فی دینی و دنیا فی ولا تجعل الدنیا الکبریٰ  
 ولا مبلغ علی ولا تسلط علی من لا یرحمی  
 اللہم صل علی محمد و علی آل محمد وسلم  
 ثم یقول اللہم ما اصبح بی من نعمة  
 او باحد من خلقک فذک و حدک لا شریک  
 لا شریک لک فک الحمد و لک الشکر  
 ثلاث مرات ثم یقول اللہم لک الحمد  
 حمدا دائما مع دوامک و لک الحمد  
 حمدا خالدا مع خلودک و لک  
 الحمد حمدا لا منتهی له بعد علمک  
 و لک الحمد حمدا لا منتهی له  
 دون مشیتک و لک الحمد حمدا لا جزاء  
 لقائلہ الارضاک و لک الحمد طرفہ عند  
 کل عین و تنفس کل نفس و لک الحمد حمدا  
 یوافی لعل و یکافی مزیدک ثم یقولوا  
 سبحان اللہ و بحمداً خلقه و رضاء نفسه  
 و زنة عرشه و مداد کلماته ما تیسروا ان و  
 قرصة یقولوا سبحان اللہ و بحمداً اضعاف  
 ما سبحه و یسبحه جمیع خلقه و كما یجب  
 ربنا و یرضی و كما ینبغی لکرم وجهه ربنا  
 و عز جلاله و لا اله الا اللہ اضعاف ما هلله و  
 یهلله جمیع خلقه و كما یجب ربنا و یرضی و  
 ربنا و عز جلاله و لا حول و لا قو الا باللہ العلی العظیم

افقر منی اللہم لا تشمت بی عدوی ولا تسوئی  
 صدیقی ولا تجعل مصیبتی فی دینی و دنیا فی  
 ولا تجعل الدنیا الکبریٰ ولا مبلغ علی لا تسلط  
 علی من لا یرحمی اللہم صل علی محمد و علی  
 آل محمد وسلم پھر کہے اللہم ما اصبح بی من  
 نعمة او باحد من خلقک فذک و حدک لا شریک  
 لک فک الحمد و لک الشکر ثلاث مرات ثم یقول  
 اللہم لک الحمد حمدا دائما مع دوامک و لک  
 الحمد حمدا خالدا مع خلودک و لک الحمد حمدا  
 لا منتهی له بعد علمک و لک الحمد حمدا لا منتهی  
 له دون مشیتک و لک الحمد حمدا لا جزاء لقائلہ  
 الارضاک و لک الحمد طرفہ عند کل عین و تنفس  
 کل نفس و لک الحمد حمدا یوافی لعل و یکافی  
 مزیدک پھر کہے سبحان اللہ و بحمداً خلقه و رضاء  
 نفسه و زنة عرشه و مداد کلماته بسفہر سیر  
 جوز مرثا یکرہ سبحان اللہ و بحمداً اضعاف ما سبحه  
 و یسبحه جمیع خلقه و كما یجب ربنا و یرضی و  
 كما ینبغی لکرم وجهه ربنا و عز جلاله و الحمد  
 للہ اضعاف ما هلله و یهلله جمیع خلقه و كما یجب  
 ربنا و یرضی و كما ینبغی لکرم وجهه ربنا  
 و عز جلاله و لا حول و لا قو الا باللہ العلی  
 العظیم اضعاف ما هلله و یهلله جمیع خلقه و  
 كما یجب ربنا و یرضی و كما ینبغی لکرم وجهه  
 ربنا و عز جلاله و لا حول و لا قو الا باللہ  
 العلی العظیم جمیع خلقه و كما یجب

۱۰۵  
 اصل کتاب  
 ترجمہ اردو  
 افقر منی اللہم لا تشمت بی عدوی ولا تسوئی  
 صدیقی ولا تجعل مصیبتی فی دینی و دنیا فی  
 ولا تجعل الدنیا الکبریٰ ولا مبلغ علی لا تسلط  
 علی من لا یرحمی اللہم صل علی محمد و علی  
 آل محمد وسلم پھر کہے اللہم ما اصبح بی من  
 نعمة او باحد من خلقک فذک و حدک لا شریک  
 لک فک الحمد و لک الشکر ثلاث مرات ثم یقول  
 اللہم لک الحمد حمدا دائما مع دوامک و لک  
 الحمد حمدا خالدا مع خلودک و لک الحمد حمدا  
 لا منتهی له بعد علمک و لک الحمد حمدا لا منتهی  
 له دون مشیتک و لک الحمد حمدا لا جزاء لقائلہ  
 الارضاک و لک الحمد طرفہ عند کل عین و تنفس  
 کل نفس و لک الحمد حمدا یوافی لعل و یکافی  
 مزیدک پھر کہے سبحان اللہ و بحمداً خلقه و رضاء  
 نفسه و زنة عرشه و مداد کلماته بسفہر سیر  
 جوز مرثا یکرہ سبحان اللہ و بحمداً اضعاف ما سبحه  
 و یسبحه جمیع خلقه و كما یجب ربنا و یرضی و  
 كما ینبغی لکرم وجهه ربنا و عز جلاله و الحمد  
 للہ اضعاف ما هلله و یهلله جمیع خلقه و كما یجب  
 ربنا و یرضی و كما ینبغی لکرم وجهه ربنا  
 و عز جلاله و لا حول و لا قو الا باللہ العلی  
 العظیم اضعاف ما هلله و یهلله جمیع خلقه و  
 كما یجب ربنا و یرضی و كما ینبغی لکرم وجهه  
 ربنا و عز جلاله و لا حول و لا قو الا باللہ  
 العلی العظیم جمیع خلقه و كما یجب



فیتخلل اعضاء البدن بتأثير الذکر  
وتتأثر النفس بنار الذکر ونوره وکما  
قلنا ان ناره تخلق ونوره تخلق  
بتبدل ظلمات النفس بالانوار وتزول  
عنها الاخلاق المذمومة ويتخلق  
بالاخلاق المحمودة فيتخلص القلب  
من ظلمات النفس وينداد القلب  
نورا علی نور فیسعد فیضان  
انوار صفات الرب تعالیٰ  
وعلی قدر الملازمة تطهر  
النتیجه وسیجمع مزید بیان الذکر  
وانواره واحوال تعلبات القلب  
واثار تغیراته ان شاء الله تعالیٰ  
وینبغی ان یحضرنفس علی  
القلب ویمجعلها الا الله دائرة  
یطبقها علی دائرة القلب بالحق و  
یکون جانب الاثبات اکثر ملاحظة  
من جانب النفی وینوی المبتدی  
بکلمة لا اله الا الله لا معبود  
غیر الله والمتوسط یسأل لا مطلوب  
اولا مراد لا مقصود الا الله  
واذا وجد فی القلب محبة مخلوق  
من لیس وساطة بینه وبین الله تعالیٰ  
یسأل لا محبوب الا الله وینبغی ان یکوز صدقا  
فی المعانی الثلاثة فی النفی والاثبات

کے ہوئے ہر پس تحلیل ہوتے ہیں اعضا بدن  
کے ذکر کی تاثیر سے اور نفس متاثر ہوتا ہے  
نار ذکر سے اور نور ذکر سے اور جیسا ہم نے  
کہا ہے کہ اس کی نار خالی کرتی ہے اور اس  
کا نور راستہ کرتا ہے بدل جاتی ہیں نفس  
کی ظلمات انوار سے اور بری عادتیں نایل  
ہو جاتی ہیں اور راستہ ہو جاتا ہے اچھے  
اخلاق سے تو خلاص ہو جاتا ہے ظلمات  
نفس سے اور زیادہ ہوتا ہے قلب کا نور علی نور  
پس سعد ہو جاتا ہے فیضان انوار کا صفات  
الہی کے اور بمقدار ملازمت کے نتیجہ ظاہر ہوتا  
ہے اور قریب ایک گز یادہ بیان ذکر کا اور  
اس کے انوار اور احوال تعلبات اور تغیرات  
کا انشاء اللہ تعالیٰ اور چاہئے کہ حاضر کرے نفس  
یعنی دم کو اوپر قلب کے اور الا اللہ کے ہا کو  
ایک ایسا دائرہ کرے کہ قلب کے دائرہ پر پورا  
ہو جائے قوت سے اور اثبات کی جانب  
ملاحظہ زیادہ ہو نفی کی جانب کے ملاحظہ سے  
اور نیت کرے بتدی کلمہ لا اله الا اللہ سے  
لا معبود غیر اللہ اور متوسط نیت کرے  
لا مطلوب یاد لا مراد یا لا مقصود الا اللہ اور  
حسب قوت اپنے دل میں مخلوق کی محبت پائے  
جو اللہ اور اس کے درمیان میں واسطہ نہ ہو تو  
نیت کرے لا محبوب الا اللہ اور چاہئے کہ سچا  
ہو بینوں معنی میں نیت نفی اور اثبات کے



تخلص بھمتہ نفسه من المتعلقات  
بالکائنات والمیل الی المشتہیات و  
المستلذات التي هی المعبودات الباطلة  
ومن المیل الی الکشفوفات الکونیة والکرامات  
العیانیة فلا طائل تحتها ویطلب الحق  
وحده ویثرة طلبه من المزج بھوی  
النفس فان المیل الی الکشفوفات الکونیة  
والکرامات من جملة هوس النفس  
وهواها ومن التفت الیہا وکان مقصداً  
ومطمحاً نظره فی ذکرہ تلافی فھو مدارج  
فیما بین المکورین بل ان وقعت بلا طلبہ  
یخاف علیہ من الاستدراج قال بعض  
الکبار اذا دخل شخص سالك فی بستان  
وقال طیوراً شجار ذلک البستان بالسنتھم  
السلام علیک یا ولی اللہ فان لم یفطن  
انہ مکروبہ فقد مکروبہ وهو لم یشر  
وجمیع المرشدین نفس والمریدین من  
المیل الی الکرامات العیانیة وقالوا انہا  
حیض الرجال ثم اذا تنور القلب بانوار الوحلا  
المودعت فی ملازمة ذکر لا الہ الا اللہ وانعکست  
تلك الانوار علی صفحات الکائنات  
من جمیع الاقطار یرى الذکران هذه  
الوجودات ما کانت حقیقة وانما  
ھی مجازیة ممکنة غیر واجبة ویشاہد  
الوجود الحق الواجب الازلی الابدی

خالص کرے اپنی ہمت اپنے نفس کو متعلقات  
دنیا سے اور شہوات اور مستلذات سے بچے کہ  
یہی ہیں معبود باطل اور رعیت نہ کرے کشف  
و کرامات کی طرف حق کو طلب کرے تنہا اور  
پاک کرے طلب کو ہولے نفس سے کیونکہ  
کشف و کرامات بھی نفس کی ہوا اور خواہش  
کی قسم سمین اور جس نے ان کی طرف التفات  
کیا اور اسکو مد نظر ذکرین اور اسکا مقصد ذکر  
یہی ہو تو وہ مکورین میں درج ہے بلکہ اگر واقع  
ہو بلا طلب اسکے تو اس پر استدراج کا خوف  
ہے بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ سالک جب  
باغ میں جائے اور درختوں کے پرند اس بلوغ  
میں اپنی زبان میں کہیں کہ السلام علیک یا ولی  
تو اگر وہ سجاوے کہ یہ مکر ہے تو تحقیق یہ اس کے  
ساتھ مکر ہے اور اسے شعور نہیں اور سبب رشد  
مرید و مکوریت دلاتے ہے ہیں کرامات عیانہ  
کی رعیت سے اور کہا ہے کہ کرامات مردون کا  
حیض ہر پھر جب منور ہو جاتا ہے قلب انوار  
و حلاوت سے جو امانت ہے ملازمت ذکرین  
لا الہ الا اللہ کے اور منعکس ہوتے ہیں  
انوار مخاوقات ہر سب طرف سے تو  
دیکھتا ہے ذکر کہ وجودات جو یہ ہیں ان کی  
حقیقت نہیں یہ سب مجازیہ ممکنہ عینہ  
واجبہ ہیں اور مشاہدہ کرتا ہے وجود حق  
کا جو واجب ازلی ابدی ہے ۔ تو



فخر بہ یقول لا الہ الا اللہ ویوفی لا  
 موجود الا اللہ اے الوجود الحقیقی لا ینزال  
 بکون لا الہ الا اللہ بهذا المعنی حق یضحل  
 جمیع ظلمات الکائنات فی نظر شہدہ و  
 یظهر نور التوحید و ہما من الالاقدام  
 تثبیت من بعد ان شاء اللہ تعالیٰ و بعض الذکرین  
 نہم من قول المشایخ یحصر النفس علی القلب  
 لوصل اشجریۃ النفس الی القلب ان لا تنفصل  
 الذکر و ضبط نفسہ حتی یضرب فی قلبہ انفسا  
 فقد توہموا ذالک و لیس المراد من حصر  
 النفس فالتوہموا بل ذالک صفة المہنود  
 من الجویہ المرتاضین ولہم فیہا مقاصد  
 و نبویہ فیجتمی ذالصالحات من ذالک و یفعل  
 باقلنا و یخلی النفس بروح و یجہی بلا اعتقاد  
 بہ ثم المبتدئ لا یقصد علی ملاحظہ  
 معنی الاحسان مع ملاحظہ معنی الذکر  
 منجہ بالبالی اولاً معنی الذکر و یکرر  
 علی قلبہ مراراً حتی اذا اثر معنی الذکر  
 فی القلب فحیلاً ملاحظہ معنی الاحسان  
 مذکور کا نہ برا الا ثم اذا برق بارت  
 من سحاب الکرم و لمع من ضیاء الشمس  
 الغیب بتوجہ بسرا لا لمتا ہدایہ  
 من غیر تخدیق النظر الیہ بل بطرقت  
 اجلا لا و تعظیما و نعم ما قال بعض  
 المشاہدین استیاقہ فاذا بدا

اس حال میں کہے لا الہ الا اللہ اور نیت  
 کرے لا موجود الا اللہ یعنی وجود حقیقی  
 ہمیشہ تکرار کرے لا الہ الا اللہ کی اسی معنی  
 سے یہاں تک کہ مضحل ہو جائے سب ظلمات  
 کائنات کے اس کی نظر شہود میں اور ظاہر  
 ہو نور توحید کا اور یہاں پانچوں پہلوؤں  
 کی جائے ہے سوائے اشارۃ بعد میں بیان  
 ہوگی اور بعض ذاکرین یہ سمجھے ہیں مشائخ  
 کے اس قول سے کہ حضرت نفس کرے  
 قلب پر واسطے وصول حرات نفس کے  
 قلب کے طرف کہ ذکر سانس نہ لے اور  
 سانس کو ضبط کرے یہاں تک کہ بعض  
 کہنے میں سانس کتنے ضبط ہوئے  
 سو یہ اونکو وہم ہوا ہے حصر نفس سے یہ مراد نہیں  
 جو اونکو وہم ہوا بلکہ یہ تو ہندو نکاجو گینکا کام  
 جو ریاضت کرتے ہیں اونکی اس میں دنیا کی قصد  
 میں ساکھ کو چاہئے اس سے احتراز کرے اور  
 وہی کرے جو چاہئے کہ اسے اور سانس کو چھوڑ  
 راحت میں اور غماز کرے پہر قہر قدرت نہیں  
 رکھتا کہ ملاحظہ کرے معنی احسان کے ساتھ  
 ملاحظہ معنی ذکر کے پس خیال کرے ولین اول  
 معنی ذکر کے اور اسے بار بار ولین گذارے یہاں  
 کہ جب اثر کرے معنی ذکر کے قلب میں تو اسوقت ملاحظہ  
 کرے معنی احسان کے ذکر کرے گا نہ میرا پہر جب  
 چلے سبلی ابر کرم سے اور آفتاب غیب کی شعاعیں ہوں



طرقہ جلہ من اجلہ فذکرہ نے  
ذات الوقت المشا ہدۃ وقد قال  
سبحانہ اذا ارقت فی فلا تذکر فی واذا لم  
ترنی فلا تفارق اسمی ولہ یکن ہذا المقام  
مقام لیسبط ہذا المعنی وکانت موعودۃ  
لما یجئ بعد انشا اللہ تعالیٰ و لکن الکلام  
یجہ الکلام ثم اذا ذکر ذکر اکثر اور نفعت  
الشمس قدرہ اور محین و حصل لہ الکلام  
مترک الذکر فیہ اقب المنکور و یلاحظہ  
اولا نظریۃ تعالیٰ اللہ عن جمیع جوانب ذرات  
وجودہ و یجمل ذاتہ محاطا بنظرہ تعالیٰ  
فانہ فی الجہۃ واللہ سبحانہ منہ عن  
الجہۃ فلا یکن لہ ان یوجہ الی جہۃ  
ما و لکن اذا لاحظ نظرہ تعالیٰ الیہ  
عن جمیع جوانبہ یصغر وجودہ و  
کما یصغر وجودہ بلیغہ ذالک النظر  
وہو یقر الی جواد حقہ لا یبقی لہ مقرا  
وان الی ربک یومئذ مستقر ثم  
اذا ارقت الجسمیۃ و تلاشت  
الجہات بلا خطہ . . .

اوسوقت متوجہ ہوا اپنی سر سے واسطے  
شاہد کے سوا خوب طرح دیکھنے کی بلکہ  
سر جہکا دے واسطے بزرگی اور تعظیم کے  
اور کیا خوب کہا ہی بعضے شاہد کر خواہوں نے  
کہ میں اوسکاشتاقی تھا جب وہ ظاہر ہوا میں  
سر جہکا لیا اس کے جلال سے اوسکی تعظیم کے  
واسطے اور تحقیق کیا ہے اللہ تعالیٰ نے  
جب تجھے دیکھے تو مراد کر نکرا اور جب نہ دیکھی  
تو میری نام سے جدا نہوا اور یہ مقام ان باتوں کے  
ذکر کا نہ تھا انکا تو وعدہ ہی آگے بیان کرنے کا  
انشار اللہ لیکن بات میں شکل کی ہے پھر جب اس نے  
ذکر بیت کیا اور آفتاب بلند ہوا بقدر ایک منیرہ کے  
یاد منیرہ کے اور اسکو ماندگی ہوئی تو ترک کرے ذکر  
اور مراقبہ کرے مذکور کا اور ملاحظہ کرے پہلے اس  
تعالیٰ کی نظر اپنی طرف اپنے وجود کے ذرہ کیسے  
اور اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کی نظر میں احاطہ کئے ہوئے  
جانے کیونکہ یہ جہت میں ہی اور اللہ تعالیٰ جہت سے منیرہ  
تو ممکن نہیں کہ متوجہ ہو کیسے لیکن جب ملاحظہ کرے نظر  
اللہ تعالیٰ کی اوسکی طرف سب جانب سے صغیر معلوم ہوگا  
وجود اپنا اور جب صغیر معلوم ہوا اپنا وجود دیکھے ہوگی  
اوسکی وہ نظر اسد وہ پہاگے گا اوسکو وجود کی طرف بہا تک  
کہ اوسکو واسطے باقی نہیں رہے گا کوئی ٹھکانا یا گننے کا  
وان الی ربک یومئذ المستقر پھر جب اوٹھ  
جائیں گے جسمیت اور نابور و نیست  
ہو جائیں گے جہتیں تو ملاحظہ کرے گا



قرب الصفات ولا يحتاج الى التكلفات  
 فعوال الارواح منزلة عن الجہات  
 فیدہا قربہ تعالیٰ بالمعنی والصفة  
 ثم یرقی الی ما فوق ذلک ثم اذا تحرك  
 الخوا حس یدعو هذا الدعاء :-  
 اللہم انی اعوذ بک من تفرقة القلب  
 اللہم اجعلنی فارغ القلب مجموع الہم  
 بحیث لا یخطر فی قلبی سواک یحفظہ  
 منهم ثم یصلی رکعتی الا شراق یقرأ فی الاولی  
 بعد الفاتحة اللہ نور السموات والارض الی  
 بکل شیء علیم وفي الثانية اذن اللہ ان ترفع  
 الی بغیر حساب ثم یدکر مرات ویدعو  
 ثم یشتغل بقراءة القرآن بالتامل والاعتاظ  
 والترتیل والاحتفاظ کانه یقر علی اللہ او  
 کان اللہ یتکلم مع حاضر القلب داعیاً  
 مصفیاً متادباً منخسعاً و یقرأ مقدراً  
 حزب او حزبین ولا یکون فی قید الا کثار  
 بل فی قید الاعتاظ والاعتبار قرب  
 قاری القرآن والقراۃ ان  
 یلعنه لانه لا یصح الحروف  
 ولا یراعی الوقوف  
 ولا یتعظ بمواعظ  
 ولا یتفکر  
 فی امثالہ  
 ومزاجہ

قرب صفات کو اور تکلفات کی کچھ حاجت نہیں  
 رہنے کی اور عالم ارواح منزہ ہیں جہتوں سے  
 تو ادراک کر گیا قرب اللہ تعالیٰ کا ساتھ بخنے  
 اور صفت کے پھر ترقی کر گیا اس کے فوق کی  
 طرف پھر جب حرکت کرے خطرے یہ دعا پڑھے  
 اللہم انی اعوذ بک من تفرقة القلب اللہم  
 اجعلنی فارغ القلب مجموع الہم بحیث  
 لا یخطر فی قلبی سواک پھر پڑھے نماز  
 اشراق دو رکعت پھلی میں الحمد کے بعد  
 اللہ نور السموات والارض بکل شیء علیم  
 تک اور دوسری میں اذن اللہ ان ترفع بغیر  
 حساب تک پھر کئی دفعہ ذکر کرے اور دعا مانگے  
 پھر مشغول ہو تلاوت قرآن شریف سے فکر  
 کے ساتھ اور نصیحت ماننے کے ساتھ اور  
 ترتیل کے ساتھ اور حفاظت و ادب کے  
 ساتھ اس طور کہ گویا اللہ تعالیٰ کے آگے  
 پڑھ رہا ہے اللہ سن رہا ہے قلب کو حاضر کرے  
 دعا کرتا ہوا اور صفا حال اور ادب کرتا ہوا اور  
 خشوع کرتا ہوا اور پڑھے مقدار ایک سپارہ  
 یا دو سپارہ کے اور بہت سا پڑھنے کا خیال  
 کرے بلکہ نصیحت و عبرت کا خیال رکھے کیونکہ بہت  
 قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ وہ قرآن پڑھتے  
 ہیں اور قرآن اذکر کو لغت کرتا ہے ایسے کہ وہ حرف  
 صحیح نہیں کہتے اور نہ وقوف کی رعایت کرتے ہیں اور نہ  
 عبرت لیتے ہیں اور نہ اسکی مثل نہیں اور زبردن ہیں



ثم اذا فرغ من التلاوة يصلي صلاته الفحى  
ركعتين او اربعاً يقل فيها بعد الفاتحة  
والضحى والم نشرح وفي الاربع اياهما و  
السورتين قبلهما والشمس والليل و  
يقصر على هذا المقدار ثم اذا كان محتاجاً  
اليه للتعليم بخلص النية وتخلص من  
شوائب النفس ويعلم الله من العلوم  
التي تقدم ذكرها ثم اذا كان محتاجاً اليه  
وان كان ذكياً قابلاً لاستخراج من الكتاب  
السنة من الاصطلاحات ايضاً  
قد رما يحتاج اليه لا الفضول ولا الزوائد  
مما يفخر به على الاقران ويتقرب به الى  
السلطان فعوذ بالله من الخذلان والخسران  
ثم قال فاذا فرغ من الاكل بالنية التي  
تقدمت وبالوصف الذي ذكره وراعى  
الادب كما ذكرنا ينام قليلاً عونا على  
قيام الليل فاذا استيقظ قام وتوضأ  
وصلى ركعتين شكر الله تعالى ويشغل  
بالذكر الى ان تزول الشمس فاذا زالت  
يصلى اربع ركعات تطوعاً بسلام واحد  
شافعيان او حنفيان كذا صلى رسول الله  
صلى الله عليه وآله وسلم يقل فيها  
بعد الفاتحة ما تيسر له من با واكثر او  
اقل وان لم يحفظ القرآن يقرأ في كل  
ركعة ثلاث مرات آية الكرسي ثم يصلي

فکر کرتے ہیں پھر جب تلاوت سے فارغ ہونے پر  
پڑھے دو یا چار رکعتیں ان میں احمد کے بعد الضحی  
والم نشرح پڑھے اور جو چار پڑھے تو اور دو سورتیں  
جوان سے پہلے ہیں والشمس اور واللیل پڑھے  
احمد کے بعد ہر قدر پس کرے جو لوگ اس  
سے حاجت رکھتے ہوں علم پڑھنے کی نیت خالص  
کرے اور نفس کی آسودگیوں سے پاک ہو اور  
اس کے واسطے پڑھا لے وہ علم جبکا ذکر پہلے ہو چکا  
ہو اور جو ہو ذکی قابل کہ قرآن و حدیث اصطلاحات  
نکالے تو حسب قدر کی حاجت ہو اور فضول اور زوائد  
ہو کہ اپنے ہمسایوں پر فخر کرے اور اس سے باشاہ  
کا تقرب حاصل کرے فعوذ بالله من الخذلان والخسران  
پھر کہا ہے کہ جب فارغ ہو کھانے سے اور نیت  
اور اس وقت سے جبکا ذکر پہلے ہو چکا ہے تو سو  
پہ فیلولہ کرے کہ رات کے جاگنے کی مدد لے  
پھر جب جاگے اٹھے اور وضو کرے اور دو رکعتیں  
شکر اس کی پڑھے اور ذکر سے مشغول ہو یہاں  
تک کہ آفتاب کو زوال ہو پھر جب آفتاب اُٹل  
ہو چار رکعتیں نفل ایک سلام سے پڑھے خواہ -  
شافعی مذہب ہو خواہ حنفی ہو اس طور پڑھے ہیں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان  
میں پڑھے بعد فاتحہ کے حسب قدر ہو سکے ایک  
سپارہ یا زیادہ یا کم اور جو قرآن حفظ ہو تو  
ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد تین دفعہ آیت الکرسی  
پھر پڑھے



سنة الظهر اربعاً ثم يصلي الفرض  
بالجماعة ثم يصلي السنة ركعتين ثم  
يصلي ركعتين اخريين ثم اذا كان له هم  
معيشي او مطالعة او كتابة يشتغل به  
الى العصر ثم يصلي سنة العصر اربع  
ركعات ثم يصلي الفرض مع الجماعة  
ثم يقرأ الخرب للمعوي ومن الاذكار ثم  
يشتغل بذكر لا اله الا الله كما ذكرنا الى وقت  
الغروب وان فزع الشمس بعد غروب  
يشتغل بالتسبيح والاستغفار ثم يصلي  
المغرب بالجماعة ويصلي ركعتي السنة  
ثم يصلي ركعتين لبقاء الايمان يقسم  
في كل منهما بعد الفاتحة آية الكرسي  
مرة وقل هو الله احد والمعوذتين  
كل واحدة مئة ثم اذا سلم يصلي على  
النبي صلى الله عليه وآله وسلم عشر  
مرات ثم يدعو بهذا الدعاء ثلث مرات اللهم  
انني استودعك ديني فاحفظه علي في  
حيوتي وعند وفاتي وبعد مالي ليثبتته  
الله تعالى علي الايمان ويأمنه من النزع  
ولخذلان كذا افادنا شيخنا قدس الله  
سنة ثم اذا كان طالب العلم يشتغل  
فيما بين العشاءين بالمطالعة والتكرار  
ولا يتكلم في هذا الوقت فان الكلام فيه  
يكدر القلب ويذهب فيضارة الوقت

الحاج بن باز  
رکن ہون میں  
پای ہون میں  
پس حفظ کرے  
اس کی باری  
نہی میں اور  
دن میں اور  
کے اور بعد اس  
بجائے

چار سنت ظہر کی۔ پھر فرض جماعت کے ساتھ  
۔ پھر دو رکعتیں سنت پڑھے۔ پھر دو رکعتیں  
نفل پڑھے۔ پھر جو اس کو کاروبار یا معاش  
کا ہو یا مطالعہ کتاب کا ہو۔ یا کتابت کرنی ہو  
اوس سے مشغول ہو عصر کی نماز تک۔ پھر چار  
سنتیں عصر کی پڑھے۔ پھر فرض پڑھے جماعت  
سے۔ پھر اپنا وظیفہ معمولی اذکار میں سے پڑھے  
پھر مشغول ہو ذکر لا اله الا الله سے جیسے ہم ذکر کر  
چکے ہیں غروب آفتاب تک اور جو پچھلے فارغ  
ہو جائے تو مشغول ہو تسبیح واستغفار سے پھر  
مغرب کی نماز پڑھے پھر دو سنتیں پڑھے پھر دو  
رکعتیں بقائے ایمان کے واسطے پڑھے انہیں احمد  
کے بعد آیتہ الکرسی ایک ایک دفعہ دونوں میں اور  
قل هو الله اور معوذتین بھی ایک ایک دفعہ دونوں  
رکعتوں میں پھر سلام پھیر کر دس بار ورد شریف  
پھر دعائے تین باریہ دعائے اللهم انی  
استودعک دینی فاحفظہ علی فی حیویتی و  
عند وفاتی وبعد مالی تاکہ ثابت رکھے اوس کے  
تین اللہ تعالیٰ اوپر ایمان کے اور اس میں رکھے  
جاگتی اور عذاب و رسوائی سے ایسا ہی افادہ  
فرمایا ہے ہم کو ہمارے پیر قدس سرہ نے پھر جب  
کہ طالب علم ہو تو مطالعہ میں مشغول ہو مغرب  
سے عشاء تک یا تکرا ر علم میں اور کلام نہ کرے  
اس وقت میں کہ اس وقت میں بات کرنے سے قلب  
مکدر ہوتا ہے اور ترویضہ نماز کی وقت کی جاتی رہتی ہے



فلا یصفوا لی آخر اللیل وکذا فیما بعد الغشاء  
 الاخر لا یتکلم البتة الا اذا عرض ما رخص  
 شرعی فذلک لا یضره اذا کان مقتضی علی  
 قدر الحاجة وان لم یکن طالب العلم  
 فالاولی له الاستغناء بذكره الا الله  
 علی الوصف الذی تعلم فان الذکر فی هذا  
 الوقت یصفی قلبه عما طرأ علیه من  
 امور الطبیعة فی النهار فیتهیأ بالصفاء  
 للحضور فی ما یعمل باللیل ثم یصلی ستة  
 العشاء اربعاً ثم یصلی الفرض بالجماعة  
 ثم یصلی اربعاً للسنة وان شاء رکعتین  
 ثم اذا عاد الی منزله یصلی اربع رکعات  
 بسلام واحد یقرع بعد الفاتحة فی  
 الاولی آیه الكرسی و فی الثانية امن الرسول  
 الی آخر و فی الثالثة اول سورة الحمد الی  
 علیم بذات الصدور و فی الرابعة آخر  
 سورة الحشر من لو انزلنا ثم یشغل  
 بالذکر و یراعی الوظیفة علی ما شاهد  
 اعنی یقرع سورة الفاتحة ثلاث مرات  
 ثم یشغل بالذکر مع الفقل ان کانوا  
 والا وحده ثم اذا وجد قلبه الخط و  
 مل النفس یراقب المذکور ثم اذا تحکمت  
 الخواطر یدعو الدعاء المذکور و یشغل  
 بالصلاة علی النبی صلی الله  
 علیه وآله و سلم مائة مرة ثم یصلی

توصاف ہنیں ہوتا۔ قلب آخر شب تک اور  
 اسی طرح نماز عشا کے بعد بھی نہ باتن کرے مگر  
 شرعی عارضے سے کیونکہ اس سے نقصان ہنیں  
 اگر بقدر حاجت ہو اور جو طالب العلم ہو تو اسکو  
 بھی اولی ہے کہ لا الہ الا اللہ کے ذکر میں مشغول ہو  
 اسی طور سے جو سیکھا ہے کیونکہ اسوقت ذکر قلب  
 توصاف کرتا ہے امور طبیعت سے جو دن میں  
 گزرے ہیں تو آمادہ ہو جا صفا کے ساتھ واسطے  
 حضور کے جو عمل شکو کر گیا پھر چار سنہین عشا  
 لی پڑھے پھر جماعت سے فرض پڑھے پھر چار  
 سنہین اور چارے دو سنہین پھر جب اپنے  
 مکان کو پھر کر آئے چار رکعت پڑھے ایک سلام  
 سے احمد کے بعد پھلی میں آیت الکرسی اور دوسری  
 میں امن الرسول آخر سورہ تک اور تیسری  
 اول سورہ حدید سے علیم بذات الصدور تک  
 اور چوتھی میں آخر سورہ حشر کالوا نزلنا سے  
 پھر ذکر سے مشغول ہو اور رعایت رکھے وظیفہ کے  
 جیسا مشاہدہ کیا ہے یعنی سورہ فاتحہ تین بار  
 پڑھے پھر ذکر سے مشغول ہو ساتھ فقرا کے  
 جو ہوں تو ہنیں تو اکیلا ذکر کر کر پھر جو وقت  
 اسکا قلب پائے اور نفس ملول ہو مراقبہ مذکور کرے  
 پھر جب خطرے حرکت کریں تو وہی دعا پڑھے۔  
 جبکا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور ایک سو مرتبہ  
 درود شریف پڑھے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ  
 و صحابہ وسلم پھر درود شریف پڑھے۔



علی جبرئیل و میکائیل و اسرافیل عزرائیل علیین  
 و عزرائیل و حمله العرش و الملائكة  
 المقربین و علی جمیع الانبیاء و  
 المرسلین ثلاث صدات علی ماری  
 فی مجالس الفقراء ثم یستغفر الله سبعین  
 مرة بلا حظ فی الاستغفار فتراته و غفلاته  
 الیومیه او السابقة ثم یدعو و یقرأ شیئا  
 من القرآن بوالدیه ثم لشیخه و لاستاذه  
 ثم لاصحابه و اخوانه و یروحار و المؤمنین  
 و المؤمنات تکبیرة ثم یصلی علی  
 النبی صلی الله علیه و آله و سلم علی  
 ما یری من الفقراء ثم اذا کان طالب العلم  
 و کان الفصل شیئا یشغل بالمطالعة  
 الی غلبۃ النوم و ان کان سالکاً یشغل  
 بذکر لا اله الا الله الی غلبۃ النوم فاذا  
 غلبت النوم لا یدفعه الا ان لا نه یضرة  
 فی تعبد لا ینام بنیة العون علی العبادۃ  
 و لا یقاع بحق النفس حاضر بقلبه ناظراً  
 الی نظر الله تعالی الیه مستجیباً منه  
 ان یمد رجله یمین یدیه عاجلاً  
 نفسه کأنها تموت مسلماً روحه الی الله  
 تعالی مستثلاً اصله تعالی قم  
 اللیل الا قلیلاً و یقرأ آیه الکرسی و امن  
 الرسول و امن سورۃ الکہف من ان  
 الذین امنوا و عملوا الصالحات

جبریل و میکائیل و اسرافیل عزرائیل علیین  
 عرش اور ملائکہ مقربین اور تمام انبیاء و مرسلین  
 پر۔ یقین مرتبہ جیسا دیکھا ہے مجلسوں میں فقراء  
 کے پھر شرفہ استغفار پڑھے اور خیال کے  
 اپنی سستی اور غفلت روز کی یا پہلے پھر دعا  
 مانگے اور کچھ پڑھے قرآن شریف میں سے  
 والدین اور سرور استاد اور اپنے یاروں اور  
 بھائیوں کے واسطے اور سب مومنین و  
 مومنات کے روح کو بخشے ثواب تکبیر اور درود  
 شریف پڑھے جیسے دیکھا ہے فقراء سے پھر جو  
 طالب علم نیند کے غلبہ تک مطالعہ کرے اور جو  
 سالک ہو تو ذکر لا اله الا الله سے مشغول ہو  
 نیند کے غلبہ تک اور جب غلبہ کرے نیند تو اسکو  
 دفع کرے۔ نہیں تو اہجد کو ضرر کرے گی۔ سو  
 ہے نیت کر کے عبادت پر مدد کی اور نفس کے  
 حق ادا کرنے کے حاضر ہو دل سے اور اسے  
 تعالیٰ کی نظر کر نیکی دیکھتا ہو اور اس سے  
 شرماتا ہو کہ اس کے سامنے پاؤں پھیلاتا ہو  
 ایسی صورت سے جیسے مرتا ہے اور روح  
 کو اس کو سونپتا ہے اس کا حکم کجا لاتا  
 ہے کہ قم اللیل الا قلیلاً  
 اور پڑھے آیه الکرسی اور  
 آمن الرسول اور آخر سورۃ  
 کہت ان الذین امنوا و عملوا  
 الصالحات



و یتشهد ویقول یا سميع اللهم وضعت  
 جنبی وبك ارفعہ اللهم قنی عذابك یوم  
 تجمع عبادك ویكون فی همتہ ان یقوم  
 ویقول اللهم ایقظنی فی احب الاوقات  
 الیک واشغلی بطاعتك فیه فاذا نمتہ  
 اللہ تعالیٰ یلغی ان یقوم ویذکر اللہ تعالیٰ  
 ویقول الحمد لله الذی احیاننا بعد اماننا  
 ورد الینا ارواحنا والیہ البعث والنشور  
 ویسبح اللہ تعالیٰ ویستغفر وینوضأ ویصلی  
 رکعتین ثم ینظر الوقت فان کان مجاہد  
 یری فضل اللہ تعالیٰ ومنته علیہ ان  
 ایقظہ فی وقت بقدر علی استیفاء حق  
 التمجید فلیبتدی بالتمجید یصلی رکعتین  
 بآیۃ الكرسی وأمن الرسول ثم یسبح مراراً  
 ویذکر مراراً ویصلی علی النبی صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم ثم یصلی رکعتین طویلتین  
 یقرأ فیہما سورۃ السجدۃ والدرخان ثم یصلی  
 آخرین بسورۃ یس وانا فتننا وسورۃ  
 الرضی وسورۃ الحديد وای سورۃ شاء  
 ثم یصلی آخرین بسورۃ الملك والمزمل ثم یصلی  
 آخرین بسورۃ طہ تماماً او بعضاً ثم یوتر بسم  
 وقل یا ایہا الکفرون وقل هو اللہ احد یحج  
 فی دعاء القنوت بین قول الحنفیۃ والشافعیۃ  
 ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم  
 یشغل بالذکر علی ما تعلم الی السحر الاولی

اور کلمہ شہادت پڑھے اور کہے یا سميع  
 اللهم وضعت جنبی وبك ارفعہ اللهم  
 قنی عذابك یوم تجمع عبادك اور اس  
 کے ارادہ میں ہو کہ ادھیگا اور کہے اللهم  
 ایقظنی فی احب الاوقات الیک  
 واشغلی بطاعتك فیه بھر بھر  
 بیدار کرے اللہ تعالیٰ تو چاہے کہ کھڑا ہو جائے  
 اور اسے کا ذکر کرے اور کہے الحمد لله الذی  
 احیاننا بعد اماننا ورد الینا ارواحنا  
 والیہ البعث والنشور۔ اور سبحان اللہ  
 کہے اور استغفار پڑھے۔ اور وضو کرے اور دو  
 رکعتیں پڑھے پھر وقت پر نظر کرے اگر ایسا وقت  
 ہے کہ ہیجا ادا کر سکتا ہے تو شروع کرے ہیجا  
 دو رکعتیں پڑھے آیۃ الكرسی اور من الرسول  
 کے ساتھ پھر سبحان اللہ کہے کتنی دفعہ اور  
 ذکر کرے کتنی بار اور درود شریف پڑھے پھر  
 دو رکعتیں پڑھے بڑی دو نو میں سورہ سجدہ  
 اور سورہ دخان پڑھے پھر دو اور پڑھے سورہ  
 لیس اور انا فتحنا اور سورہ زمر یا سورہ حدید  
 یا جوں سی سورہ چاہے پھر اور دو رکعتیں پڑھے  
 سورہ ملک اور منزل پھر اور دو رکعت میں سورہ  
 طہ تمام یا کسی قدر پھر وتر پڑھے سب اسم او قل  
 یا ایہا الکافرون وقل هو اللہ احد جمع کرے دعا  
 قنوت میں حنفیہ و شافعیہ کا قول پھر درود شریف  
 پڑھے پھر ذکر سے مشغول ہو جو جانتا ہے اول تحرک

ایسی کلمہ  
 جن میں اور بھی  
 مدرسہ میں اور جو  
 کا اور کچھ کلمہ  
 ہے اس میں کہ  
 پڑھے پھر جمع  
 ایسی کلمہ کہ  
 جمع وقت میں  
 مشغول کر دیتا  
 عبارت میں اس  
 وقت ۱۱ ش  
 ان کی سادگی  
 جس سے زندہ کیا  
 عکاس میں  
 اور پھر قنوت  
 دو میں بس  
 اور شہادت کی  
 مان ہے۔



وہو من ابی العباس احمد الزاهد و هو  
 من الشہاب الدمشقی و هو من عبد الرحمن  
 الشرقی و هو من احمد الرودباری و هو من  
 رضی الدین علی بن سعید الغزنوی المعروف  
 بلالا و هو من محمد البغدادی و هو من  
 الشیخ نجم الدین الکبری و ایضا لبسها الشیخ  
 ابوطاہر من ابیہ الشیخ ابراہیم الکردی  
 من القشاشی من الشنادی من السید  
 غضنفر بن جعفر النہروانی نزیل مدینہ  
 المشرقة من الشیخ تاج الدین عبد الرحمن  
 بن مسعود الکاذرونی عن الحافظ نور الدین  
 احمد الطاوسی قال لبسها تبرکاً من المحقق  
 الشریف السید علی البحر جانی و هو من خواجہ  
 علاؤ الدین العطار السمرقندی و هو من خواجہ  
 بہاؤ الدین محمد المشہور بنقشبند و هو من  
 الشیخ سلطان الدین و هو من الشیخ احمد  
 مولانا و هو من الشیخ بابا کمال الحدادی  
 و هو من الشیخ المقتدی نجم الدین الکبری  
 و ایضا اخذ هذا الفکر الطریقی و لبس الحرقۃ  
 عن ابیہ الشیخ عبد الرحیم عن السید  
 عبد اللہ عن الشیخ آدم البنوری عن الشیخ  
 احمد السمرقندی عن الشیخ یعقوب الصرفی  
 الکشمیری عن الشیخ حسین الخوارزمی  
 عن الشیخ حاجی محمد بن صدیق الخبوشانی  
 عن الشیخ شاہ علی بیدل و ازے

او کھون نے ابو العباس احمد زاہد سے اور او کھون  
 نے شہاب دمشق سے او کھون نے عبد الرحمن  
 شرقی سے او کھون نے احمد رودباری سے  
 او کھون نے رضی الدین علی بن سعید غزنوی سے  
 جولا لاسٹہورہ بن او کھون نے محمد بغدادی سے  
 او کھون نے شیخ نجم الدین کبری سے اور نیز  
 شیخ ابوطاہر نے پہنا اپنے والد شیخ ابراہیم کردی  
 سے او کھون نے قشاشی سے او کھون نے  
 شنادی سے او کھون نے سید غضنفر بن جعفر نہروانی  
 نزیل مدینہ مشرقہ سے او کھون نے شیخ تاج الدین  
 عبد الرحمن بن مسعود کاذرونی سے او کھون نے  
 حافظ نور الدین احمد طاوسی سے کہا پہنا میں نے  
 تبرکاً محقق شریف سید علی بحر جانی سے او کھون نے  
 خواجہ علاؤ الدین عطار سمرقندی سے او کھون نے  
 خواجہ بہاؤ الدین محمد مشہور نقشبند سے او کھون نے  
 شیخ سلطان الدین سے او کھون نے شیخ احمد مولانا  
 سے او کھون نے شیخ بابا کمال حدادی سے او کھون  
 نے شیخ مقتدی نجم الدین کبری اور نیز اس فقیر نے یہ  
 طریق حاصل کیا۔ اور خرقہ پہنا اپنے والد شیخ عبد الرحیم  
 سے او کھون نے سید عبد امد سے او کھون نے  
 شیخ آدم بنوری سے او کھون نے شیخ احمد سمرقندی  
 سے او کھون نے شیخ یعقوب صرغی کشمیری  
 سے او کھون نے شیخ حسین خوارزمی سے  
 او کھون نے شیخ حسین خوارزمی سے او کھون نے  
 شیخ حاجی محمد صدیق خبوشانی سے او کھون نے



عن الشيخ رشيد الدين محمد بيدوازي عن  
السيد عبد الله برز شاہ بادی عن الشيخ الحق  
التخلاني عن الامير سيد علي الهمداني ثم  
الامير السيد علي الهمداني اخذ الطريقة عن  
الشيخ سرف الدين محمود بن عبد الله المرقاني  
والشيخ تقي الدين علي الدوستي السمناني كلاهما  
عن الشيخ علاؤ الد ولد احمد بن محمد السمناني عن  
الشيخ نور الدين عبد الرحمن الكسرفني  
الاسفرائي عن الشيخ جمال الدين احمد  
الحوزفاني عن الشيخ رضي الدين علي لالا  
عن الشيخ نجم الدين الكبري ثم الشيخ  
المقتدي نجم الحق والدين ابوالجنا ب  
احمد بن محمد الخوارزمي الخيوي المعروف  
بالكبري الموصوف بشيخ ولي تراش له  
جھتان احدهما انه صاحب ولبس الخرقة  
تبركا واخذ الطريقة عن الشيخ عمار بن ياسر  
عن الشيخ ابي النجيب عبد القاهر بن عبد الله  
السهروردي عن ابيه عن عمه عمر بن محمد  
عن ابيه محمد بن عويہ عن احمد بن اليسار  
عن ممشاد الديوري عن ابي القاسم الجنيدي  
المذكور والثانية انه صاحب ولبس خرقة  
الاصل واخذ الطريقة عن الشيخ جميل القصري  
من الشيخ محمد بن المالكيل وهو المعروف بنجاد الفقير  
وهو من الشيخ ابي العباس بن  
اورميس وهو

او کھنوں نے شیخ رشید الدین محمد بیڈوازی سے  
او کھنوں نے سید عبد اللہ برز شاہ بادی سے  
او کھنوں نے شیخ اسحاق ختلانی سے او کھنوں  
نے امیر سید علی ہمدانی سے پھر امیر سید علی ہمدانی  
نے حاصل کیا طریقہ شیخ شرف الدین محمود بن عبد  
مرقانی سے اور شیخ تقی الدین علی دوستی سمنانی  
سے۔ اور ان دونوں نے شیخ علاؤ الدولہ احمد بن  
محمد سمنانی سے او کھنوں نے شیخ نور الدین عبد الرحمن  
کسرفنی اسفرائی سے او کھنوں نے شیخ جمال الدین  
احمد جوزفانی سے او کھنوں نے شیخ رضی الدین لالا  
او کھنوں نے شیخ نجم الدین کبری سے پھر شیخ مقتدی  
نجم الحق والدين ابو الجنا ب احمد بن محمد خوارزمی  
خیوی معروف کبری مشہور شیخ ولی تراش کو  
دو جھتوں سے ہے۔ ایک تو او کھنوں نے صحبت  
پائی اور خرقة پہنا اور حاصل کیا طریقہ شیخ عمار بن  
یاسر سے او کھنوں نے شیخ ابو نجیب عبد القاهر بن  
عبد اللہ سہروردی سے او کھنوں نے اپنے والد  
ان کے چچا عمر بن محمد سے او کھنوں نے اپنے والد  
محمد بن عویہ سے او کھنوں نے احمد بن اليسار سے  
او کھنوں نے ممشاد دیوری سے او کھنوں نے ابو القاسم  
جنیدی ساتھ مذکور کے اردو سہری جہت یہ کہ  
او کھنوں نے صحبت پائی اور اصل خرقة پہنا اور طریقہ حاصل  
کیا شیخ اسماعیل قسری او کھنوں نے محمد بن الماکیل سے او کھنوں نے  
شیخ داؤد بن محمد عرف خادم الفقراء سے اور او کھنوں نے  
اشیخ ابو العباس بن ادریس سے اور او کھنوں نے

من الشيخ داود بن محمد



من الشيخ ابی القاسم بن رمضان سے۔ اور انہوں  
 ہو من الشيخ ابی یعقوب النمر جوڑو ہو  
 من الشيخ ابی یعقوب السوسی و هو من  
 الشيخ عبد الواحد بن زید و هو من الشيخ  
 مکیل بن زیاد و هو من سیدنا علی رضی  
 اللہ عنہ و قدس اللہ اسرارہم و رحمنا  
 ہم امین طاووسی بسند ابی طاووس  
 التابعی المشہور کسرفنی بفتح کاف  
 و کسر سین مہملہ و فاونون معرب  
 جوریان بضم جیم و سکون واو و رائی  
 مہملہ و بائی عجیبہ ابوالجنا بفتح جیم و  
 تشدید نون و باء موحداً حیو فی بکسر  
 خاء معجمہ و سکون یاء تحتیہ و فتح واو  
 و کسر قاف قصری بفتح قاف و سکون  
 صاد مہملہ و کسر رائی مہملہ شیخ نجم الدین  
 کبری خرقہ اصل از دست شیخ اسمعیل  
 نصری پوشیدہ است مراد خرقہ اصل است  
 کہ نہ از جہت تبرک بودہ باشد محمد  
 بن مالک بکون لام و کسر کاف و سکون  
 یاء مثناة تحتیہ کاتب حروف گوید و بعض  
 مالک بجا کے لام یافتہ میشود و تہر جوری بفتح  
 نون و سکون ہا و فتح را مہملہ و ضم جیم و  
 سکون واو و کسر را مہملہ و یاء تحتیہ سوسی ہوا  
 میان دو سین مہملہ اول مضموم و ثانی مکسور نسبت  
 مشوب بسوس شہرے ست بمغرب۔

شیخ ابوالقاسم بن رمضان سے۔ اور انہوں  
 نے شیخ ابویعقوب نہر جوری سے اور انہوں  
 نے شیخ ابویعقوب سوسی سے اور انہوں نے شیخ  
 عبد الواحد بن زید سے اور انہوں نے شیخ  
 مکیل بن زیاد سے اور انہوں نے سیدنا علی  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ و قدس امداسرارہم و رحمنا  
 ہم امین طاووسی نسبت طاووس تابعی مشہور  
 ہیں کسرفنی بفتح کاف و کسر سین مہملہ و فاونون  
 سے۔ جوریان بضم جیم و سکون واو و رائی  
 مہملہ و بائی عجیبہ ہے۔ ابوالجنا بفتح جیم و تشدید  
 نون و بائی موحداً ہے۔ حیو فی بکسر خاء  
 معجمہ و سکون یاء تحتیہ و فتح و کسرفات  
 ہے قصری بفتح قاف و سکون صاد مہملہ و کسر  
 رائی مہملہ ہے شیخ نجم الدین کبری نے خرقہ  
 اصل شیخ اسمعیل نصری کے ہاتھ سے پہنا  
 ہے اور خرقہ اصل سے مراد یہ ہے کہ تبرک کی  
 جہت سے ہنو محمد بن مالک بکون لام و کسر  
 کاف و سکون یاء مثناة تحتیہ و  
 لام ہے۔ کاتب حروف لکھتا ہے بعض نسخوں  
 میں مالک یعنی نون بجای لام اول کے لکھا ہوا  
 ہے۔ نہر جوری بفتح نون و سکون ہا و فتح  
 رائی مہملہ و ضم جیم و سکون واو و کسر را  
 مہملہ و یاء تحتیہ ہے سوسی ہوا و میان دو  
 سین مہملہ اول مضموم و ثانی مکسور نسبت  
 ہے سوس سے کہ ایک شہر ہے بمغرب میں



یا شہرے سوس نام کہ در مے قبر دانیال  
 پنجم برست شیخ محمد الدین بغدادی در کتاب  
 تحفۃ البرہ آورده است کہ نسبت خرم متصل  
 است بہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحدیث درست  
 متصل مستفیض و فرمودہ است کہ مصطفیٰ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم خرقہ پوشانید۔ امیر المومنین۔  
 علی را کرم اللہ وجہہ و تمام این سلسلہ را  
 ذکر کردہ است قلت والمحققون من اهل  
 الحديث ينكرون هذا الاتصال من النبي  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومع ذلك فلم  
 يزالوا يشبہونہ ابی القاسم الجذید البغدادی  
 ومن فی طبقۃ واللہ اعلم انبانی السید  
 الوالد اجازۃ قال انبانی الشیخ عظمۃ اللہ  
 الاکبر آبادی اجازۃ عن ابيه عز جدہ  
 عن الشیخ عبد العزیز الدہلوی  
 انه قال منقول است از حضرت مولانا نور الحق  
 والدین جعفر نور احمد مرقدہ کہ کیفیت اوراد و  
 اوقات سلسلہ کامل المحقق الصمدانی علی الثانی  
 امیر سید علی ہمدانی قدس سرہ الغریزی الشیخ  
 چون سپیدی صبح صادق بدو رکعت نماز  
 سنت بامداد بگزارد و چون سلام بدہد این  
 تسبیح را صد بار بخواند کہ سبحان اللہ و بحمد  
 سبحان اللہ العظیم و بحمد استغفر اللہ  
 نقل است از آنحضرت کہ در منشیات خود نوشتہ اند  
 کہ در آنوقت کہ بسندید زیارت قدم گاہ

یا وہ شہر سوس نام کہ صہین قبر ہے دانیال پنجم  
 کی شیخ محمد الدین بغدادی نے کتاب تحفۃ البرہ  
 میں لکھا ہے کہ خرقون کی نسبت متصل ہے  
 پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک حدیث  
 درست متصل مستفیض سے اور فرمایا ہے کہ  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خرقہ پہنایا  
 امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو اور تمام اس  
 سلسلہ کا ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں اور محققین  
 اہل حدیث نے انکار کیا ہے اس اتصال کا نبی  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور باوجود اس کے  
 ہمیشہ نسبت اس سے کرتے ہیں ابوالقاسم جزیذ  
 تک اور چونکہ طبقہ میں ہیں واسطہ علم خبر دی مجھ کو  
 حضرت الد نے اجازہ کی سکھا خبر دی مجھ کو شیخ عظمۃ  
 اکبر آبادی نے اجازہ کی اپنے والد کے والد شیخ عبد العزیز  
 دہلوی سے کہ اوہنوں نے فرمایا کہ منقول ہے  
 حضرت مولانا نور الحق والدین جعفر نور احمد مرقدہ  
 سے کہ کیفیت اوراد و اوقات کے سلسلہ  
 کامل محقق صمدانی علی ثانی ایسہ سید علی  
 ہمدانی قدس سرہ الغریزی یہ ہے  
 کہ جب صبح صادق طلوع ہو دو رکعت نماز  
 سنت فجر پڑھے جب سلام پھیرے اس  
 تسبیح کو ایک سو دفعہ پڑھے سبحان اللہ و بحمد  
 سبحان اللہ العظیم و بحمد استغفر اللہ  
 نقل ہے ان حضرت کے اپنے منشیات میں لکھا  
 ہے کہ جب میں سرانندید میں فلسے زیارت قدم گاہ

طریق و نظامین



آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن سگاہ رسمِ عمر گاہ واقعہ عظیم شد کہ  
 جمع کثیر از مشایخ کبار بیدین این رویش آمدند و از ان جملہ  
 نجم الدین کبری بود قدس سرہ الغریزہ در احوال از شیخ سوال  
 کردم از اذکار کدام فاضل ترست کہ بموجبیت  
 آن قریب بندہ بحق میسر شود شیخ فرمود کہ  
 در جملہ اخبار واردہ و احادیث صحیحہ نظر کردم آن  
 عظمتی کہ درین تسبیح یا فہم در یکچند ام نیا فہم چون بخود  
 باز آمدہم این حدیث حضرت رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم بخاطر آمد کہ کلمات خفیفان  
 علی اللسان ثقیلان فی المیزان حبیبان  
 الی الرحمن و ہما سبحان اللہ و بحمد سبحان  
 اللہ العظیم و بحمد استغفر اللہ صدق  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 و شیخ محی الدین بن العربی قدس سرہ  
 در فتوحات آوردہ است کہ ہر کہ بآداب صد بار  
 تسبیح بگوید و پرا تہج گناہ نہاند و این از وصایا  
 مشایخ ست کہ ہر کہ مداومت نماید برکت و  
 صفائی آنرا شاہدہ خواہد کرد چون صد بار بخواند  
 ایضا این دعا را کہ عبد اللہ بن عباس  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما از حضرت رسالت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم روایت می کند کہ میان  
 سنت و فریضہ بآداب بخواند

اللہم انی استلک رحمۃ تا آخر بخواند  
 بعدہ فریضہ نماز یا دعا بگذارد چون سلام  
 دہد یا وارد قحبہ خواندن مشغول شود

آدم صلی اللہ علیہ وسلم گیا جب دیکھم گاڑی ہو چکا جم کو وقع عظیم  
 یعنی خود کیا کہ بہتے شاخ کبار اس رویش آئیں گے کوئے ہر  
 انہیں ایک شیخ نجم الدین کبری بھی قدس سرہ الغریزہ میں اس حال  
 میں شیخ سے سوال کیا کہ کونسا ذکر بہت افضل  
 ہے کہ اوس پر مواظبت کرنے سے بندہ کو حق  
 تعالیٰ کا قریب میسر ہو جائے شیخ نے فرمایا کہ سب  
 اخبار واردہ اور صحیح حدیثوں کو مینے غور سے  
 دیکھا جو عظمت کہ اس تسبیح میں پائی کسی میں نہ  
 پائی حبیب میں بشیار ہوا تو یہ حدیث حضرت سوال  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجھے یاد آئی کہ - کلمات  
 خفیفان علی اللسان ثقیلان فی المیزان  
 حبیبان الی الرحمن و ہما سبحان اللہ  
 و بحمد سبحان اللہ العظیم و بحمد استغفر اللہ  
 سچے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شیخ  
 محی الدین ابن عربی قدس سرہ نے فتوحات کی میں  
 لکھا ہے کہ جو کوئی ایک سو دفعہ صبح کو یہ تسبیح پڑھے  
 اوسکا کوئی گناہ نہ ہے اور یہ مشایخ کے وصایا  
 میں سے ہے کہ جو کوئی اگر سو دفعہ ہمیشہ پڑھا کرے  
 اوس کی برکت اور صفائی شاہدہ کرے گا  
**الْحَمْدُ** اس دعا کو جو عبد اللہ  
 بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت رسالت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ صبح کی سنتوں  
 اور فرضوں کے درمیان پڑھے اللہم انی  
 استلک رحمۃ آخر تک پڑھ کر پھر فرض صبح کے پڑھے  
 جب ملائم پھیرا وراذ قحبہ پھرنے میں مشغول ہو

و فتحیہ  
 بیان



کہ از تبرکات انعام ہزار و چار صد ولی کامل جمع شدہ است فتح ہر یک انسان در کلمہ بودہ است ہر کہ از سر حضور ملازمت نماید برکت و صفائی آن مشاہدہ خواہد نمود و از ولایت ہزار و چار صد ولی نصیب یابد و اللہ ولی التوفیق اکنون اگر فضایل و خواص این اوراد گفتہ شود بتطویل انجامد چرکہ آن حضرت در تہ عمر خود مسمورہ عالم را سہ نوبت سیر کردہ اند ہزار چار صد ولی کامل یافتہ اند و چار صد از ایشان در یک مجلس سلطان محمد خدای بندہ دیدہ اند و از ہر ولی در وقت دوای دعا و رفعہ التماس نمودہ اند و آن رفعہ را بر جامہ خود مرقع کردہ اند و آن احمیہ و از کار را کہ بے اختیار بزربان ایشان جای مے شد جمع ساختہ اند این اوراد شدہ است منقول است از ہمان حضرت کہ چون دوازدم بار زیارت کعبہ رفتیم مسجد الفتنہ رسیدم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را واقعہ دیدم کہ بجانب این درویش می آیند بر خاستم پیش رفتیم و سلام بگفتم از آستین مبارک خود جزوی ہیون آوردند و این درویش را فرمود کہ خندہ الفتحت یعنی بگیسہ این فتحیہ را چون از دست مبارک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرفتیم و نظر کردیم ہمین اوراد بودند بدین اشارت اوراد فتح نام کردہ شد

کہ ایک ہزار چار سو ولی کامل کی کلام جمع ہوا ہے اور فتح ہر ایک کی ان میں سے ایک کلمہ میں ہوئی ہے جو حضور کے ساتھ اپنے پر لازم کر لے اوس کی برکت اور صفائی مشاہدہ کرے گا اور ایک ہزار چار سو ولی کی ولایت حصہ پائیگا و اللہ ولی التوفیق اب اگر فضایل اور خواص اس اوراد کے بیان کئے جائیں تو بہت طول ہو جائے اس واسطے کہ آن حضرت نے اپنی ساری عمر میں مسمورہ عالم کی تین مرتبہ سیر کی ہے اور خود سو ولی کامل سے ملے ہیں اور ان میں سے چار سو کو ایک مجلس میں سلطان محمد خدای بندہ نے دیکھا ہے اور ہر ولی سے رخصت کے وقت دعا اور رفعہ کی التماس کی ہے اور ان کو نگو اپنے پر مرقع کیا ہے اور ان دعاؤں کو اور ذکر و نگو جو بے اختیار انکی زبان پر جاری ہوتے ہیں جمع کیا ہے اور انہوں نے منقول ہے اور انہیں حضرت سے کہ جب بارہویں دفعہ کعبہ شریف کی زیارت کو گیا مسجد الفتنہ میں پہنچا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ اس درویش کی طرف تشریف لائے ہیں میں اوٹھا اور آگے گیا اور سلام کیا اپنے اپنی آستین مبارک سے ایک جزو نکالا اور اس درویش سے فرمایا کہ خذ ہذا الفتحتہ یعنی اس فتحیہ کو لے جب میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک سے لیا اور نظر کی تو بھی اوراد تھے اس اشارہ سے انکا فتحیہ نام رکھا گیا

فضیلت

مقبولیت بارگاہ نبوت میں



طریقہ ختم میر سید علی ہمدانی

سلسلہ عید و روضہ

گرفتہ و نظر کردم بہین اوراد بودند بدین اشارت  
 اوامتحہ نام کردہ شد واللہ الہادی  
 الی صراط مستقیم فلا کرا لا وراہ الفتحیۃ  
 بتماہا ووجہت بخط سیدی الوالد  
 قلہں سورہ ختم میر سید علی ہمدانی اول نیم شب خیر  
 ووضو تازہ کند و دو رکعت نفل و انما ید و در ہر  
 رکعت بعد فاتحہ پاترہ بار سورہ اخلاص بعد  
 از سلام ہزار بار بگوید بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 بعد از ان ہزار بار بخواند یا خفی الاطافہ کنی  
 بلطفک الخفی بعدہ ہزار بار و یکبار یا بدوح بخواند  
 و سرگریبان فرو برد و مراقبہ کند بہ بنیدار عالم غیب  
 چہ چیز مشاہدہ میشود بعد از فراغ دو گانہ ثوب  
 امیر سید علی ہمدانی بخواند انتہی ۛ

## فصل

امام طریقہ مدینیہ را شعبہ یارست و اشترآہنا در مغرب  
 مغرب بہشت در حضور موت شعبہ عید و روضہ از جہت سید  
 عبدہ عید و س کبیر ابن فقیر را رتبہ بہر یکے واقع شد  
 اخذ کرد این طریق را از شیخ ابو ظاہر  
 عن شیخی الحرم المکی الشیخ احمد النخلی و الشیخ  
 عبد اللہ بن سالم البصری عن الشیخ عیسیٰ  
 المغربی عن شیخ سعید بن ابراہیم  
 الخزانوی المقتی الشہیر بقدرہ عن الشیخ  
 سعید بن المصر عن الولی الکامل احمد محی  
 الوہابی عن شیخ الاسلام العارف باللہ  
 سید ابراہیم التازی عن شیخ الطریقہ

دست مبارک لیا اور نظر کی تو یہی اوراد سنے  
 اس اشارہ سے اُنکا فتح نام رکھا گیا واللہ  
 الہادی الی صراط مستقیم پس ذکر اوراد فتحیہ کا  
 تمام ہوا اور حضرت والد قدس سرہ کے ہاتھ کا لکھا  
 ہوا طریق ختم میر سید علی ہمدانی کا اول  
 آدھی رات کو اوٹھے اور وضو تازہ کرے اور دو رکعت  
 نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد پندرہ دفعہ  
 سورہ اخلاص بعد سلام کے ہزار دفعہ کہے بسم اللہ الرحمن  
 الرحیم اوس کے بعد ہزار دفعہ پڑھے یا خفی الاطافہ  
 ادرکنی بلطفک الخفی اسکے بعد ایک ہزار اور ایک مرتبہ  
 یا بدوح اور سرگریبان میں جھکائے اور مراقبہ کرے  
 دیکھے غائب سے کیا چیز مشاہدہ ہوتی ہے جیسا  
 سے فارغ ہو دو گانہ پڑھے اسکا ثواب میر سید علی  
 ہمدانی کو بخشے انتہی ۛ

## فصل

طریقہ مدینیہ کے شعبہ بہت ہیں اُن میں بہت مشہور  
 مغرب میں شعبہ مغربہ ہے اور حضور موت میں شعبہ عید  
 و روضہ ہے سید عبدہ عید و س کبیر کی جہت اور اس  
 فقیر کو ہر ایک ارتبا طہر حاصل کیا میں اس طریقہ کو شیخ  
 ابو ظاہر سے انہوں نے دو شیخوں حرم کے سکے شیخ احمد نخلی  
 و اور شیخ عبدہ بن سالم البصری سے انہوں نے شیخ عیسیٰ مغربی  
 سے انہوں نے اپنے شیخ سعید بن ابراہیم خزانوی مفتی عرف قدورہ  
 انہوں نے شیخ محقق سعید بن مصری سے انہوں نے ولی کامل احمد  
 محی وہابی سے انہوں نے شیخ الاسلام عارف باللہ مدینی  
 ابراہیم تازی سے انہوں نے شیخ الطریقہ



سیدی صالح بن موسی الزواوی عن  
 الشیخ المعتمد محمد بن مخلص عن الشیخ  
 مغلطائی بن فلیح عن ابی عبد اللہ العریانی  
 عن والدہ الشیخ جماعة الطویل النامدی عن  
 شریف ابی محمد الناجوزی من القطب  
 ابی محمد صالح عن قطب الطريقة الشیخ ابی  
 محمد بن المغربی ایضا ذکر واین فقیر طریقہ  
 از شیخ ابوطاہر عن الشیخ احمد النخعی المکی عن  
 السید عبد الرحمن بن علی با علوی تلمیذ  
 السید عبد اللہ بن علوی الحداد زوج  
 ابنتہ عن السید عبد اللہ بن علوی حداد  
 وانتسابہ فی الطريقة الی السید محمد  
 بن علوی نزیل مکة عن السید عبد اللہ  
 بن علی صاحب الزہد عن الشیخ بن عبد  
 العید روس المقبور بالحداد عن والدہ  
 السید عبد اللہ بن الشیخ عن عمہ السید  
 ابی بکر العید روس صاحب عدن  
 عن ابیہ القطب السید عفیف  
 الدین عبد اللہ العید روس والکبیر  
 الذی ینسب الیہ الشعب العید  
 روسیہ عن عمہ السید عمر المحضار  
 عن والدہ السید عبد الرحمن بن محمد  
 الشقاق عزابیہ محمد بن علی مولی  
 الدویلہ عن ابیہ علی بن علوی  
 عن ابیہ علوی بن محمد عن ابیہ

سیدی صالح بن موسی زواوی سے انہوں نے  
 شیخ معتمد محمد بن مخلص سے انہوں نے شیخ مغلطائی  
 بن فلیح سے انہوں نے ابو عبد اللہ عریانی سے  
 انہوں نے اپنے والد شیخ جماعة الطویل نامدی  
 سے انہوں نے شریف ابو محمد ناجوزی سے انہوں  
 نے قطب ابو محمد صالح سے انہوں نے قطب یقہ  
 شیخ ابو محمد بن مغربی سے اور فقیر حاصل کیا یہ طریقہ  
 اس فقیر نے شیخ ابوطاہر سے انہوں نے شیخ احمد نخعی مکی سے  
 انہوں نے سید عبد الرحمن بن علی با علوی شاگرد  
 سید عبد اللہ بن علوی حداد اپنے داماد سے انہوں نے  
 سید عبد اللہ بن علوی <sup>حداد سے</sup> اور ان کی نسبت طریقہ  
 میں ہر سید محمد بن علوی نزیل مکہ کی طرف انہوں  
 نے سید عبد اللہ بن علی صاحب الزہد سے انہوں نے شیخ بن عبد  
 العید روس کی قبر احمد آباد میں ہے انہوں نے اپنے  
 والد سید عبد اللہ بن شیخ سے انہوں نے اپنے چچا سید  
 ابوبکر عید روس صاحب عدن سے انہوں  
 نے اپنے والد قطب سید عفیف الدین عبد اللہ  
 عید روس سے اور وہ بزرگ خبکی طرف  
 نسبت کیا جاتا ہے شعبہ عید روسیہ انہوں  
 نے اپنے چچا سید عمر محضار سے انہوں نے  
 اپنے والد سید عبد الرحمن بن محمد شقاق  
 سے انہوں نے اپنے والد محمد بن علی مولی  
 دویلہ سے - انہوں نے اپنے والد علی بن  
 علوی سے انہوں نے اپنے والد علوی  
 بن محمد سے انہوں نے اپنے والد



محمد بن علی وهو جد آل سادہ باعلوی  
 عن الشيخ ابی مدین المغربي بواسطة رجلین  
 الشيخ عبد الله الصالح المغربي والشيخ عبد الرحمن  
 المقعد المغربي وكان الشيخ ابو مدین ارسل  
 الشيخ عبد الرحمن ليلبس الفقيه المقدم محمد  
 بن علی فرض بركة فارسل الشيخ عبد الله الى  
 حضرموت فالبسه الخرقه ثم الشيخ المقعد  
 ابو مدین شعيب بن حسن المغربي اخذ  
 الطريقة ولبس الخرقه عن شيخه ابی يعزى  
 عن الشيخ علی بن حزم عن الفقيه الحافظ  
 القاضى ابی بكر محمد بن عبد الله بن محمد  
 المعاضرى المعروف بابی بكر بن العبدی  
 الاندلسى الاشبیلی عن الامام حجة الاسلام  
 ابی حامد محمد الغزالی عن امام  
 الحرمین عبد الملك عن والده الشيخ  
 ابی محمد عبد الله بن يوسف الجوينی  
 عن الشيخ العالم العارف ابی طالب  
 المکی محمد بن علی بن عطيه الحازنی عن  
 ابی بكر دلف بن محمد الشبلی عن سید  
 الطائفه ابی القاسم جنید  
 البغدادی والمجد بن علی الفقيه المقدم  
 طریقه اخری فی طریقه الأباء  
 والمجد ودھی انه اخذ عن ابيه  
 علی وهو اخذ عن والده  
 محمد صاحب مباط عن ابيه

محمد بن علی سے کہ وہ جد بن آل سادہ باطلوی  
 کے اوکھون نے شیخ ابو مدین مغربی سے  
 بواسطہ دو شخصوں کے ایک شیخ عیدامد صبح  
 مغربی اور ایک شیخ عبد الرحمن مقعد مغربی اور  
 شیخ ابو مدین نے یہی شیخ عبد الرحمن کو کہ خرقہ  
 پہنانے فقیہ مقدم محمد بن علی کو سو وہ بیمار ہو  
 مکہ میں تو یہی شیخ عیدامد نے حضرموت کی  
 طرف تو ان کو خرقہ پہنایا پھر شیخ مقعد ہی ابو  
 مدین شعيب بن حسن مغربی نے طریقہ اخذ کیا  
 اور خرقہ پہنایا شیخ ابو یعزى سے اوکھون نے  
 شیخ علی بن علی حزم سے اوکھون نے فقیہ حاف  
 قاضی ابو بكر محمد بن عبد الله بن محمد معاضری  
 ابو بكر بن عربی اندلسی اشبیلی سے اوکھون نے  
 امام حجتہ الاسلام ابو حامد محمد غزالی سے اوکھون  
 نے امام الحرمین عبد الملك سے اوکھون نے  
 اپنے والد شیخ امیر محمد عبد الله بن يوسف  
 جوینی سے اوکھون نے شیخ عالم عارف ابو  
 طالب کی محمد بن علی بن عطيه حازنی سے  
 اوکھون نے ابو بكر دلف بن محمد الشبلی سے  
 اوکھون نے سید طائفہ ابو القاسم جنید  
 بغدادی سے اور محمد بن علی فقیہ مقدم  
 کو دوسری جہت ہے طریقہ کی کہ وہ آبائی  
 واحدی ہے اور وہ یہ ہے کہ اوکھون نے طریقہ  
 اخذ کیا اپنے والد علی سے اور اوکھون نے اپنے  
 والد محمد صاحب مباط سے اوکھون نے اپنے والد



علی خاتم قسم عن ابیہ علوی عن ابیہ محمد  
 عن ابیہ علوی عن ابیہ عبد اللہ عن والدہ  
 المهاجر فی اللہ احمد عن ابیہ عیسیٰ عن ابیہ  
 محمد عن ابیہ علی الحریضی عن ابیہ الامام جعفر  
 الصادق وکذا لک لابن مدین طریقہ آخری  
 ترجع الی النور وھی ان الشیخ ابی مدین اخذ  
 الطریقۃ عن الشیخ ابی یحییٰ البنوری و هو  
 عن الشیخ ابی شعیب ابوب السار  
 بن سعید الضہاجی و هو عن الشیخ  
 عبد الجلیل و هو عن الشیخ ابی الفضل  
 الجوهری و هو عن ۲ لدہ ابی عبد اللہ  
 الحسین الجوهری و هو عن الشیخ  
 ابی الحسن النور عن المعروف  
 بابن البغو می رفیق الجدید و هو  
 عن السامی و ایضا لیس الشیخ ابی  
 مدین عن الامام ابی بکر الطرطوسی  
 عن الشاشی عن الشیخ عن الجدید  
 وکذا لک لامام حجة الاسلام طریقہ  
 اخری من جهة ابی علی الفارمدی  
 وکذا لک لابی طالب المکی طریقہ آخری  
 علیہا ائمتہ صاحب انفتاح وھی  
 انک اخذ الطریقۃ عن ابی  
 الحسن محمد بن ابی عبد اللہ احمد عن  
 ابی عبد اللہ احمد بن سالم  
 البصری

خاتم قسم سے انہوں نے اپنی والد علوی سے  
 انہوں نے اپنی والد محمد سے انہوں نے اپنی  
 والد علوی سے انہوں نے اپنی والد عبد اللہ  
 سے انہوں نے اپنی والد المهاجر فی اللہ احمد سے انہوں  
 نے اپنی والد عیسیٰ سے انہوں نے اپنی والد محمد  
 سے انہوں نے اپنی والد علی الحریضی سے انہوں نے  
 اپنی والد امام جعفر صادق سے اور اسی طرح ابو مدین  
 کا طریقہ دوسرا ہے کہ رجوع ہوتا ہے فوری  
 کی طرف اور وہ یہ ہے کہ شیخ ابو مدین نے  
 اخذ طریقہ کیا شیخ ابو یحییٰ البنوری سے اور انہوں نے  
 شیخ ابو شعیب ابوب السار سے انہوں نے  
 شیخ عبد الجلیل سے انہوں نے  
 شیخ ابو الفضل جوہری سے انہوں نے اپنی والد  
 ابو عبد اللہ حسین جوہری سے انہوں نے شیخ  
 ابو حسین نوری عرف ابن البغوی رفیق جدید سے  
 انہوں نے سری سے اور نیز فرقہ پنجا ابو مدین  
 نے امام ابو بکر طرطوسی سے انہوں نے شاشی سے  
 انہوں نے شبلی سے انہوں نے جدید سے اور  
 اسی طرح امام حجة الاسلام کا طریقہ دوسرا ہے  
 حبت سے ابو علی فارمدی سے اور اسی طرح ابو  
 طالب کے کا طریقہ دوسرا ہے جس پر اعتماد  
 کیا ہے صاحب انفتاح نے اور وہ یہ ہے کہ انہوں  
 نے اخذ طریقہ کیا ابو الحسن محمد بن ابو عبد اللہ  
 احمد بن سالم بصری سے  
 + + + + +



عن سهل بن عبد الله التستري  
والشيخ ابو طالب المسكي هو صاحب  
كتاب قوت القلوب قالوا  
لم يصنف في الاسلام مثله في  
دقائق الطريقة قلت هذا الكتاب  
هو اصل التصوف وكل ما صنف في السلوك  
فهو مخرج على قوت القلوب مثل  
الاحياء وغنية الطالبين والعوارف  
واستاذي في كتاب قوت القلوب  
اني اخذته اجازة عن الشيخ ابوطاهر  
عن الشيخ احمد الفخري عن الشيخ محمد بن  
العلاء البابلي عن احمد بن عيسى بن  
جميل الكلبی عن علي بن ابي بكر القرافي عن  
ابي الفضل جلال الدين سيوطي عن الشهاب  
احمد بن محمد الحجازي عن ابي اسحاق البرهان  
التنوخی عن ابي العباس احمد بن  
ابطالب الحجازي عن عبد العزيز بن  
دلف عن ابي الفتح محمد بن يحيى البرواني  
عن ابي علي محمد بن محمد بن عبد العزيز  
المهدوي قال اخبرنا عمر بن ابي طالب  
قال اخبرنا والدي ابو طالب المسكي  
فذكره مزید برای معجم امیله بفتح  
الف وكسر ميم وسكون تحتية بعد ان  
لام است كذا ضبطنا اللفظتين عن  
ابي طاهر مراغي بغين معجمة وفتح

او بخون نے سهل بن عبد الله تستری سے اور شیخ  
ابو طالب المسکی ہیں صاحب کتاب قوت القلوب  
لوگوں نے کہا ہر کہ کوئی تصنیف اسلام میں  
اس کی مثل نہیں۔ دقایق طریقہ میں میں کہتا  
ہوں یہی کتاب اصل تصوف ہے سوائے  
اس کے اور جو کتابیں سلوک میں تصنیف ہو ہیں  
اس سے نکالی گئیں جیسے احیاء اور غنیۃ الطالبین  
وعوارف اور سیری اسناد قوت القلوب کی یہ ہر  
کہ میں نے حاصل کی اجازت شیخ ابوطاہر سے او بخون  
نے شیخ احمد مغللی سے او بخون نے شیخ محمد بن عطاء  
البابلی سے او بخون نے احمد بن عیسیٰ بن جمیل کلبی سے  
او بخون نے علی بن ابی بکر قرافی سے او بخون  
نے ابو الفضل جلال الدین سیوطی سے او بخون  
نے شہاب احمد بن محمد حجازی سے او بخون  
نے ابواسحق برہان تنوخی سے او بخون نے  
ابوالعباس احمد بن ابوطالب حجازی سے  
او بخون نے عبد العزیز بن دلف سے او بخون  
نے ابو الفتح محمد بن یحییٰ بروانی سے او بخون  
نے ابو علی محمد بن محمد بن عبد العزیز مہدوی  
سے کہا خبر دی ہم کو عمر ابن ابی طالب  
نے کہا خبر دی ہم کو ہمارے والد ابو طالب  
مسکی نے پھر ذکر کیا۔ مزید۔ زائد معجم سے ہے  
امیله بفتح الف وکسر ميم وسكون تحتية بعد اس کے  
لام ہے اسی طور ضبط کے ہیں ہم نے دونوں  
لفظ ابوطاہر سے۔ مراغی بغین معجمة وفتح



میں نسبت ہر ماخذ شہرست یہ آذر بجان فاروث  
بوزن فاروق آخران مسئلہ است  
قریب است در میان واسط و بصرہ

قال لیا فعی فی سنہ ۶۲۸ ان الزواوی  
نسبة الی الزواوہ قبیلہ کبیر ذات  
بطون و انخاز مسکنہا اعمال او یسقیہ  
انتہی۔ و ہط یفتح واو و سکون یا آخر  
آن طاء مہملہ ایست نزدیک عدن عدن  
بفتح تین شہری است از زمین بر ساطل بحر  
عیتروس تجتہ و ثناء از اسماء شہرست مشتق  
از عترہ بمعنی اخذ لغت و شدت و آن  
لقب شیخ عبد اسد است

قل عیدروس فجعلت التاء دالا  
وعربین مہملہ ثمر بیاء مثناء  
ساکنۃ وبدال مہملہ فراء مضمومۃ فواو  
ساکنۃ فسین مہملہ فحضار یکسر المیم  
وسکون الحاء المہملہ وفتح الضاد المعجمة  
آخرۃ راء مہملہ لقب بالمحضار  
بسرعة حضورہ عند الاستغاثة  
بہ ستاف بسین مفتوحة فقفاف  
مشددة مفتوحة آخرۃ فاء لقب  
بالقفاف لمبالغة فی سر حالہ مولی  
الدویلہ یعنی صاحب الشہر کھنہ المقدس  
یعنی هو مقدم التربة در مقبرہ نخست  
اور از بارت می کشند بعد از ان سائر

میں نسبت ہر ماخذ شہرست یہ آذر بجان فاروث  
بوزن فاروق آخران مسئلہ است  
قریب است در میان واسط و بصرہ  
نسبت ہر زواوہ کی طرف وہ ایک بڑا قبیلہ  
ذات بطون و انخاز ہے اور اسکا مسکن اعمال  
اولیستقیہ ہے انتہی۔ و ہط یفتح واو و سکون یا  
آخر اس کے طاء مہملہ ایک گانوں ہے نزدیک  
عدن کے عدن ایک شہر ہے بین بین سے کنار  
پر دریا کے عیتروس تجتہ اور مثناء شہر کے ناموں  
بین سے مشتق ہے عترہ سے بمعنی اخذ لغت  
و شدت کے اور وہ لقب شیخ عبد اسد کا ہے  
پھر بولنے بین عیدروس تا دال ہو گئی ہے  
اور وہ بعین مہملہ اور یاء ثناء ساکتہ اور  
دال مہملہ اور رای مضموم پھر واو ساکن پھر  
سین مہملہ ہے محضار یکسر میم و سکون حاء مہملہ و  
فتح ضاد معجمہ آخر اس کے رائے مہملہ  
لقب ہر بسبب جلدی حاضر ہونے کے وقت  
فریاد کی۔ ستاف بسین مفتوح و قاف۔  
مشدہ مفتوحہ آخر اس کے فاء لقب ہے  
صیغہ مبالغہ سے بیج سر حال کے  
مولی الدویلہ یعنی صاحب شہر کہنہ۔  
المقدم یعنی مقدم التربة۔ مقبرہ بین پہلے  
اون کی زیارت کرتے ہیں اس کے  
بعد باقی

۱۔ فتح اول سکون  
۲۔ فاعل معجمہ و فتح سکون  
۳۔ فاعل معجمہ و فتح سکون  
۴۔ فاعل معجمہ و فتح سکون  
۵۔ فاعل معجمہ و فتح سکون  
۶۔ فاعل معجمہ و فتح سکون  
۷۔ فاعل معجمہ و فتح سکون  
۸۔ فاعل معجمہ و فتح سکون  
۹۔ فاعل معجمہ و فتح سکون  
۱۰۔ فاعل معجمہ و فتح سکون



ساوات راپس اور مقدم التشریہ گفتہ شد  
 ابو مدین بفتح المیم وسکون الدال المہملہ  
 وفتح التخیۃ آخرہ نون ابو یعز الفتح التثانیۃ  
 والعین للمہملہ والراء المعجمۃ حذرم بکسر طاء  
 المہملہ وسکون الراء المہملہ وکسر الزاء المعجمۃ  
 آخر ضمید الجمع المذکر معافری بفتح المیم والعین  
 المہملہ و بعد الالف فاء مکسوسۃ  
 ثم سراء مہملہ غزالہ بفتح الغین  
 المعجمۃ وتخفيف الزاء المعجمۃ قد یست  
 من مضافات طوس جوینی بضم الجیم  
 وفتح الواو وسکون التخیۃ بعد  
 نون فیاء النسبۃ نسبة الی جوین  
 ناحیۃ کبدۃ من نواحی نسیا بور  
 ابو طالب محمد بن عطیۃ الحارثی عطیہ  
 بفتح عین مہملہ وکسر طاء مہملہ  
 ویاء مثناة تخانیۃ حارثی ثجاء  
 وسراء مہملتین و ثاء مثلثہ  
 ولف بضم الدال المہملہ وفتح اللام  
 آخرہ فاء حیدر بفتح جیم وسکون المہملہ  
 وفتح الدال مہملہ وراء مہملہ شبۃ بکسر الشین  
 المعجمۃ وسکون الموحدة بعد اللام نسبة الی شبۃ  
 قریۃ من قری اسر و شتہ بضم الهمزة وسکون  
 السین المہملہ وحم الراء المہملہ وفتح الشین  
 المعجمۃ وفتح النون بعد ہا ہاء  
 ساکنۃ سبۃ عظیمۃ

ساوات کے ابو مدین بفتح المیم وسکون دال  
 مہملہ وفتح التخیۃ آخرہ کے نون ابو یعز الفتح  
 التخیۃ والعین مہملہ وراء کے معجمۃ حذرم بکسر طاء  
 مہملہ وسکون رائے مہملہ وکسر زائے معجمۃ آخر  
 ضمیر جمع مذکر معافری بفتح میم وعین مہملہ و بعد  
 الف فائی مکسورہ پھر رائے مہملہ غزالہ بفتح غین  
 معجمۃ تخفيف زائے معجمۃ ایک قریبہ مضافاً  
 طوس سے جوینی بفتح میم وفتح واو وسکون تخیۃ  
 اوس کے بعد نون اور بار نسبت جوینی ایک  
 ناحیہ بڑا ہے نسیا بور کے نواحی مین۔ ابو  
 طالب محمد بن عطیۃ حارثی عطیہ بفتح  
 عین مہملہ وکسر طاء مہملہ ویاء مثناة تخیۃ  
 حارثی بجائے صدائے مہملتین و ثاء  
 مثلثہ ولف بضم دال مہملہ وفتح  
 لام آخرہ فاء حیدر بفتح جیم وسکون  
 حار مہملہ وفتح دال مہملہ وراء کے مہملہ  
 شبلی بکسر شین معجمۃ وسکون موحدة  
 بعد اوس کے لام نسبت ہطرف  
 شبلیہ کے جو ایک گاؤں ہے و ہا ہا ہا  
 اسر و شتہ بضم ہمزہ وسکون سین  
 مہملہ وضم رائے مہملہ وفتح شین  
 معجمۃ وفتح نون بعد اوس کے ہائے  
 ساکنہ ایک بہت

براشہ

۵



در اء سمرقند من بلاد ما وراء النهر  
صاحب مرباط ای مدینة طقاس  
القندیمت لا نه فطن بهائی القاموس  
میں یا ط کج اب بلد بسا حل للمند  
خالع قسم اشتری ارضنا بعشرین  
الف دینار و سماها قسم باسم ارض  
بالبصرة كانت لاهله و هن من مہا  
فلا تم صارت قریة ثم انتقل  
منها الى قریة اخرى فقبل له  
خالع قسم عریض مصغرا اسم  
وادی قریب المدینة المشرق  
نسب اليها على العریض نقلنا  
هذه السلسلة العید روسیه  
و ضبط الؤما فیها من الاسماء المہمة عن  
النہات القندوسیه فی الحرقة العید روسیه  
للسید عبد القادر العید روس و هن المشرع  
المردودی فی ال باعلوی للسید محمد شبلی اخونا  
الشیخ ابو طاهر اخونا الشیخ احمد النخلی قال اجازتی  
بقراءة هذا الداعید و خلف کل صلوة من الخمس  
السید عبد الرحمن بن علی باعلوی تلمیذ السید عبد اللہ  
الحمد و زوج اہلہ عن شیخہ السید عبد الحمید  
بن علوی الحمد باعلوی و هو هذا یا اللہ یا  
لطیف یا رزاق یا قوی یا عین بین اسئلک  
تألمہا الیک و استغرا قافیک و فنا ربک  
فنا ربک

سمرقند کے اوسط طرف ماوراء النہر کے  
شہر و نہیں سے صاحب مرباط یعنی شہر طقاس  
قاموس میں کہا ہے مرباط بروزن محراب  
ایک شہر ہے کنارہ ہند کے خالغ قسم  
نے خرید کی تھی ایک زمین بیس ہزار  
دینار کو اور قسم نے اسکا نام وہی رکھا  
جو بصرہ میں اس کے کہنے کے لوگوں کے  
زمین کا تھا اور وہاں درخت لگائے پہر وہ قریہ  
ہو گیا پہر منتقل ہوا اس سے دوسری قریہ کی طرف  
تو بولنے لگے خالغ قسم عریض مصغرا نام ہے  
ایک وادی کا جو قریب مدینہ مشرق کے ہے  
اسکی طرف منسوب بن علی عریضی منہ نقل کیا  
یہ سلسلہ عید روسیہ سید عبد القادر  
عید روس کا اور ضبط اسماء مہم کے تفصیلات  
سے خرقة میں عید روسیہ سید عبد القادر کے  
اور شروع مردودی کے بیچ آل ہلوی  
کے سید محمد شبلی کے خبر دی ہکو شیخ ابو طاهر نے  
اونکو شیخ احمد نخلی نے اونہوں نے کہا ہکو اجازت  
دی اس عاکے پڑھنے کی پانچون نمازون میں  
بعد سید عبد الرحمن بن علی باعلوی اگر سید عبد اللہ  
حداد اور ان کے داماد نے اپنے شیخ سید عبد اللہ بن  
علوی حداد باعلوی سے اور وہ یہ سے یا اللہ  
یا لطیف یا رزاق یا قوی یا عزیز اسئلک  
تألمہا الیک و استغرا قافیک و فنا ربک  
فنا ربک



عمن سواك ولطفًا شاملًا جليًا ونفيًا ورزقا  
 طيبًا هنيئًا ومرئيا وقوة في الايمان  
 واليقين وصلابة في الحق والدين و  
 عزابك يدوم ويتجدد وشراف يبقی و  
 يتأبد لا يخالطه تكبر ولا تملو وارادة  
 فساد في الارض ولا علوانك جميع قريب  
 وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه  
 وسلم قلت وللسيد عبد الله الحداد  
 ديوان شعر في غاية اللطف والفصاحة  
 غالبية في النصيحة والسلوك ناولني بعض  
 قصائده ابن بنته السيد عبد الله العبدوس  
 والعبدوسى قلت واخبرني جماعة من  
 سادة آل باعلوى منهم السيد عبد الله  
 بن جعفر مدهر ان سادة آل باعلوى  
 لميزالو طبقة بعد طبقة يوصون بقرّة  
 الاحياء وحفظه والعمل بما فيه والمواظبة  
 على اورادة قال مذهبهم في العقائد مذهب  
 اهل السنة والجماعة ومذهبهم في الفقه  
 مذهب الشافعى ومذهبهم في السلوك  
 القيام بما فى الاحياء والله اعلم۔

اما طريقة شاذلية پس ابن فقير  
 خرقہ پوشید از دست شیخ ابوطاہر از والد  
 خود شیخ ابراہیم کروی۔ وهو عن الشيخ احمد  
 القشاشى وهو عن الشيخ احمد الشناوى  
 وهو اخذ عن جماعة منهم سيدى احمد

عمن سواك ولطفًا شاملًا جليًا ونفيًا  
 ورزقًا طيبًا هنيئًا ومرئيا وقوة في  
 الايمان واليقين وصلابة في الحق و  
 الدين وعزابك يدوم ويتجدد وشراف  
 يبقی ويتأبد لا يخالطه تكبر ولا تملو وارادة  
 فساد في الارض ولا علوانك جميع قريب  
 وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه  
 وسلم بين کہتا ہوں سيد عبد اسد حداد کا ایک  
 ديوان ہے اشعار کا نہایت لطف و فصاحت  
 کے ساتھ اکثر اس میں نصیحت اور سلوک  
 ہے اوں کے بعض قصیدے مجھے لاکر  
 دئے اُن کے بھانجے سيد عبد اسد عیدروس عید  
 روسی نے میں کہتا ہوں مجھ کو خبر دی ایک  
 جماعت نے آل باعلوی کی اوں میں سے  
 سيد عبد اسد بن جعفر مدہر نے کہ حضرات باعلوی  
 ہمیشہ ایک طبقہ کے وصیت کرتے آئے ہیں  
 احیاء العلوم کے پڑھنے کی اور اس کے یاد کرنے  
 کی اور اس پر عمل کر نیکی اور اس کے اوراد کی متابعت  
 کی اور ان کا مذہب عقاید میں اہل سنت و جماعت  
 ہے اور فقہ میں ان کا نام مذہب شافعی ہر سلوک  
 میں جو احیاء العلوم میں ہے اس پر قیام کرتا ہے۔

واسد اعلم طر لقیہ شاذلیہ کا اس فقیر نے خرقہ پہنا تھا  
 سے شیخ ابوطاہر کے اوتھوں نے اپنے والد شیخ ابراہیم  
 کردی سے اوتھوں نے شیخ احمد قشاشی سے اوتھوں  
 نے اخذ کیا ایک جماعت سے کہ اُن میں سے سیدی

طریقہ شاذلیہ



بن قاسم العلامة والولی الکبیر سیدی  
حسن الانجیسی والشیخ ابراہیم العلقمی  
وسیدی محمد بن بن الدین کلہم صحبوا شیخ  
الاسلام کمال الدین الطویل و تادبوا  
بآدابہ و لبسوا منه و هو صحب لعلامہ محمد  
بن محمد بن الخزری و هو صحب اخذ الخرقہ  
عن التاج السبکی و هو صحب اخذ عن  
سیدی احمد بن عطاء اللہ الاسکندر صاحب  
الحکم و هو صحب و اخذ عن سید ابی العباس  
المرعشی و هو صحب اخذ و لبس عن القطب  
ابی یحییٰ التتازی و لبس الشیخ ابوطاہر الخرقہ و اخذ  
التلقین عن شیخ الحرم احمد النخعی والشیخ عبد اللہ بن سالم  
عن الشیخ عیسیٰ المغربی عن الشیخ ابی عثمان سعید  
ابراہیم الخزازری ایضا لبس الشیخ ابوطاہر خرقہ  
شیخہ بالکتابۃ والاجازۃ الشیخ محمد بن محمد بن  
سلیمان المغربی تزیل مکة طلب الشیخ ابراہیم  
منہ الخرقہ لا ولادہ فارسلها الی المدینۃ لہم  
وکتب لہم بالاجازۃ لما تصحہ روایۃ ولم  
یجمع الشیخ ابوطاہر معہ بلباسہ من ید  
شیخہ ابی عثمان الخزازری بلباسہ لہا من ابی  
عثمان المغربی بلباسہ لہا من ابی العباس محمد  
جعی لوہرانی بلباسہ لہا من ابی سالم سیدی  
ابراہیم التتازی بلباسہ لہا من صالح بن مو  
الزوای من ابو عبد اللہ محمد بن  
محمد بن مخلص الطیبی

احمد بن قاسم علامہ والولی کبیر سیدی حسن الانجیسی  
اور شیخ ابراہیم علیمی اور سیدی محمد بن بن الدین کلہم  
نے صحبت پائی ہے شیخ الاسلام کمال الدین طویل  
کے اور آداب یافتہ ہوئے ہیں ان کے آداب  
سے اور خرقہ پہنا کر ان کے ہاتھ سے اور وہ صحبت  
میں رہے ہیں علامہ محمد بن محمد خزری کے دی سے  
اور اوکھون نے صحبت پائی ہے اور اخذ خرقہ  
کیا ہے تاج سبکی سے اور اوکھون نے سیدی احمد  
بن عطاء الاسکندری صاحب حکم سے اور اوکھون نے  
سیدی ابوالعباس مرعشی سے اور اوکھون نے قطب  
ابو الحسن شافعی سے اور شیخ ابوطاہر نے خرقہ پہنا اور اخذ  
تلقین کیا شیخ الحرم شیخ احمد نخعی سے اور شیخ عبد اللہ  
بن سالم سے اوکھون نے شیخ عیسیٰ مغربی سے  
اوکھون نے شیخ ابو عثمان سعید بن ابراہیم خزازری سے  
اور نیز پہنایا ابوطاہر کو شیخ نے خرقہ اپنے شیخ کا کتابت  
اور اجازت کو ساتھ شیخ محمد بن محمد سلیمان مغربی تزیل مکہ  
طلب کیا تھا شیخ ابراہیم نے ان سے خرقہ اپنی اولاد  
کے واسطے اوکھون نے خرقہ بھیجا ان کے واسطے طرہ  
مدنیہ کے اور اجازت لکھی حیثیت صحیح ہو یہ روایت اور  
مجمع نہیں ہوئے شیخ ابوطاہر ان سے خرقہ پہننے میں ایک  
شیخ ابو عثمان خزازری کے ہاتھ سے خرقہ پہننے کو ابو  
عثمان مغربی سے اوکھون نے پہنا ابوالعباس  
احمد جعی و حراق سے اوکھون نے ابو سالم سیدی  
ابراہیم تازی سے اوکھون نے صاحب بن حسی داوی  
سے اوکھون نے ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن مخلص طیبی سے



عن الشيخ علاء الدين مغلطائی عن السيد  
زين الدين ابى بكر والسيد ابى عبد الله بن  
السيد ابى الحسن الشاذلى وهما من القطب  
ابى الحسن الشاذلى ثم القطب نور الدين  
ابى الحسن على بن عبد الله بن عبد الجبار  
الشيخ بالمشاذلى اخذ الطريقة ولبس  
الحرقه عن شيخه عبد السلام بن شيش  
وهو عن السيد عبد الرحمن بن زيات  
المدنى وهو عن الشيخ نقي الدين الصوفي  
المعروف بالفقيه مصغر وهو عن الشيخ فخر الدين  
وهو عن الشيخ ابى الحسن على وهو عن الشيخ  
تاج الدين محمد وهو عن الشيخ شمس الدين  
محمد وهو عن الشيخ زين الدين محمد القراوى  
وهو عن الشيخ ابى اسحاق ابراهيم البصرى وهو عن  
الشيخ ابى القاسم المرونى وهو عن الشيخ فخر السجوى  
وهو عن الشيخ سعيد القراوى وهو عن الشيخ  
ابى محمد جابر وهو عن السيد الشمسيد الامام  
حسين بن على وهو عن ابيه الامام امير المؤمنين  
على ابن ابى طالب وهو عن السيد المسلمين  
وتشفيع المذبذبين وقائد الغر المحجلين محمد رسول  
الله صلى الله عليه وآله وسلم واين فقيه خرب  
البحر اخذ كروان شيخه ابو طاهر عن الشيخ احمد  
القطب عن الشيخ محمد بن علاء عن سالم  
السنهورى عن الفهم العبطى عن شيخه الاسلام  
زكريا من الغر

انہوں نے شیخ علاء الدین مغلطائی سے انہوں  
نے سید زین الدین ابوبکر اور سید ابو عبد اللہ  
بن سہاب جوحن شاذلی سے اور ان دونوں نے  
قطب ابو الحسن شاذلی سے ہر قطب نور الدین  
ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن عبد الجبار مشہور ذلی  
نے اقد طریقہ کیا اور فرقہ پنہا اپنے شیخ عبد السلام  
بن شیش سے اور انہوں نے سید عبد الرحمن بن  
زیات مدنی سے انہوں نے شیخ نقی الدین صوفی  
عرف بفقیہ مصغر اور انہوں نے شیخ فخر الدین  
اور انہوں نے شیخ ابو الحسن علی سے انہوں نے شیخ  
تاج الدین محمد سے انہوں نے شیخ شمس الدین محمد  
سے انہوں نے شیخ زین الدین محمد قروینی سے  
انہوں نے شیخ ابو اسحاق ابراہیم بصری سے انہوں نے  
شیخ ابو القاسم مرونی سے انہوں نے شیخ فخر السجوی  
سے انہوں نے شیخ سعید قراوی سے انہوں نے شیخ ابو  
محمد جابر سے انہوں نے سید شہید امام حسین بن علی  
سے انہوں نے اپنی والدہ امام امیر المؤمنین علی ابن  
ابیطالب سے انہوں نے سید المسلمین شیخ اللہ بن  
قائد الغر المحجلین محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
اور اس فقیر نے خرب البحر اخذ کے شیخ ابو طاهر سے  
انہوں نے شیخ احمد نخلی سے انہوں نے شیخ محمد بن  
علاء سے اور انہوں نے سالم سنہوری سے  
انہوں نے نجیم عینطی سے انہوں نے  
شیخ الاسلام زکریا سے

+++++



عن العز عبد الرحيم بن قرات عن التاج  
عبد الوهاب بن هلي السبكي عن والده النقي  
علي بن الكافي السبكي عن الشيخ احمد بن  
عطاء الله عن الامام الشيخ ابى العباس  
احمد بن عمر المراسي عن ابيه الحسن  
الشاذلي واخذ عنه حكم ابن عطاء لا يمين  
سند از شيخ احمد بن عطاء وجمعي شيخ  
ابوطاهر قال اخبرنا الشيخ احمد النخعي  
قال اخبرني الشيخ يحيى الشاذلي بلفظه  
عن الشيخ سعيد البخاري عن الشيخ  
سعيد المقرئ عن الولي الكامل احمد  
جعي عن العارف بالله سیدی ابراهيم  
بقراءة اربع سور من القرآن في كل يوم  
وليلة و هي اقراء باسم ربك الذي خلق  
وانا انزلنا في ليلة القدر واذنزلنا انزلنا  
الانوار والابلا في شب

### طریقہ شطاریہ

واما طریقہ شطاریہ دین دیار ہین کجبت است جبت  
شیخ محمد غوث گوالیر و تحقیق پیش از شیخ محمد غوث گوالیری  
چندان این طریقہ شہرت نداشت اول کسیکه این طریقہ  
در ہندوستان از وی جاری شد عبد اللہ شطاری  
و اول کسیکه این طریقہ ابتدا کرد شیخ خدا علی ماسد النہری  
والحمد للہ بن فقیر خرقہ از دست شیخ ابوطاہر کردی پوشید و ایشان  
بعل انچه جو بہر خست اجازت دودند عن ایبہ شیخ ابراہیم الکرکری  
عن شیخ محمد القشاش عن شیخ احمد شاد عن سید صیغۃ اللہ

انہوں نے عز عبد الرحیم بن قرات سے  
انہوں نے تاج عبد الوہاب بن علی سبکی  
سے اور انہوں نے اپنے والد قحی علی بن  
کافی سبکی سے اور انہوں نے شیخ احمد بن  
عطاء اللہ سے انہوں نے امام ابو العباس  
احمد بن عمر مرسی سے انہوں نے ابو الحسن  
شاذلی سے اور اذ کیا حکم اس عطا کا اسی  
سند سے شیخ احمد بن عطل سے اور محکو خبر  
دی شیخ ابوطاہر نے کہا خبر دی بہکو شیخ احمد  
نخعی نے کہا خبر دی مجھے شیخ یحییٰ شاذلی نے  
اوسکی تلقین کی شیخ سعید جزائری نے انہوں  
نے شیخ سعید مقرئ سے اور انہوں نے ولی کامل  
احمد جعی سے اور انہوں عارف باللہ سیدی  
ابراہیم سے واسطے پڑنے چار سورتیں قرا  
کے ہمیشہ روز و شب میں اور وہ یہ ہیں  
اقرب باسم ربک الذین خلق۔ انا انزلنا فی لیلة  
القدر۔ اذ انزلت الارض زلزالہا و لا یطایف

### طریقہ شطاریہ

اور طریقہ شطاریہ کے اس ملک میں ہی ایک جبت ہے  
شیخ محمد غوث گوالیری کے اور فی الحقیقت شیخ محمد غوث  
گوالیری سے پہلے کچھ اس طریقہ کی شہرت تھی اور ہندوستان  
جہاں جاری ہوا عبد اللہ شطاری سے ہوا اور جس نے پہلے  
یہ طریقہ جاری کیا وہ شیخ خدا علی ماسد النہری ہیں غرض  
اس فقیر نے خرقہ شیخ ابوطاہر کردی بات سنیہا اور انہوں نے  
اوسکی علی اجازت دی جو بہر خست میں میں اپنی والد شیخ ابراہیم الکرکری

طریقہ شطاریہ  
انہوں نے شیخ محمد غوث گوالیری سے شیخ احمد شاد سے شیخ محمد غوث گوالیری سے شیخ احمد شاد سے شیخ محمد غوث گوالیری سے



عن الشيخ ووجه الدين العلوي الكجراتي عن  
 الشيخ محمد غوث الكواليري وايضا البسما الشيخ  
 ابوطاهر عن الشيخ احمد النخعي عن السيد ميركلان  
 عن الشيخ عيسى لسندي البرهانپوري عن  
 الشيخ شكري محمد عن الشيخ محمد غوث ثم الشيخ  
 محمد غوث صاحب الجواهر الخمسة ناشر الطريقة  
 الشطارية اخذها عن الشيخ ظهرو عن الشيخ  
 هدية الله شربت عن الشيخ محمد عاشق عن الشيخ محمد قاضي عن  
 الشيخ عبد الله شطاري عن الشيخ محمد عارف عن الشيخ محمد عاشق عن  
 خلافي الماوراء النوري عن ابي الحسن قاضي عن ابي المظفر كمال الطوسي  
 البزید العسقلاني عن الشيخ محمد المغربي تلقن  
 من روحانية الشيخ ابي يزيد البسطامي تلقن  
 من روحانية سيدنا الامام جعفر الصادق  
 بسند السابق ابن فقير رادر سفر حج چون  
 به لاہور رسید و دست بوس شیخ محمد سعید  
 لاہوری دریافت ایشان اجازت دعای  
 سیفی دادند بل اجازت جمیع اعمال جواہر خمسہ و  
 سند خود بیان کردند و ایشان درین زمانہ  
 یکے از اعیان مشایخ طریقہ احسنیہ و شطاریہ بودند  
 و چون کسی را اجازت میدادند اوراد و دعوت  
 رحمت نمے شد رحمۃ اللہ تعالیٰ سند  
 قال الشيخ المعمر الثقة حاجي محمد سعيد اللاهور  
 اخذ الطريقة شطارية و اعمال الجواهر الخمسة  
 من السيف وغيره عن الشيخ محمد شرف اللاهور  
 عن الشيخ عبد الملك عن الشيخ البازيزي الثاني

سند دعای سیفی و جواہر خمسہ

انہوں نے شیخ وجہ الدین العلوی کجراتی سے۔ اور انہوں نے  
 شیخ محمد غوث گوالیری سے۔ اور نیز پنهانہ خرقہ  
 شیخ ابوطاہر نے شیخ احمد نخعی سے انہوں نے یہ  
 میرکلان انہوں نے شیخ عیسیٰ سندیں برہانپوری سے  
 اور انہوں نے شیخ شکر محمد سے اور انہوں نے شیخ محمد غوث  
 سے بہر شیخ محمد غوث گوالیری صاحب جواہر خمسہ و دروہ  
 دینے والے طریقہ شطاریہ کے خط طریقہ کیا شیخ ظہور  
 انہوں نے شیخ ہدیہ اللہ شربت سے انہوں نے شیخ محمد قاضی سے انہوں نے شیخ  
 عبد اللہ شطاری سے انہوں نے شیخ محمد عارف سے اور انہوں نے شیخ محمد عاشق سے  
 انہوں نے شیخ خلافی الماوراء النوری سے ابي الحسن قاضی سے اور انہوں نے  
 اور انہوں نے شیخ ابو یزید عسقلانی سے انہوں نے شیخ محمد  
 مغربی سے انہوں نے تلقین پائی اور حانیت  
 سے شیخ ابو یزید بسطامی کے انہوں نے تلقین  
 پائی روحانیت سے سیدنا امام جعفر صادق کے جوہر  
 سند سابق کے۔ اور نیز یہ فقیر حج کے سفر میں جب  
 لاہور پہنچا اور دست بوس شیخ محمد سعید لاہوری  
 کی حاصل کی۔ اور انہوں نے دعای سیفی کی  
 اجازت بلکہ اجازت جمیع اعمال جواہر خمسہ کے  
 بیان کی اور یہ اس زمانہ میں بہت بڑی مشایخ  
 طریقہ احسنیہ۔ و شطاریہ۔ کے تھے۔ اور جب کسی کو  
 اجازت دیتے تھے اسکو دعوت کی حجت ہوتی تھی  
 رحمۃ اللہ تعالیٰ سند کہ شیخ معترف حاجی محمد سعید لاہوری  
 نے کہ میں نے اخذ طریقہ کیا۔ شطاریہ اور اعمال جواہر  
 خمسہ سیفی وغیرہ شیخ احمد شرف لاہوری سے انہوں نے  
 نے شیخ عبد الملک سے انہوں نے شیخ البازیز ثانی سے

ابو المظفر ترک طوسی



عن الشيخ وجيه الدين الكجراتي عن الشيخ  
محل غوث الكواليري وايضا ابن فقير  
اجازت طريقه شطاريه حاصل شد از حضرت  
والد بزرگوار قدس سره عن شيخ لال بدهتي  
عن الشاه پير بدهتي بسند لا يحضر في  
الآن وجدت في كتاب العزيز يداره  
عن السيد ابراهيم الايجي عن الشيخ  
بهاء الدين الشطاري انه قال بدانکه ذکر  
مشرب شطاري اسم زبان يابدل گوید و ملاحظه  
اسماء صفات کند یعنی سمیع و بصیر و علیم  
خیال آرد و برزخ یعنی صورت واسطه  
پیش نظر دارد و مد کشد و شد کند و از زیر  
ناف آغاز کند و مفهوم ملاحظه یعنی شنوا  
و بینا و دانا در دل قرار دهد و در یک دم  
بگوید از اول دم تا آخر دم این در غیر محاربه  
کبیرست فاما در محاربه کبیر در یک دم صد بار و  
زیاده بگوید پس بهتر است چنان برین صفات  
استقرار یافت صفات دیگر تلقین کند که  
آن صفات را نبات گویند یعنی سمیع بصیر  
علیم شنوا دایم بینا دانا قایم حاضر ناظر  
شاهد چون مدتی درین شغل استقامت  
میفرماید یعنی قادر واحد حقیقی قیوم  
ظاهر باطن رؤف نور هادی بدیع  
باقی و عروج و نزول در هر ذکر و ای  
شرط است چون زمانے بدین شغل

او ہونے شیخ وجیہ الدین کجراتی سے انہوں  
نے شیخ محمد غوث گوالیری سے اور نیز اس فقیر کو اجازت  
طریقہ شطاریہ کے حاصل ہوئی حضرت والد بزرگوار  
قدس سرہ سے انکو شیخ لال میر بھٹی سے انکو شاہ  
پیر میر بھٹی سے اوس کی سند اس وقت  
مجھے یاد نہیں مین نے کتاب غریبہ مین پائی ہے  
معلوم ہوئی ہے سید ابراہیم ارجی سے انکو  
شیخ بہاؤ الدین شطاری سے کہ او ہونے  
کہا ہے کہ جان لینا چاہئے کہ ذکر شطاریہ  
کا اسم ہر زبان کے یادل مین کہے اور ملاحظہ  
اسماء صفات کا کری یعنی سمیع بصیر علیم خیال  
مین لائی اور برزخ یعنی صورت واسطے کی پیش  
نظر رکھے اور مد کھینچے اور مد کری اور زیر ناف سے  
شروع کرے اور معنی ملاحظہ کرے یعنی سننے والا اور  
دیکھنے والا اور جاننے والا دل مین قرار دے اور یک  
دم مین ایک دفعہ کہے دم کے اول سے دم کے آخر  
تک مین اور یہ جب کہ محاربه کبیر ہو اور جو محاربه  
کبیر ہو تو دو سو دفعہ اور زیادہ کہے تو اور اچھا ہے  
جب صفات قرار پا جائیں تو اور صفات تلقین  
کرے کہ اون صفات کو نبات کہتے ہیں یعنی  
سمیع بصیر علیم شنوا بینا دانا داکم قایم  
حاضر شاہد ہے جب ایک مدت اس شغل مین مقیم ہو جائے  
تو فرماتے ہیں یعنی قادر واحد حقیقی قیوم ظاہر  
باطن رؤف نور ہادی بدیع باقی عروج نزول  
ہر ذکر و اسم مین شرط ہے جب ایک مدت اس میں

طریقہ ذکر شطاریہ



استقامت گرفته باشد بعد مغلظات تکلیف کنند  
یعنی <sup>اللہ</sup> العلیٰ العظیم الاعظم الکبیر الاکبر القریب الاقرب  
اللطیف اللطیف الکریم الاکرم النور الانوار العظیم  
بعد انسان بہ محاربہ کبیر شغل کثرت کہ دم گرفته  
بشدت تمام با تصور ملاحظہ چندان ذکر گوید کہ خود  
از اندام طریق باران روان شود و گویندہ  
ذکر بیہوش گردد و فائدہ آنست کہ انچه بگری  
و بیداری بسیار حاصل میشود آن ہمہ بدین حال  
میشود و این مقدار کافیست باقی از مرشد معلوم  
گردد بدانکہ مراقبہ بر سہ طریق است اول آنکہ  
بجلسہ صلوٰۃ بنشیند و التزام علم بدین کنی کہ باری  
تبارک و تعالیٰ بنیاد شنو او داناست چون از  
علم لمحہ غافل شوی مراقب نباشی و درین مراقبہ ربط  
شیخ لازم گردد و در نماز و تلاوت و جمیع احوال  
ملازم این علم باشد و چون درین استقامت شریک  
در مراقبہ ثانی آنرا شاہدہ نیز گویند شروع کنی  
و این ہمہ بران ہیئت مذکورہ بنشیند و رکوع را  
بپا قبیل مائل گردانی و چشم را بندد و چشم  
باطن سوئے دل نگری و تصور کنی کہ خدا عزوجل  
را می بینی و چون این شغل بہ کمال رسد حجاب  
تشبیہ بر خیزد و بہ تحقیق بدانی کہ خدا تعالیٰ را  
می بینی پس ازین ترقی کن در مراقبہ ثالث کہ  
آنرا معانیہ نیز نامند مشغول شود و آن  
آنست کہ بر صفات مسطورہ بہ نشینی  
الا آنکہ نظر سوئے آسمان داری و چشم

در مراقبہ اول

در مراقبہ دوم

در مراقبہ سوم

مستقیم ہو جائے تو مغلظات تکلیف فرمائیں  
یعنی العلیٰ العظیم الاعظم الکبیر الاکبر القریب الاقرب  
اللطیف اللطیف الکریم الاکرم النور الانوار العظیم  
اسکے بعد محاربہ کبیر کا شغل کرائیں کہ دم رکھ  
خوب شدت سے ساتھ تصور ملاحظہ کے اتنا ذکر کہ  
کہ بدن پسینہ منہ کی طرح بر سٹے لگے اور فکر کرنا والا  
بیہوش ہو جائے اور فائدہ یہ ہے کہ جتنے بیہوش  
رہو گی اور بہت ہانگے سے حاصل ہوتا ہے وہ سب اس  
سے حاصل ہو جائیگا اور اس قدر کافی ہی باقی مرشد معلوم  
ہو جائیگا۔ جانتا چاہئے کہ مراقبہ تین طہرہ برین  
ایک تو یہ کہ اس طرح شیخ سے نماز میں شیعہ بنو اور اس علم  
کا التزام کر یعنی یقین سے یوں جان کہ اسے کھادیکھتا اور  
سنتا اور جانتا ہی اور جب اس علم سے ایک لمحہ بھی غافل  
تو مراقبہ نہیں اور اس مراقبہ میں رابطہ فہم لازم ہے اور نماز  
تلاوت اور تمام احوال کو لازم جائے اور جب اس میں استقامت  
ہو جائے دوسرا مراقبہ جسے شاہدہ کہتے ہیں شروع کرے  
اور اس میں ہی اسی شکل سے بیٹھے اور منہ دل کے وسط  
کی طرف جھکائے اور آنکھیں بند کرے اور چشم باطن  
دکھو دیکھیں اور تصور کری کہ خدا عزوجل کی کھتا  
ہے اور جب یہ شغل کمال کو پہنچ جائے حجاب  
تشبیہ کا اوٹہ جائیگا اور تحقیق جائیگا کہ خدا تعالیٰ  
کو دیکھتا ہے پھر اس سے ترقی کرے تیسری مراقبہ میں  
اور سے معانیہ ہی کہتے ہیں اس میں مشغول ہواور  
وہ یہ ہے کہ اسی طور سے بیٹھے مگر نظر آسمان  
کی طرف کرے اور آنکھیں



فراز کردہ برہنیت مختصر تصور کنی کہ روح ہم  
از قالب بیرون رفت و از سادات گوشت  
و بعائین حق تعالیٰ مشغول شد لکن برین  
استقامت و بادرشتہ سیر پیدا آید یکجانب رفتہ  
بالائے مقنم آسان باشد و دوم جانب رشتہ در  
دل او باشد و اعلیٰ مرتبہ طریق است و شعور  
کہ شایع می گویند ہمین است و درین واسطہ  
مدست نیست و

## بیان سبب

لما سمعہ فنادنی ہا السید عثمان بنت  
الشیخ عبد اللہ البصری الملکی قال نادنی  
جدی الشیخ عبد اللہ ناو لہ ایا ہا  
شیخ محمد بن محمد بن سلیمان المعمری  
و قال نادنی ایا ہا ابو عثمان الخزازی  
عن ابی عثمان المقرئ عن سیدی احمد  
حجی عن سیدی ابن اہیم التازی عن  
ابی الفتح المراحی عن ابی العباس احمد بن  
بکر الراد عن محمد الدین محمد بن یعقوب  
بن محمد الفیر فادی الغوی عن جمال الدین  
یوسف بن محمد الدہری عن توفی الدین بن الی شہ  
محمد بن یعلیٰ عن محمد الدین عبد اللہ بن ابی  
المقرئ عن ابی ہریرۃ الفضل محمد بن الناصر عن  
محمد عبد اللہ السمرقندی عن ابی بکر محمد بن علی السلا  
الحمدی عن نصر عبد الوہاب بن عبد اللہ بن عمر ابی  
الحسن علی بن الحسن بن القاسم ہلونی

اوجہ کرے اسی طرح جیسے مرتبہ وقت یہ  
خیال کرے کہ مری روح قالب نکل گئی اور آسمان  
گذر گئی اور حق تعالیٰ کو عائنہ میں مشغول ہوئی اگر کسیکو  
اس پر استقامت حاصل ہوگی ایک در اس پر ظاہر ہوگا  
او کا ایک ہر اساتوین آسان ہوگا اور دوسرا اس کے  
دل میں رہے اور اعلیٰ مرتبہ اور شعور جو شایع  
کہتے ہیں یہی ہے اور اس میں واسطہ درست  
نہیں۔

## تبیح کی سند

وہ مجکودی سید عمر نعیم عبد اللہ بصری ملکی  
کے نواسے نے کہا مجکودی سیرے نام شیخ عبد اللہ  
نے اون کو دی اون کے شیخ محمد بن محمد بن سلیمان  
مقرئ نے ار کہا مجکودی ابو عثمان خزاز سیر  
نے اون کو ملی ابو عثمان مقرئ سے اون کو  
سید احمد حجی سے اون کو سید ابن اہیم تازی سے  
اون کو ابو الفتح مراحی سے اون کو ابو العباس  
احمد بن ابو بکر رواد سے اون کو محمد والدین  
محمد بن یعقوب بن محمد فیروز آبادی لٹوی  
سے اون کو جمال الدین یوسف بن محمد دیر  
سے اون کو توفی الدین بن ابو شہ محمد بن یعلیٰ  
اون کو محمد والدین عبد اللہ بن ابو الحسین مقرئ  
اون کو ابی والد سے اون کو ابو الفضل محمد بن ناصر  
اون کو ابو محمد عبد اللہ سمرقندی سے اون کو ابو بکر محمد بن علی  
سلامی مدادی اون کو ابو نصر عبد الوہاب بن عبد اللہ بن عمر  
سے اون کو ابو الحسن علی بن حسن بن قاسم ہلونی سے

تبیح کی سند



قال سمعت ابا الحسن الماکی وقد رأیتہ  
 فی یدہ سبعة فقلت یا اوستاذ انت  
 الالآن مع السبعة یقول کذا رأیت اُسْتَاذُ  
 الجدید وفی یدہ سبعة فقلت یا اُسْتَاذُ  
 وانت الالآن مع السبعة فقال کذا رأیت  
 اُسْتَاذُ سری بن المفلس السقطی وفی یدہ  
 سبعة فقلت یا اُسْتَاذ وانت مع السبعة  
 فقال کذا رأیت اُسْتَاذُ معروف  
 الکرخی وفی یدہ سبعة فسألت عَمَّاسَ التَّی  
 عنه فقال کذا رأیت اُسْتَاذُ بشرح الحما  
 وفی یدہ سبعة وسألت عَمَّاسَ التَّی عنه فقال  
 رأیت اُسْتَاذُ عمر المکی وفی یدہ سبعة فسألت  
 عَمَّاسَ التَّی عنه فقال رأیت اُسْتَاذُ الحسن  
 البصری وفی یدہ سبعة فقلت یا اُسْتَاذ مع  
 عظم شأنک وحسن عبادتک وانت  
 الالآن مع السبعة فقال لی هذا شیء کثا  
 استعملناه فی البدایات ما کنا نترک فی  
 النهایات انا احب الی اذکر الله بقلبی و  
 یدی ولسانی قال الشیخ ابو العباس لرداد  
 تبیین من قول الحسن البصری السبعة کانت  
 موجودة متخذة فی عهد الصحابة لقوله  
 هذا شیء کنا استعملناه فی البدایات وبدأ  
 الحسن من غیری شک کانت  
 مع اصحاب رسول الله صلی الله  
 علیه وآله وسلم فانه ولد

اور انہوں نے کہا میں نے سنا حسن الماکی سے اور تحقیق میں دیکھا کہ سب سے پہلے  
 ہاتھ میں ستر تھامے ہوئے تھا حضرت ابی تکاب سب سے پہلے ہاتھ میں  
 کہا انہوں نے یوں دیکھا تھا کہ حضرت حنفیہ کو اور انے کہا تھا حضرت  
 تکاب سب سے پہلے ہاتھ میں رکھے ہیں انہوں نے کہا یہو ایسا ہی کہا تھا اپنے  
 سقطی کو اور ان کے ہاتھ میں سب سے پہلے تھامے ہوئے تھا  
 حضرت ابی تکاب سب سے پہلے رکھتے ہیں انہوں نے  
 کہا میں نے ایسا ہی دیکھا تھا اپنے مرشد معروف  
 کرخی کو اور ان کے ہاتھ میں سب سے پہلے تھامے ہوئے تھا  
 بوجھا تھا حبطح نم نے مجھ سے پوچھا تو انہوں نے  
 کہا ہم نے یوں دیکھا تھا اپنے مرشد بشرح الحما  
 کو اور ان سے یوں دریافت کیا جیسے تھے مجھ سے  
 اور انہوں نے کہا میں نے دیکھا اپنے حضرت عمر مکی کو  
 ان کے ہاتھ میں سب سے پہلے تھامے ہوئے تھا سوال کیا اسی طرح  
 حبطح تم نے مجھ سے انہوں نے کہا میں نے  
 اپنے اوستاذ حسن البصری کو ان کے ہاتھ میں  
 سب سے پہلے تھامے ہوئے تھا حضرت پاپا باوجود  
 اسی عظمت شان اور ایسی نیک عبادت کی  
 اور ابھی آپ کے ہاتھ میں سب سے پہلے تھامے ہوئے  
 نے کہا کہ یہ ایک ایسی شے ہے کہ ہم ابتدا میں اسکا  
 استعمال کرتے تھے تو ہمیں نہایت میں بھی نہ ترک کیا میں  
 رکھتا ہوں اس امر کو کہ ذکر اللہ دل سے کروں اور ہاتھ سے اور  
 زبان سے شیخ ابو العباس رداد فرماتے ہیں کہ حسن البصری کے  
 قول سے روشن ہوا کہ سب سے پہلے موجود اور متخذ تھے اصحاب کی عہد  
 میں جو انہوں نے کہا یہ ایسی شے ہے کہ ہم ابتدا میں کیا کرتے تھے  
 اور ابتدا حسن البصری کی بیشک تھی اصحاب رسول اللہ صلی



لسنتین بقیا من خلافت عمر و رای عثمان  
 و علیا و طلحة رضی اللہ عنہم و حضریوم  
 الدار فی قضیۃ عثمان و عمر اربع عشرة  
 سنۃ و روی عن عثمان و علی و عمران بن  
 حصین و معقل بن یسار و ابی بکرۃ و ابی  
 موسی و ابن عباس و جابر بن عبد اللہ  
 رضی اللہ عنہم و خلق کثیر من الصحابة  
 و الخلاف فی روایۃ عن علی رضی اللہ عنہ  
 مشہور انتہی و اما دلائل الخیرات فاخبارنا  
 بہ شیخنا ابو طاهر عن الشیخ احمد النخلی عن  
 السید عبد الرحمن الادریسی الشہیر  
 بالمحجوب عن ابیہ احمد عن جدہ محمد  
 عن ابی جدہ احمد عن مولف السید الشیخ  
 محمد بن سلیمان الخزولی رحمۃ اللہ علیہ  
 و اما قصیدۃ البردۃ فاخبارنا بہ ابو طاهر  
 عن الشیخ احمد النخلی عن محمد بن العلاء  
 العاملی عن سالم الشہوری عن النجم  
 الغیطی عن شیخ الاسلام زکریا عن ابی  
 اسحاق الصالحی عن الصلاح محمد بن محمد  
 بن الحسن الشاذلی عن علی بن جابر الهاشمی  
 عن ناظمہا شرف الدین محمد بن سعید  
 حماد البوصیری رحمۃ اللہ علیہ کاتب حروف گوید  
 امینت الخیر از بیان سلاسل درین سالہ عشر بعد  
 ازان کریمین ساینہ علم حدیث و علم فقہ و غیر ما خوا  
 آمد و الحمد صد لا و آخر وظاہر و باطنا و علی و علی سیدنا ۲۲  
 ۲۲ محمد قالی اجبتین

جب دہ برس خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہو  
 تھے اور انہوں نے دیکھا حضرت عثمان و علی و علی  
 رضی اللہ عنہم کو اور جب حاضر ہوئے یوم الدار کو  
 حضرت صنی اللہ عنہ کے قضیہ میں تو اون کی عمر  
 چودہ برس کی تھی اور انہوں نے حدیث کی روایت  
 کی ہر عثمان و علی و عمران بن حصین و معقل بن  
 یسار و ابو بکر و ابو موسی و ابن عباس و ابن جابر  
 بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم کی اور بہت صحابہ کی اور  
 اونکا حضرت علی کی روایت کر نہیں خلافت مشہور انتہی  
**دلائل الخیرات کی سند**۔ اور دلائل الخیرات  
 کی ہر کو اجازت دی ہماری شیخ ابو طاهر و شیخ احمد  
 نخلی کی انہوں نے سید عبد الرحمن اور یسعی مشہور  
 محبوب کی انہوں نے اپنے والد احمد کی انہوں نے  
 انکے دادا محمد کی انہوں نے انکے پردادا احمد سے انہوں  
 نے اوس کے مصنف سید شریف

محمد بن سلمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ سے۔

**قصیدہ بردہ کی سند**۔ ہر کو خبر دی

قصیدہ بردہ کی ابو طاهر شیخ احمد نخلی کی انہوں نے محمد بن طامی  
 کی انہوں نے سالم شہوری کی انہوں نے نجم غیطی کی انہوں نے شیخ  
 الاسلام زکریا کی انہوں نے ابواسحاق صالحی کی انہوں نے صلاح محمد  
 بن محمد بن حسن شاذلی کی انہوں نے علی بن جابر ہاشمی کی انہوں نے  
 اوس کے ناظم شرف الدین محمد بن سعید حماد البوصیری رحمۃ اللہ علیہ سے  
**کاتب حروف** کہتا ہے یہی بیان سلاسل کا اس سالہ میں ہوگا  
 اور علم حدیث و فقہ و غیر ہر کی سند کا ذکر بعد ہوگا فقط ۲۲

سند دلائل الخیرات

قصیدہ بردہ کی سند

محمد قالی اجبتین



# مولانا عزیز الہی الرحیم

## معتقدین و مسلمان خاندان کو مشرود ہو

کہ یہ کتاب علم سلوک میں لاجواب، اس میں طریقہ ارتقا و ترقی و خاندان کا سوا تو جو مراقبہ ہر ایک کے دکا  
الگ الگ لکھا ہے اور جو فرقہ جہان جہان میں ہو سیکے کی تشریح اور صحت انفاطی کی ہے۔ اور اس سلسلہ کا ارتقا و ترقی  
طریقوں کے ایک پیچ میں بیان کیے ہیں۔ یہ کتاب قابل دید ہے۔ چونکہ یہ کتاب بیابان ہے اور ہر دیار و مہار سے  
مشائخ و متقدمین کی خواہش ہو مافیہ ما روز افزون ہے۔ اس واسطے اس خاکسار نے اسکو مترجم اردو طبع کیا ہے  
تا وطن کی خدمت عالی میں التماس ہے کہ بسبب عظیم الفرستی اور نقول و کلمات غلط ہوئی کی وجہ سے اگر کسی قدر غلطی ہو  
تو عاخر کو معاف فرما دیں۔ ان باتوں کے علاوہ آئندہ کی تصحیح اور خوش خطی کا پورا پورا انتظام کیا جاویگا  
دوسرے شخصوں کی تصحیح کے اعتبار پر غور و اجا کر لیا۔ چنانچہ جو ایک سال اللطاف القدس جو بیچ چکا ہے  
وہ اب بالکل مطبع میں ہو چکا تھا اور طالبوں کی درخواست برابر چلی آتی ہے اس سبب اب اسکو مترجم  
اردو پاکیزہ اور عمدہ قطع پر باہتمام صحت خود طبع کیا جا رہا ہے جو ناظرین کے ملاحظہ میں گزرے گا معلوم  
ہو جاویگا جس صاحب کو حقدار ہو کتاب بذراورد دیگر رسائل حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب  
و شاہ عبدالعزیز صاحب و شاہ عبدالرحیم صاحب و مولوی اسماعیل صاحب شہید رحمہم اللہ علیہم  
سے مطلوب ہے۔ مطبع احمدی بازار دریا کلاں دوکان اسلامیہ نمبر ۷۹ اسے طلب فرما دیں۔

## اور

ہر قسم کے قرآن شریف عامل سادہ ترجمہ و کتب دینیات عربی۔ فارسی۔ اردو۔ و کتب رسیہ و ارس عربی۔  
وسرکاری۔ و کتب تصوف و لغات۔ و طب و نیز کتب مصنفہ حضرت شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی حضرت شیخ کلیم  
صاحب جہان آبادی مولوی محمد قاسم صاحب نانوتی و مولوی نذیر حسین صاحب مولوی الطاحین صاحب و مولوی عبدالحق صاحب  
حقانی۔ و دیگر کتب مطبوعہ عیسوی مھر کلکتہ لکھنؤ کانپور اگرہ میرٹھ دہلی وغیرہ اور کتب شہر قنایا مان  
اور رد و تقلد وغیرہ تقلد و شیعہ وغیرہ کا ہی اس دوکان اسلامیہ نمبر ۷۹ دہلی سے نقد قیمت آنے پر کفایت مل سکتی  
ہے اور تاج و تکریمات نہایت کفایت کے ساتھ فاضل طور پر معاملہ کیا جاتا ہے فقط  
المشہر۔ خاکسار مولوی سید محمد صاحب کلیمی و جعفری صاحبین علیہما السلام مکان اسلامیہ نمبر ۷۹ مطبع احمدی دہلی



رسائل مفصلہ ذیل از تصنیف لطیف حکیم امین صاحب طوف حضرت فانی فی اللہ جناب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت مولوی شاہ عبد الغفر صاحب جناب مولانا اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ و علاوہ ازین ہر قسم کی کتابیں مطبع احمدی تعلقہ مدرسہ غزنی و مطبع مجتبیٰ فی واقع شہر دہلی برکفایت بذریعہ و یلیو پریس مل سکتی ہیں +

فیوض الحرمین مصنف حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب عبارت عربی مع ترجمہ اردو۔ اس کتاب میں وہ مسائل گہر میں جو ادراج پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے ہیں قابل دید ہے قیمت ۴ روپے تاویل الاحادیث مصنف القضا عبارت اردو اس کتاب میں شاہ صاحب نے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن شریف میں ذکر کردہ اور جو ان پر واقع وقوع میں آئی ہیں انکی وجوہات کہی ہیں یہ کتاب قابل پس کیونکہ ہر ۶ مباحث میں شرح عربیہ مصنف القضا عبارت اردو شاہ صاحب نے بڑی سلیس و صریح کی ہے آج کل کیونکہ میں کیا لکھتے ہیں یہی نہیں آتی طریقہ زکوٰۃ کا اور ہر فقرہ کے پڑھنے کے ہر مطلب کے و اطو جہدی جدی ترکیب اور اعتصام اور اختتام کے پڑھنے کی مبالغت اور اونکی وجہ بیان کی ہے۔ عالمونکی جان ہے ہر دم۔ و وصیت نامہ مع رسالہ دانشمندی مصنف القضا۔ فارسی مع ترجمہ اردو۔ اس میں شاہ صاحب نے یہ لکھا ہے کہ مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے اور کس طرح امورات دنیا کو سرانجام دینا چاہئے ہر شخص کو اس پر عمل کرنا لازم ہے۔ ۱۔ اربعہ مسائل شاہ ولی اللہ صاحب بیان تقویٰ مصنف القضا۔ فارسی۔ اس رسالہ میں عجیب و غریب بیان میں تمام ان علماء کا بیان جسے آپ کو حدیث کی سند اور خرقہ پہنچا ہے اور اپنے آباؤ اجداد کا حال اور شاہ عبد الغفر صاحب۔ شکر برکے حالات اور اپنا افتخار بیان کیا ہے یہ رسالہ قابل دید کے ہے ۴۔ القضا مصنف القضا۔ عربی مع ترجمہ اردو وایتے شاہ صاحب اس سال میں بابت تقلید کی انصاف کر دیا ہے آج کل اسکے دیکھنے کی اشد ضرورت ہے۔ ۵۔ عقائد الجہد مصنف القضا۔ عربی مع ترجمہ اردو ہر سال شاہ صاحب نے اپنا اجتہاد اور اپنی رائے کو بابت تقلید کے غبار کا ہے۔ ۶۔ رقرۃ العینین فی تفصیل لشخص مصنف القضا فارسی۔ اس میں شاہ صاحب نے بڑی جدوجہدی مذہب باطل کا رد کیا ہے کہ قابل بیان نہیں ہے۔ شرح ربا عینین مصنف القضا فارسی۔ شاہ صاحب نے حضرت باقی و شمس صاحب رحم کی رہائی کی شرح کی ہے اور ان آن مقام کعبہ و نکو عمل کیا ہے کہ جو قابل دید ہیں۔ ۱۰۔ در الثمین فی بشارات البی اللہ مصنف القضا۔ عربی مع ترجمہ اردو۔ اس کتاب میں عجیب و غریب حالات شاہ صاحب نے اپنے والد صاحب رحم اور اپنے چچا صاحب رحم کے جو کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک سے حاصل کئے ہیں کہے ہیں۔ ۱۱۔ انطاعات مع رسالہ خبر اللطیف مصنف القضا۔ فارسی۔ اس کتاب میں طلسم الہی کا بیان اور اپنے حالات مختصر بطور سوانح عمری کے شاہ صاحب نے کہے ہیں۔ ۱۲۔ الطاف القدس مصنف القضا۔ فارسی مع ترجمہ اردو۔ اس میں شاہ صاحب نے اپنی اصطلاح کو لایا ہے جیسے تہذیبی اور تحریر بخت و عجزہ وغیرہ۔ ۱۳۔ قصیدہ اطیب النغم فی مدح شہد غریب و العجم مصنف القضا۔ عربی مع شرح فارسی۔ چہین قصیدہ بانیہ و قصیدہ تائبہ قصیدہ ناریہ وغیرہ ۱۴۔ جہاد حدیث شرح منظوم الموسوم انتصر مصنف القضا۔ عربی مع شرح اردو۔ ۱۵۔ قول اسماعیل ترجمہ شفاء العلیل مصنف القضا۔ عربی مع ترجمہ اردو۔ ۱۶۔ عجائب الہیہ نا فہ اصول حدیث مصنف حضرت مولانا شاہ عبد الغفر صاحب۔ فارسی۔ ۱۷۔ کمالات غزنی شاہ عبد الغفر صاحب جوم کے کمالات اردو۔ ۱۸۔ لیسان المجدین شاہ عبد الغفر صاحب فارسی۔ ۱۹۔ مجموعہ مسائل قابل دید مصنف القضا۔ فارسی۔ ۲۰۔ تقویر العینین مع ترجمہ اردو مولانا اسماعیل صاحب نامہ سر تقویۃ الايمان مصنف القضا۔ ۲۱۔ صراط المستقیم مصنف۔ فارسی۔ ۲۲۔ مجموعہ خزائن سائل اصول حدیث مصنف حضرت شاہ عبد الغفر صاحب شاہ ولی اللہ صاحب جناب اللہ تعالیٰ آ۔ اردو۔ اصول حدیث سکھان میں اور جو نون کے طریقہ کی معرفت میں بارہا تلمیح عمدہ جو کہ ہے جن میں ہزارا فائدہ اور انواع انواع کا عکاس ہے جن جو بڑی بڑی کتابوں میں درج ہوئے ہاتھ کی صحبت سے حاصل ہوتے ہیں حدیث پر مشتمل والون کو انکا فضل العین رکھنا ضرور ہے۔ ۲۳۔ مکتوبات شاہ عبد الرحیم صاحب دارا جہد شاہ ولی اللہ صاحب رحم فارسی۔ اس کتاب میں واقعی تقویٰ کو بھر دیا ہے جس پر سمندر کو کوزے میں ابل انصوف کی جانی ہے اور وہ انکار کی روح ہے اسکی ملاحظہ سے روح کو فحش اور کوفت اور چشم کو نصیحت حاصل ہوتی ہے مگنا میں در فائدہ آٹھ اٹھ +

خادم العلماء کترین سیدہ طہیر الدین عرف سیدہ احمدہ حضرت مولانا مولوی شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ مطبع احمدی و مدرسہ غزنیہ دہلی